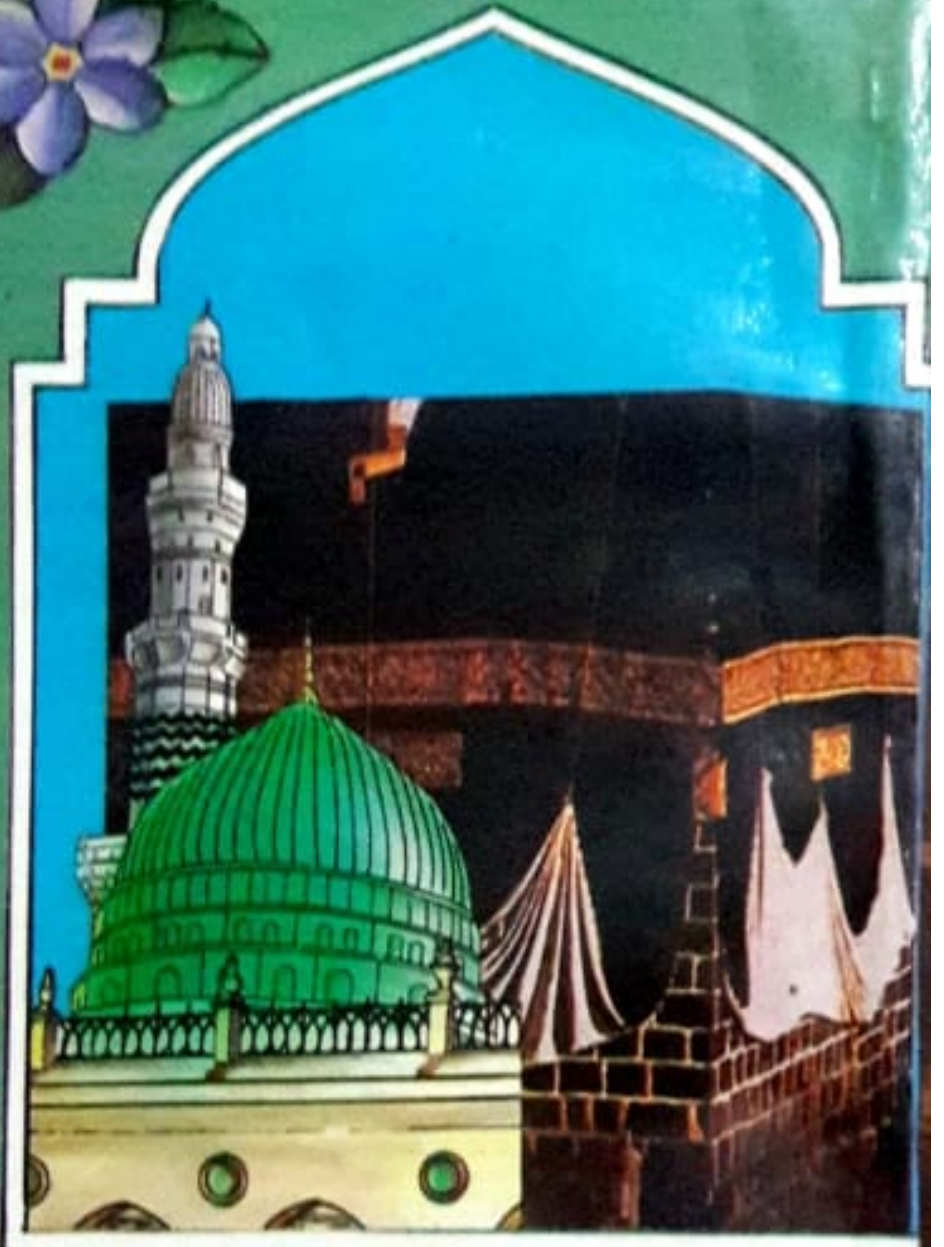


حج و زیارت

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع
مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع



کتب خانہ امجدیہ سٹی

اللہ

امام عبدالرشید

عاج کرام کیلئے ایک گرانقدر تحفہ*

تجارت و زیارت

تصنیف

فقیر ملت الحاج مفتی جلال الدین احمد مجدی

دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤل شریف، یوپی، الہند

ملنے کا پتہ

کتب خانہ امجدیہ فہراج گنج (۲۷۲۰۰۱)

ضلع بستی (یوپی)

کوئی صاحب بلا اجازت قصداً طبع نہ فرمائیں

نام کتاب	حج و زیارت
نام مصنف	الحاج مفتی جلال الدین احمد امجدی
ناشرین	مولوی انوار احمد، ابرار احمد امجدی منزل پوسٹ و مقام اوجھا گنج ضلع بستی محمد عمر صدیقی پھلو پوری
کتابت	

کتاب ملنے کے لئے

- کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج (۱-۲۰۲۰۰) ضلع بستی (یوپی)
- مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج (۱۳۱-۲۰۲۱۳) ضلع بستی (یوپی)
- مکتبہ جام نور ۲۲۴۱ کوپہ چیلان دریا گنج دہلی ۲
- رضوی کتاب گھر افسی نگر بھونڈی ضلع تھانہ (جہاڑ اشتر)
- قادری بکڈپو نومحلہ مسجد بریلی شریف (یوپی)
- حق اکیڈمی مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یوپی)
- الجمع الاسلامی فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڑھ
- نیوسلور بک ایجنسی ۴۱ محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی ۳
- مکتبہ مشرق ۱۱۶ کانکر ٹولہ پرانا شہر بریلی
- اشرفی کتب خانہ لچھی باغ مدینہ مسجد سائن بمبئی ۲۲
- مکتبہ اشرفیہ دیپا سرائے سنہیل ضلع مراد آباد (یوپی)
- مکتبہ نوریہ براؤن شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
- کتب خانہ قادریہ اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)



شیخ المشائخ شعیب الاولیاء حضرت شاہ
 محمد یار علیؒ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ
 والرضوان بانی ادارہ فیض الرسول کی خدمت
 میں کہ جن کی اڑتالیس سال سفر و حضر میں
 زندگی کے آخری لمحہ تک جماعت کی تکبیر والی
 نہیں فوت ہوئی

جَلالُ الدِّینِ جَمالُ مَجْدِی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۳۶	مسجد حرام وغیرہ کا مختصر تعارف ..	۶	نگاہ اولیں -
۴۰	مسجد حرام ، مطاف ..	۷	کمپن نورنبی ہوگا کمپن نور خدا ہوگا
۳۷	باب السلام، مقام ابراہیم، زم زم ..	۸	جزیرہ عرب کا مختصر تعارف ..
۳۹	کعبہ شریف ..	۱۰	حج کی فرضیت اور اس کی قسمیں
۴۰	رکن حجر اسود ..	۱۲	قرآن - ملاحظہ ..
۴۲	حطیم ..	۱۳	تمتع - افراد ..
۴۳	میزاب رحمت ، منترم ..	۱۴	سفر حج کے آداب ..
۴۴	مستجاب ، صفاد مردہ ..	۱۵	گھر سے روانگی ..
۴۴	میلین اخضرین - مسجی ..	۱۹	سفر کی نماز صلا - انتباہ ..
۴۵	مسجد حرام میں داخلہ اور طواف ..	۲۱	حج تمتع کا تفصیلی بیان ..
۴۶	اصطباغ ..	۲۲	مردوں کا احرام ..
۴۸	استلام ، رمل ، انتباہ ..	۲۳	تلبیہ ..
۵۶	سعی صفاد مردہ ..	۲۴	بٹیک کے مسائل ، عورتوں کا احرام ..
۵۸	انتباہ - معذور کا لطواف اور سعی ..	۲۵	دہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں ..
۵۹	افتمام عمرہ اور حجامت ..	۲۶	احرام کے مکروہات ..
۶۰	دعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقالات ..	۲۷	احرام کے مباحات ..
۶۱	دعا قبول ہونے کی تین صورتیں ..	۲۸	جذہ کا مختصر تعارف ..
۶۰	حج کے پانچ دن - پہلا دن ۸ رذی الحج ..	۳۰	جذہ میں آمد ..
۶۳	عورتوں کے حج کا احرام - منی کی طرف روانگی ..	۳۲	جذہ سے مکہ معظمہ ..

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۹۹	مسجد شمیم، مسجد ذی طوی، مسجد بن	۶۴	دوسرا دن - ۹ ذی الحجہ
۱۰۰	مسجد رابیع، مسجد شجرہ، مسجد خیف	۶۵	عرفات
۱۰۱	مسجد کعبہ، غار مسلمات	۶۶	وقوف عرفہ
۱۰۲	حاجو آد مشہنشاہ کار وہنہ دیکھو	۶۹	مزدلفہ کی روانگی
۱۰۳	بارگاہ مصطفیٰ میں غاضی کی اہمیت	۷۰	تیسرا دن - ۱۰ ذی الحجہ
۱۰۴	انتباہ - مدینہ طیبہ کی طرف روانگی	۷۱	سنی کی طرف واپسی
۱۰۵	بدر شریف	۷۲	کسری مارنے کا وقت - انتباہ
۱۰۶	مدینہ منورہ میں آمد	۷۳	کسری مارنے کا طریقہ
۱۰۷	جنت کی کیاری	۷۴	قربانی اور حجامت
۱۰۸	مبارک قبروں کی ترتیب	۷۶	طواف زیارت
۱۱۰	سلام پڑھنے کا طریقہ	۷۷	چوتھا دن - ۱۱ ذی الحجہ
۱۱۱	مسجد نبوی کے فضائل	۷۸	پانچواں دن - ۱۲ ذی الحجہ
۱۱۲	مسجد نبوی کی توسیع کی تاریخ	۷۹	کسری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل
۱۱۸	مدینہ منورہ کی دیگر زیارت گاہیں	۸۰	مکہ شریف میں قیام اور عمرہ
"	جنت البقیع	۸۱	طواف رخصت
۱۲۰	شہدائے اعداء دار سیدنا ابوالیوب انصاری	۸۳	انتباہ
۱۲۱	شہد سیدنا عثمان - مدینہ منورہ کی مسجدیں	۸۴	حج کی غلطیاں اور ان کے کفارے
۱۲۳	مدینہ شریف کے تاریخی کوئیں	۹۳	حج بدل کا بیان
۱۲۶	ذاپسی کے آداب	۹۵	مکہ شریف کی دیگر زیارت گاہیں
"	مدینہ شریف سے روانگی	"	جبل ابوقیس - جبل نذر
۱۲۷	وطن کے قریب پہنچنا - فاجیوں کا استقبال	۹۶	جبل ثور، جنت المغلی
۱۲۸	حج مقبول اور حج مردود کی نشانیوں	۹۷	قبروں کی زیارت کا طریقہ
۱۲۹	حج سے گناہوں کی معافی کا مسئلہ	"	فانحہ کا آسان طریقہ
۱۳۳	سلام اور نعتیں از ۳ تا ۱۳	۹۸	بولدنبی - دارارتم
۱۳۴	مصنف کی دیگر تصانیف	۹۹	دارفدیجہ الکبریٰ - دارسیدنا حمزہ

نگاہِ اولین

مَحْمَدًا وَلِصَلَاتِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

۱۳۹۶ھ
۱۹۷۵ء میں جب زیارتِ حرینِ طیبین سے مشرف ہو تو حج و زیارت کے مسائل پر ایک ایسی عام فہم کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو حج و زیارت کی ادائیگی کے مفصل طریقے اور آداب پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ آج کے بدلے ہوئے حالات میں حاجیوں کی قدم قدم پر صحیح رہنمائی کر سکے جو بحمدہ تعالیٰ واپسی کے بعد چند ہی دنوں میں مکمل ہو گئی۔

اگر حجاجِ کرام حج و زیارت سے پہلے اس کتاب کو دو تین مرتبہ پڑھ کر ذہن نشین کر لیں اور ساتھ میں رکھیں پھر حسب موقع اسے دیکھتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ فریضہ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا ہوں گے اور زیارتِ آستانہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے بیش از بیش مستفیض ہوں گے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو قبولِ عام کا شرف عطا فرما کر حجاجِ کرام کے لیے بہترین رہنما اور میرے لئے ذخیرہٴ آخرت بنائے۔ آمین یا مقلب العلیین

جَلَّالُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْمَجْدِيُّ

۱۳ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ . ۲ جولائی ۱۹۷۵ء



کہیں نور نبی ہو گا کہیں نور خد ہو گا

اجالی رات ہوگی اور میدان قبا ہو گا
 یم لم ہی سے شورش ہوگی دل کی بقیہ میں
 نہ پوچھو حاجیوں کا ولولہ جدہ کے ساحل پر
 وہ نخلستان مکہ وہ مدینہ کی گذرگا ہیں
 اترتے ہوں گے رحمت کے فرشتے آسمانوں سے
 جھکی ہوگی مری گردن گناہوں کی خجالت سے
 کبھی کوہ مفرح سے نظار ہوئے گئے گنبد کے
 زبان شوق پر یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہو گا
 پہن کر جامہ احرام زائر جھومتا ہو گا
 لبوں پر نعمت ان تلت یا ریح الصبا ہو گا
 کہیں نور نبی ہو گا کہیں نور خد ہو گا
 خدا کا نور ہو گا روضہ خیر الوری ہو گا
 زباں پر یا رسول اللہ انظر حالنا ہو گا
 کبھی بیر علی پر حاجیوں کا جمگٹا ہو گا

شفیق اس دن نہ پوچھو درد الفت کی فراوانی
 کہ ہم ہوں گے حجاز پاک کا دارالشفاء ہو گا

جزیرہ عرب کا مختصر تعارف

جزیرہ عرب براعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں واقع ہے چونکہ وہ تین طرف سمندر اور ایک طرف دریائے فرات سے جزیرہ کی طرح گھرا ہوا ہے اس لیے اس کو جزیرہ عرب کہتے ہیں۔

جزیرہ عرب کے مغرب میں بحر احمر، شمال میں اردن، عراق اور کویت، مشرق میں خلیج عربی، قطر اور عمان، جنوب میں یمن اور جنوب عربی واقع ہیں۔ اس ملک کا مشہور شہر مکہ معظمہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے سات ہزار پانچ سو پچیس برس کی مدت گزرنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۲۵ء کو ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے کعبہ شریف بھی اسی مقدس شہر میں ہے اور مناسک حج کے دیگر مقامات صفا و مروہ تو کعبہ معظمہ کے بہت قریب ہیں اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات مکہ شریف کے پورب پندرہ کلومیٹر کے اندر واقع ہیں۔

مکہ معظمہ سے شمال کی طرف تقریباً ۳۲۰ کلومیٹر پر دو سرا مشہور شہر مدینہ طیبہ ہے جہاں حضور عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پر انوار ہے۔ اس ملک میں حرمین شریفین کے علاوہ بدر، احد، خیبر، فدک، حنین،

طائف اور تبوک اسلامی تاریخ میں بہت مشہور مقامات ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین تبوک کے محاذ میں ساحل بحر احمر پہ واقع ہے۔

جزیرہ عرب کی موجودہ حکومت کا کل رقبہ تقریباً ساڑھے ۲۲ لاکھ مربع کلومیٹر ہے جس کی آبادی اسٹی لاکھ سے ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے حکومت کی سب سے بڑی آمدنی کا ذریعہ تیل اور پٹرول کے کوئیں ہیں جس سے ملک بہت خوشحال ہو گیا ہے اس کے علاوہ سونا، چاندی، تانبا، سیسہ، نیکل اور المونیم وغیرہ اہم معدنیات کے ذخیرے بھی دریافت ہوئے ہیں اور جدہ کے قریب سنگ مرمر کی ایک کان بھی پائی گئی ہے۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کی جدید تعمیر میں یہی پتھر استعمال کئے گئے ہیں۔ صفا و مروہ کی دیواریں اسی سے مزین کی گئی ہیں اور مطاف و مسعى میں بھی یہی پتھر بچائے گئے ہیں اور سینٹ بھی اسی مقدس زمین کا استعمال کیا گیا ہے۔

اس سرزمین پر پانی بہت کیاب تھا لیکن اب جگہ جگہ صاف و شفاف چشمے نکالے جا رہے ہیں جس سے بڑی حد تک پانی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ مسجد حرام کے ارد گرد کئی مقام پر دورہ میاں بنایا گیا ہے۔ جہاں نہانے، دھونے اور استنجار وغیرہ کرنے کے لیے پانی افراط ہے۔ اس کے علاوہ مکہ معظمہ شہر میں مینو پلٹی کی طرف سے کہیں کہیں پانی کا انتظام مفت ہے البتہ عام طور پر گھروں میں پانی کی کمی ہے۔

اس ملک میں کھیتی باڑی زیادہ نہیں۔ پچھلے چند سالوں سے سبزیاں، گیہوں، مکیٹی، دال اور باجرہ وغیرہ کی تھوڑی پیداوار کہیں کہیں ہو رہی

ہے۔ البتہ مدینہ منورہ میں عمدہ کھجوریں بہت ہوتی ہیں اور طائف میں میوے زیادہ ہوتے ہیں۔

حج کی فرضیت اور اس کی قسمین

حج بھی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی طرح اسلام کا ایک اہم فریضہ اور پانچوں رکن ہے نماز روزہ جسمانی عبادات ہیں۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور حج جسمانی و مالی عبادات کا مجموعہ ہے۔ صاحب استطاعت عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ پارہ چہارم کے پہلے رکوع میں ہے **وَبِذَلِكَ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا** یعنی اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے جو شخص کہ باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔ اور حدیث شریف میں ہے **سُكَّرَ** اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور رفت یعنی فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ما کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری و مسلم) اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھروالوں میں سے چار سو کی شفاعت کریگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا کہ جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (رواہ البزازی) اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جسے حج کرنے سے نہ ضروری حاجت مانع ہوئی نہ ظالم بادشاہ اور نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر وہ حج کئے

بغیر مرگیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (داری)

جس طرح ہر مسلمان پر نماز و روزہ کے مسائل اور مالک نصاب پر
 زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا واجب ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان حج کا ارادہ
 کرے تو اس پر حج کے مسائل سیکھنا ضروری ہے تاکہ حج صحیح طور پر ادا ہو۔ سفر
 کی محنت مشقت اور پیسہ رائیگاں نہ جائے

پہلے حاجی اپنی نیت درست کر لے یعنی اس مبارک سفر سے حج کی
 ادائیگی اور اللہ و رسول کی خوشنودی مد نظر ہو۔ حاجی کہلانے، ملک
 عرب کی تفریح کرنے یا تجارت وغیرہ کرنے کا کوئی دنیوی مقصد نہ ہو کہ۔
 إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ • یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں ہی پر ہے۔
 (بخاری و مسلم)

واضح ہو کہ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں یعنی حج کی تین قسمیں ہیں
 قرآن، تمتع، افراد۔ ان میں قرآن سب سے افضل ہے پھر تمتع اور پھر
 افراد۔

قرآن حج قرآن کرنے والے کو قرآن کہتے ہیں۔ قرآن میقات پر پہنچ
 کر احرام باندھنے کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک
 ساتھ کرتا ہے۔ قرآن کی نیت یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ
 وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي ترجمہ: اے اللہ! میں
 حج و عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور
 ان دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔

قارن مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل واضطباع کے ساتھ کرتا ہے
 رمل واضطباع دابنا کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھنے اور کندھا
 ہلاتے ہوئے جلد جلد چلنے کو کہتے ہیں جس کی تفصیل آگے آئے گی)

کمپ شریف کا طواف پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے یعنی صفا و مروہ کے
 درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔ اس طرح قرآن کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا
 ہے مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اتارتا ہے بلکہ اس کے
 بعد طواف قدم کرتا ہے اور طواف قدم کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری
 ہوتا ہے۔ اگر اس طواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے تو
 طواف قدم میں رمل واضطباع بھی کرتا ہے اور اگر طواف زیارت کی سعی
 نہیں کرنا چاہتا ہے تو طواف قدم میں رمل واضطباع نہیں کرتا۔ اس لیے
 کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل واضطباع نہیں ہوتا۔

قارن عمرہ اور طواف قدم سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے
 ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے پھر آٹھویں
 ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ نکل کر تثنیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق
 حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈاتا ہے یا کترواتا
 ہے اور پھر احرام اتار دیتا ہے اس کے بعد مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت
 کرتا ہے۔ اس طرح سے حج قرآن کیا جاتا ہے۔

درمیان میں اگر احرام کی چادر کسی وجہ سے بدن چاہتا ہے تو
انتباہ بدل بھی سکتا ہے۔

تَمَتُّعٌ

حج تمتع کرنے والے کو تمتع کہتے ہیں۔ تمتع میقات پر پہنچ کر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ عمرہ کی نیت یہ ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَلْيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي** ترجمہ اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں پس تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اُسے میری طرف سے قبول فرما، تمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے اس کے بعد حجامت بنا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے پھر حجامت بنواتا ہے اور احرام اتار کر طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج تمتع کیا جاتا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

إِفْرَادٌ

افراد حج کرنیوالے کو مفرد کہتے ہیں۔ مفرد میقات پر پہنچ کر صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے **اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَلْيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي** ترجمہ اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس تو میرے لیے اس کو آسان فرما دے اور اسے میری طرف سے قبول فرمائے۔

مفرد مکہ شریف پہنچ کر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف قدم کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے بلکہ اسی طرح مکہ معظمہ میں رہتا ہے اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے

نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے نکل جاتا ہے اور اس کے تمام ارکان ادا کرتا ہے مگر قربانی اس کے لئے مستحب ہوتی ہے واجب نہیں ہوتی یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہ گار نہیں ہوتا اور اگر کرتا ہے تو بہت ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام اتار دیتا ہے اور طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج افراد ادا کیا جاتا ہے۔

تینوں قسم کے حج میں شریعت کے احکام تقریباً یکساں ہیں صرف چند باتوں میں فرق ہے جو مذکورہ بیان سے اچھی طرح واضح ہے۔

سفر حج کے آداب

سفر حج کے لئے ایک ضروری بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ اگر عالم ہو تو فقہ کی کتابیں بقدر ضرورت ساتھ رکھے اور عالم نہ ہو تو کسی دیندار سنی صحیح العقیدہ عالم کے ساتھ سفر کرے اگر یہ ممکن نہ ہو تو بہار شریعت حصہ ششم اور یہ کتاب اپنے ہمراہ رکھے۔ کسی بددین کا ساتھ ہرگز نہ کرے۔ اگر کوئی آپ کے ساتھ ہونا چاہے تو بہت غور و فکر کے بعد اسے اپنے ساتھ لیں کہ بسا اوقات غلط قسم کے دنیا دار آدمی ساتھ ہو جاتے ہیں اور قدم قدم پر الجھنیں پیدا کرتے ہیں کسی نامحرم عورت کو ہرگز ساتھ نہ لیں اگرچہ ضعیف ہو اور جب تک عورت کے ساتھ شوہر یا بالغ محرم قابل اطمینان نہ ہو ہرگز حج

کو جائے اگر جائے گی تو لُج جو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔
 کسی واقف کار سے مشورہ لے کر ضروریاتِ سفر اپنے ساتھ رکھے پہننے
 کے لیے کپڑے زیادہ ہوں اور اگر استطاعت ہو تو ایک دو جوڑے ٹیریکاٹ
 یا پلاسٹر کے بھی رکھے کہ دُھلنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اگر خیال ہو کہ جاڑے کا
 زمانہ آجائے گا تو گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے۔ اگر چھوٹا روٹی کا گدا بھی ہو تو بہت
 اچھا ہے کہ چٹائی پر سونے سے تکلیف ہوتی ہے احرام کے کپڑے یعنی سنگی اور چاڈ
 یہیں سے خرید لے اور بہتر ہے کہ دو جوڑے ہوں تاکہ ضرورت آنے پر بدل سکیں
 اور جاڑے میں احرام کا تو لیا بھی ضروری ہے۔ چاقو، بوری سلنے والا سوجا، سٹی
 دھاگا اور باریک و موٹی سوئی بھی ہمراہ رکھے۔ کھانسی، بخار، نزلہ، زکام،
 پیمپش اور بدھضمی وغیرہ کی پیٹنٹ دوائیں ساتھ میں رکھنا ضروری ہے بدھنا
 بالٹی، اسٹو، پیلی، پلیٹ اور تام چینی کے پیالے بھی ہمراہ رکھے کہ وہ چائے
 پینے میں بھی کام دیتے ہیں اور اگال دان بھی ضروری ہے کہ جہاز میں قے وغیرہ
 کے لیے کام آتا ہے۔ اور نارچ بھی ساتھ رکھے تو بہتر ہے۔

کھانے کی چیزیں حسب ضرورت ساتھ رکھے مثلاً آٹا، گیہوں، چاول،
 دال، آلو، تیل، گھی، پے ہوئے مسالے اور لہسن پیاز وغیرہ۔ آٹا تھوڑا ہو کہ
 راستہ میں خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور مسور کی دال ضرور لے کہ جلد گلتی ہے۔
 بکس اور بوری نیز دیگر سامان پر اپنا نام اور پورا پتہ لکھے۔ بکس کا مضبوط ہونا
 ضروری ہے کہ جدہ میں گرین سے سامان اتاراجاتا ہے اور پھر قلی اٹھا کر بیڈین
 پھینکتے ہیں اس طرح کمزور بکس اکثر ٹوٹ جاتے ہیں۔

گھر سے روانگی

اِذَا نَجِيٍّ مِنْهُ سِوَاكَ
اِذَا كَرِهْتَ جَسَدَكَ

یامعاف کرائے پاک مال اور پاک کمائی سے حج کرے۔ زکوٰۃ وغیرہ جتنی عبادتیں باقی ہوں انہیں ادا کرے۔ بچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔ عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

روانگی سے پہلے مکان کے اندر جا کر چار رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت

میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ دوسری رکعت میں قُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سِيرِي فِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی میں قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا بہتر ہے۔ نماز کے بعد دل سے یہ دُعا مانگے۔

اے اللہ میں تیری مدد سے نکلا اور تیری نظر
منوجہ ہوا اور تیرا اعتصام کیا اور تجھی پر
بھروسہ کیا۔ اے اللہ تو میرا سہارا ہے اور
تو میری امید ہے۔ اے اللہ تو میری کفایت

فرما اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس
چیز سے کہ جس کی میں فکر نہیں کرنا اور اس چیز
سے کہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میری

لینے والا باغ ہے اور میرے سوا کوئی معبود
نہیں۔ انہی تقویٰ کو میرا درواہہ کرا اور میرے

اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَإِلَيْكَ
تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَ
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ. اللَّهُمَّ أَنْتَ
ثِقَتِي وَأَنْتَ رَجَائِي. اللَّهُمَّ
الْغَنِي مَا أَهْمَنِي وَمَا لَأَهْتَمُّ بِهِ وَ
مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. اللَّهُمَّ زَوِّدْنِي
التَّقْوَى وَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي وَوَجِّهْنِي
إِلَى الْخَيْرِ إِنَّمَا تَوَجَّهْتُ اللَّهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفْرِ
وَکَاثِبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالحَوْرِ بَعْدَ
الکُوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ
وَالمَالِ وَالْوَلَدِ -

گناہوں کو بخش دے اور میں جس طرف بھی
توجہ کروں تو مجھے بھلائی کی طرف متوجہ کر۔
یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف
سے اور واپسی کی بُرائی سے اور آرام کے
تخلیف سے اور اہل مال و اولاد میں برائی سے۔

اگر یہ دعا عربی میں نہ پڑھ سکے تو اس کے مفہوم کو اپنی زبان میں ادا کرے
گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔ دروازہ سے نکلتے ہی یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلٰی
اللّٰهِ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ
اَوْ اُضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ
اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور میں
نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہ سے بچنے اور نیکی
کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔
اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے
کہ خود گمراہ ہوؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کرو یا
ظلم کیا جاؤں یا جاہل کروں یا جاہل پرستی کی جاہل

اس کے بعد محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر اسٹیشن یا
بندرگاہ کی طرف چل پڑے لوگوں سے رخصت ہوتے ہوئے مصافحہ کے وقت
یہ دعا پڑھے۔

اَسْتُوْذِعُكُمْ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا
یُضِیْعُ وَدَاۤئِعَهُ -

میں تم لوگوں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو
امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا

اور رخصت کرنے والے اس کے جواب میں یہ دعا پڑھیں

اَسْتُوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ | | میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے
وَ حَوَاتِيْمَ عَمَلِك . | | کاموں کے انجام کو خدائے تعالیٰ کے حوالہ کرنا ہوں۔

اسی طرح دعائیں دیتا ہوں اور دعائیں لیتا ہوں لوگوں کو اللہ کے حوالے
کر کے جب موٹر یا ٹرین وغیرہ سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ مَخَّرَنَا هٰذَا | | پاک ہے وہ ذات کہ بس نے ہمارے لیے اُسے
وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى | | سفر فرمایا اور ہم اس کو فرما بندگان نہیں بنا سکتے
رَبِّنَا لَمُنْقَلَبُوْنَ ط | | نئے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اور جب جہاز پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ فَجَبْرَهَا وَ مَرْمَهَا
اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ نوحہ۔ اللہ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور
ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے۔

جہاز پر سوار ہوتے ہی اپنی جگہ ذہن نشین کر لیں اور قلبی کی موجودگی میں
اپنے تمام سامان فہرست کے مطابق ٹھیک کر کے ایک کنارے لگا دیں تاکہ
دوسرے حاجیوں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو۔

سفر کی نماز | جب آپ اپنے وطن سے باہر نکلیں اور بمبئی دہلی یا
کراچی شہر آپ کے یہاں سے ۵۰ میل یعنی تقریباً

۹۲ کلومیٹر یا اس سے زیادہ دوری پر ہو تو نماز میں قصر کریں یعنی ظہر، عصر، اور
عشاء چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔ اور دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔

اگر چار پڑھے گا تو گنہ گار ہوگا۔ (در مختار، بحر الرائق، فجر، مغرب، اور وتر
میں قصر نہیں ہے۔ اور سنتوں میں بھی قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو سنتیں پوری

پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

اور اگر بمبئی یا کراچی میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد بھی قصر کرتے رہیں۔ اور جہاز میں بھی قصر کریں اور بمبئی یا کراچی اگر ۹۲ کلومیٹر سے کم ہے یا وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو جہاز جب تک گودی میں کھڑا رہے قصر نماز نہ پڑھیں لیکن جب گودی سے نکل کر آبادی سے دور ہو جائے تو قصر نماز کے حکم پر عمل کریں۔ اب جہاز میں قصر پڑھتے رہیں اور جدہ اترنے کے بعد بھی قصر کریں۔ پھر مکہ معظمہ میں اگر اس نیت سے داخل ہوا کہ پندرہ دن کے اندر مدینہ طیبہ کا سفر کرے گا تو اس صورت میں مکہ معظمہ میں بھی قصر کرے گا اور مدینہ طیبہ کے راستے میں بھی اور مدینہ طیبہ پہنچ کر بھی۔ اس لیے کہ وہاں دس دن سے زیادہ حاجیوں کو ٹھہرنے نہیں دیا جاتا۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہوا تو قصر نہیں کرے گا۔ اور مدینہ طیبہ سے واپسی ہو یا مکہ معظمہ سے جدہ کے راستے میں قصر کرے گا اور جدہ پہنچنے کے بعد بھی قصر کرے گا۔ اور جو شخص مکہ معظمہ میں اس وقت داخل ہوا کہ حج کے ارکان ادا کرنے کے لیے منیٰ کی طرف نکلنے میں پندرہ دن سے کم باقی رہ گئے ہیں تو وہ مکہ معظمہ میں قصر کرے گا۔ اور حج کے ایام میں منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر کرے گا۔

(بدائع الصنائع، بحر الرائق، فتاویٰ عالمگیری، رد المحتار)

انتباہ (۱) قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ تنہا پڑھے یا امامت کرے یا مسافر امام کے پیچھے پڑھے لیکن اگر مقیم امام کے پیچھے

پڑھے تو قصر نہ کرے۔ اور مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھے اور ان رکعتوں میں قنوت بالکل نہ کرے بلکہ سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا ہے۔ (در مختار، ردالمحتار)

(۲) فاسق معین، داڑھی منڈانے والے یا ایک مشت سے کم داڑھی

رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی جو جیسے رافضی اور وہ جو شفاعت یا دیدار الہی کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے بھی نماز پڑھنا جائز نہیں (عالمگیری) اور اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور متبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے اللہ و رسول کی شان میں توہین کرتے یا کم سے کم توہین کرنے والے کو مسلمان جانتے ہیں ایسے لوگوں کے پیچھے بھی نماز سرگز نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت)

(۳) راستہ میں جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر پڑھیں گے تو

ظہر کی فرض نماز ساقط نہ ہوگی ہدایہ میں ہے لا تصوم الجمعة الا فی مصر

جامع ادنیٰ مصلیٰ المصر ولا تجوز فی القری لقوله علیہ السلام لا جمعة

ولا تشریق ولا فطر ولا اضنی الا فی مصر جامع ام اور اسی کے تحت

فتح القدر میں ہے رافعه المصنف وانما واہ ابن ابی شیبہ موقوف

علیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا جمعة ولا تشریق ولا صلوة فطر ولا اضنی

الا فی مصر جامع ادنیٰ مدینہ عظیمہ صحیحہ ابن حزم ام

حج تمتع کا تفصیلی بیان

تینوں قسم کے حج میں چونکہ تمتع آسان ہے اس لیے حجاج اکثر اسی طرح حج کرتے ہیں لہذا ہم اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

میقات | میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ جانے والے کے لیے وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے مختلف راستوں سے

آنے والوں کے لیے الگ الگ میقات مقرر ہے۔ مدینہ طیبہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ذوالخلیفہ ہے جسے آج کل بیر علی کہتے ہیں عراق کی طرف سے آنے والوں کی میقات ذاتِ عرق ہے۔ شام اور مصر سے آنے والوں کی میقات حُجَفَہ یارابغ ہے۔ نجد والوں کی میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کی میقات یلم یلم ہے۔ ہندوستان و پاکستان سے جانے والوں کی بھی میقات یلم یلم ہی ہے۔

بحری جہاز پر سفر کرنے والے حالتیوں کے لیے یلم یلم سے پہلے کوئی خاص عمل نہیں ہے۔ اس درمیان میں کتاب وغیرہ کی مدد سے حج کے مسائل اچھی طرح سمجھ لیں۔ درود شریف کی کثرت کریں، قرآن پاک کی تلاوت اور توبہ داستان میں سارا وقت گزاریں۔

یلم یلم بحری راستے سے بہت دور ہے جہاز سے نظر نہیں آتا وہ مکہ شریف سے براہِ خشکی تقریباً سو کلومیٹر دور ہے کراچی اور بمبئی کا جہاز عام طور سے چھٹے

یا ساتویں دن یتیم لم کے مقابل پہنچتا ہے۔ وہاں پہنچنے سے چھ سات گھنٹے پہلے جہاز ولے سٹیج جا کر یتیم لم آنے کی خبر کرتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر سے بھی اعلان کیا جاتا ہے تاکہ یتیم لم آنے سے پہلے ہی لوگ احرام باندھ لیں۔ یتیم لم کے بعد چھ سات گھنٹے میں جہاز جتدہ پہنچ جاتا ہے۔

مردوں کا احرام | احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں تو بہتر ہے اگر حجامت نہ بنوا سکیں تو کوئی گناہ نہیں البتہ

ناخن کا ثنا، بغل اور زیر ناف کے بال دور کر لینا مناسب ہے۔ اس کے بعد مسواک کریں اور غسل کریں۔ اگر غسل نہ کر سلیں تو وضو کر کے احرام باندھیں سلعے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں۔ ایک سفید چادر بدن پر ڈال لیں اور ایک لنگی کے طور پر باندھ لیں۔ بعض لوگ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں کندھے پر ڈال لیتے ہیں یہ حلافت سنت ہے۔ (بہار شریعت)

احرام باندھ کر بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگانا سنت ہے لیکن احرام کے کپڑوں پر خوشبو کا داغ نہ لگے پھر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر احرام کی نیت سے دو رکعت نماز نفل پڑھیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھنا بہتر ہے سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹالیں اور اسی جگہ بیٹھے ہوئے اس طرح نیت کریں اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُبَيِّدُ النَّمْرَةَ قَبِيْرًا هَالِيًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ . ترجمہ اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر دے اور

اسے میری طرف سے قبول فرما۔

نیت کہتے ہیں دل کے ارادہ کو تو اگر کسی نے زبان سے کچھ نہ کہا اور دل ہی میں نیت کر لی تب بھی نیت پوری ہو جائے گی۔ جو شخص احرام باندھ لے نماز کی حالت میں بھی اس کا سر کھلا ہے گا اس لیے کہ احرام کی حالت میں مردوں کو سر پر کپڑا رکھنا منع ہے۔

تلبیہ نیت کے بعد درمیانی آواز سے اس طرح بیک کہیں **لَبَّيْكَ**
اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ . اِنَّ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ . لَا شَرِيْكَ لَكَ . ترجمہ :- میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ تیرے حضور حاضر ہوا۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ بیشک تعریف، نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

بیک تین بار کہے پھر درود شریف پڑھے اس کے بعد یہ دعائے **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرِضَاكَ وَالْجَنَّةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ**
وَالسَّامِ . ترجمہ :- اے اللہ! میں تیری رضا اور جنت کا طالب ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

جو شخص مدینہ طیبہ پہلے جانا چاہے اُسے یلملم سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں وہ مدینہ طیبہ کی میقات بیر علی سے احرام باندھے اور آج کل لوگ مدینہ طیبہ ہی سے احرام باندھ لیتے ہیں اس لیے کہ بس والے عموماً بیر علی پر ٹھہرتے نہیں۔

اور جو شخص ہوئی جہاز سے سفر کرے اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ ہوئی اذہ پر جانے سے پہلے احرام باندھ لے اس لیے کہ درمیان میں اسے مسنون طریقہ پر احرام باندھنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔

لبیک کے مسائل | احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اگر اس کی جگہ سُبْحَانَ

اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جیسے کلمات کہا اور احرام کی نیت کر لی تو بھی احرام ہو جائے گا مگر سنت لبیک ہی کہنا ہے۔ احرام کے لیے لبیک کہنے میں نیت شرط ہے۔ یعنی اگر بغیر نیت لبیک کہا تو احرام نہ ہوا۔ یوں تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک کہ لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ ہر فرض نماز کے بعد لبیک کہیں اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے لوگوں سے ملاقات کے وقت با وضو اور بے وضو درمیانی آواز سے لبیک کہتے رہیں اور جب شروع کریں تو تین بار کہیں۔ لبیک کے جو الفاظ مذکور ہوئے ان میں کمی نہ کریں اور جو شخص لبیک کہہ رہا ہے اس حالت میں اس کو سلام نہ کریں۔

عورتوں کا احرام | عورتیں بھی احرام کے لیے مسواک اور غسل کریں حیض و نفاس والی عورتیں بھی غسل

کریں اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکیں تو وضو کریں۔ عورتوں کا احرام ان کے سلعے ہوئے کپڑے ہیں حیض و نفاس والی نہ ہوں تو مذکورہ بالا طریقہ پر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کر لیں، اور لبیک کہہ کر دُعا

پڑھ لیں مگر عورتیں اتنی دھیمی آواز سے لبیک کہیں کہ خود نہیں لیکن غیر محرم نہ
سنے اور حیض و نفاس والی ہوں تو نماز نہ پڑھیں۔

عورت کو حالت احرام میں سر چھپانا جائز ہے بلکہ غیر محرم کے سامنے
اور نماز میں فرض ہے اور سر پر کپڑے کی گٹھری بھی رکھنا جائز ہے۔ اور چہرے
پر کپڑا ڈالنا حرام ہے لیکن چونکہ نامحرم کے سامنے بے پردہ ہونا جائز نہیں
اس لیے پیشانی پر چھو جیسی کوئی چیز باندھ کر اس پر نقاب اس طرح ڈالیں
کہ چہرے کے کسی حصے کو نہ لگے اور چہرے پر چٹائی یا پنکھا اس طرح ڈالنا کہ
چہرے کو لگے منع ہے۔ البتہ دستانے، موزے اور سلعے ہونے کپڑے
پہننا عورتوں کو جائز ہیں اور ان کے لیے احرام کے دوسرے مسائل
مردوں کے مثل ہیں۔

بچوں کا احرام | بچہ اگر سہدار ہے تو وہ خود احرام باندھے
اور ارکان حج ادا کرے۔ اور اگر نابالغ ہے تو

اس کی طرف سے اس کا ولی احرام باندھے اور اس کے بدن سے سلعے ہونے
کپڑے نکال دے اور لنگی پہنا دے۔ اور واضح ہو کہ بچوں پر حج فرض نہیں
لہذا اگر وہ ممنوعات احرام سے نہ بچ سکیں یا حج کے تمام افعال چھوڑیں
یا بعض چھوڑیں تو ان پر یا ان کے ولی پر کوئی جزا یا قضا واجب نہیں۔

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں عورت سے صحبت کرنا
شہوت کے ساتھ گلے

لگانا، بوسہ دینا یا چھونا، نمش کلامی کرنا، اور گناہ جو ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت

حرام ہو گئے، کسی سے لڑائی جھگڑا کر نامہ گدین کے لیے جھگڑنا جائز بلکہ حسب ضرورت فرض اور واجب ہے، جنگل کا شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا، جنگلی جانور کے اندے توڑنا، پر اکھیرنا پاؤں یا بازو توڑنا، اس کا گوشت یا اندے پکانا بھوننا، بیچنا، خریدنا اور کھانا سب حرام ہے۔ کسی کا سر موٹنا، اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا یا دوسرے سے اپنا کٹوانا، سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، منہ یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، کپڑے کی گتھری سر پر رکھنا، ہاتھ پیر کے موزے اور کسی قسم کے سلعے ہوئے کپڑے پہننا، سر پر عمامہ باندھنا، ایسے جوتے پہننا جس سے درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، خالص خوشبو مشک، زعفران، جاوتری، لونگ، الاچی، دارچینی اور زنجبیل وغیرہ کھانا عطر اور خوشبودار تیل لگانا، زیتون یا تیل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہوں بدن یا بال میں لگانا، جوں مارنا یا پھینکنا۔ یہ ساری چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں۔

احرام کے مکروہات | بدن سے میل دور کرنا، بال یا بدن صابن وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا، کنگھی

کرنا، اس طرح کھانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو، خوشبودار ڈنسل کریم یا پوڈرا استعمال کرنا یا خوشبودار میوہ کھانا اور قصداً خوشبو سوگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہا ہو جیسے لیموں، نارنگی اور پودینہ وغیرہ، غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا موٹھ لگے، ناک وغیرہ موٹھ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا، رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا کپڑا پہننا، تکیہ پر موٹھ

رکھ کر اوندھا لیٹنا، بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلعے ہوئے کپڑے میں ہو۔ سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی حصے پر بلا عذر پٹی باندھنا، سنگار کرنا، گردن میں چادر لپیٹ کر گرہ دینا، چادر یا لنگی کے ایک سرے کو دوسرے سرے سے ملا کر سوئی یا پن سے باندھنا یا گرہ دینا اور لنگی باندھ کر کرپٹہ وغیرہ سے کسنا، یہ ساری باتیں حالت احرام میں مکروہ ہیں۔

احرام کے مباحات | چادر کے آنچلوں کو لنگی میں کھوسنا پیسے کی حفاظت کے لئے لنگی پر کمر پٹہ یا ہیمیلٹی

باندھنا، ہتھیار باندھنا، بے میل چھڑائے غسل کرنا، غوطہ لگانا کپڑے دھونا، جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو، مسواک کرنا، کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا، چھتری لگانا، انگوٹھی پہنتا، بے خوشبو کا سرمہ لگانا، دانت اکھاڑنا ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کرنا، پھنسی توڑ دینا، ختنہ کرنا، آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا، سر یا بدن اس طرح کھانا کہ بال نہ ٹوٹے، احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا، پالتو جانور اونٹ، بکری اور مرغی وغیرہ ذبح کرنا، پکانا، کھانا اور اس کا دودھ دوہنا، اس کے انڈے توڑنا، بھوننا اور کھانا سب جائز ہے، کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا اور دوا کے لیے کسی دریائی جانور کو مارنا جائز ہے۔ اگر دوا یا غذا کے لیے نہ ہو صرف تفریح کے لیے ہو تو دریا کا شکار ہو یا جنگل کا ہمیشہ حرام ہے اب احرام کی حالت میں اور سخت حرام ہو گیا چیل، کوتا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹل، بچھو، پسو اور مکھی وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کو مارنا اگرچہ حرم میں ہو جائز ہے۔

منہ اور سر کے علاوہ کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا، سر باگال کے نیچے تکیہ رکھنا، سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا، کپڑے سے کان اور گردن چھپانا، سر کو سینے یا بوری اٹھانا، گھی، چربی، اور کڑوا تیل یا ناریل یا دمام اور کدو کا ہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو، اور بال یا بدن میں لگانا، ایسا جو تاپہننا جو درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے۔ بغیر سلعے ہونے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا، آئینہ دیکھنا اور نکاح کرنا یہ ساری چیزیں حالت احرام میں جائز ہیں۔

جدہ کا مختصر تعارف

جدہ ایک بہت بڑا شہر ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسے بندرگاہ کی حیثیت سے پسند فرمایا تھا جس کی آبادی آج تقریباً ایک لاکھ ہے۔ عمدہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ تقریباً چار ہزار مکانات دو منزلہ سے لے کر ۲۷ منزلہ تک بنے ہوئے ہیں۔ چار پانچ ہزار دوکانیں، کئی سرکاری اسپتال اور تقریباً چار سو ریستورنٹ موجود ہیں یہاں پر ہندوستان، پاکستان، عراق، مصر، انڈونیشیا، جاپان، فرانس، برطانیہ اور امریکہ وغیرہ چھوٹے بڑے ستر ملکوں کے سفارت خانے موجود ہیں جن کو اب سعودی حکام نے..... دارالسلطنت ریاض میں منتقل کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جدہ میں میٹھا پانی افراط ہے۔ وادی فاطمہ سے جہاں میٹھے پانی کے

پشمے کثیر تعداد میں ہیں پائپ لائن کے ذریعہ جدہ میں پانی پہنچانے کی سہولت ہو گئی ہے اور سمندر کے پانی کو بھی مشین کے ذریعہ کافی مقدار میں میٹھا بنایا جاتا ہے۔ جدہ سے کچھ فاصلہ پر پانی کا ایک مخزن تیار کیا گیا ہے جس سے نلوں کے ذریعہ دن رات مکانات میں بہت فراوانی کے ساتھ پانی پہنچایا جاتا ہے۔ جدہ سے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ اور طائف تک ڈائریکٹ ٹیلی فون لائن ہے اور جدہ سے ہندوستان، پاکستان، مصر اور شام وغیرہ کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون بھی قائم ہو چکا ہے۔

جدہ میں نہایت خوبصورت ہوائی اڈہ بنایا گیا ہے جہاں دن رات دس پر دس کے ہوائی جہاز کافی تعداد میں اترتے رہتے ہیں اور موسم حج میں تو دنیا بھر کے آنے والے مختلف ممالک کے ہوائی جہازوں سے آباد ہو جاتا ہے ہندوستان سے بھی کافی تعداد میں حجاج کرام ہوائی جہازوں سے جانے لگے ہیں۔ کاروباری اور مصروف لوگوں کے لیے حج کی ادائیگی ہوائی سروس سے حل ہو گئی ہے کانسٹیبلشن ہوائی جہاز بمبئی سے جدہ کہیں رُکے بغیر چارپانچ گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں۔ ہوائی جہاز سے سفر کرنے میں زیادہ سے زیادہ کل ۳۵ دن صرف ہوتے ہیں۔

جدہ میں ہوائی اڈہ کے متصل ایک مدینۃ الحجاج یعنی حاجیوں کا مسافر خانہ تعمیر کیا گیا ہے جس میں ہوائی جہاز کے حاجیوں کو بروقت ٹھہرایا جاتا ہے اور ٹھہرنے کا گریہ ٹکٹ کے ساتھ پہلے ہی وصول کر لیا جاتا ہے۔ پہلے جدہ کی بندرگاہ باقاعدہ نہ تھی یعنی جہاز ساحل سے دور پانی

میں لنگر انداز ہوتے تھے اور حجاج کشتی میں بیٹھ کر بندرگاہ آتے تھے لیکن اب ایک شاندار اور وسیع گودی بنادی گئی ہے۔ تمام جہاز اب اسی گودی پر لنگر انداز ہوتے ہیں جس سے حجاج کرام کو ساحل پر اترنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔

بحری جہاز کے حاجیوں کے آرام کے لیے ایک الگ مدینۃ الحجاج تیار کیا گیا ہے جو وسیع کپاؤنڈ میں بہت سے کمروں پر مشتمل ہے۔ اس میں جگہ جگہ پانی کے نل، غسل خانے اور پاخانے بنے ہوئے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ہوٹلیں، سفارت خانوں کے دفاتر اور بینک نیز ہندوستان اور دوسرے ممالک کے شفاخانے اور ایک مسجد موجود ہے یعنی حاجیوں کی ضروریات کی تمام چیزیں اسی کپاؤنڈ میں موجود ہیں انھیں اپنے کاموں کے لیے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

جدہ میں کوئی زیارت گاہ نہیں ہے شہر کے باہر حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر لوگوں نے ایک قبر بنا رکھی ہے جو کئی سو ہاتھ لمبی ہے وہ بے اصل ہے وہاں نہیں جانا چاہئے۔ (انوار البشارة، بہار شریعت)

جدہ میں آمد | جب جدہ کی گودی پر جہاز لنگر انداز ہوتا ہے تو حج کیسٹی کے عہدیداران بندرگاہ پر آتے ہیں اور

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ حاجیوں کو ضروری ہدایات دیتے ہیں۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جدہ میں جہاز سے سامان کرین اور قلیوں کے ذریعہ اتارا جاتا ہے۔ اترنے سے پہلے آپ اپنے بڑے بڑے سامان میدان میں ایک جگہ

کر کے قلبیوں کے حوالہ کر دیں اور چھوٹی چیزیں مثلاً بینڈ بیگ اور بالٹی وغیرہ ساتھ لے کر اتریں۔ گھی اور تیل کے ڈبے بھی ساتھ رکھیں تو بہتر ہے کہ بسا اوقات کرین اور قلبیوں کی اٹھا پنک سے ٹوٹ کر برباد ہو جاتے ہیں۔ جہاز سے اترتے وقت اپنا پاسپورٹ ساتھ رکھیں۔ معمولی ڈاکٹری تحقیقات کے بعد حاجیوں کو جہاز سے اترنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اس مقدس سرزمین پر قدم رکھیں۔ سیرمی سے اترتے ہی ایک بڑی عمارت نظر آئے گی۔ پہلے آپ کو اس کے اوپر ولے منزلہ پر جانا ہو گا وہاں وزارة الصحة آپ کے ٹیکہ انجکشن کے سرٹیفکیٹ دیکھے گی اور پھر سعودی امریکنیشن وغیرہ سے گذر کر نیچے آجائیں یہاں پر آپ کا سامان پھیلا ہوا ہو گا۔ جہاں سامان ملے وہیں کسٹم گرا کے چھوڑ دیں سامان کو اکٹھا کرنے کی فکر نہ کریں۔ جس سامان پر کسٹم آفیسر نشان لگا دیں گے وہ سامان مدینۃ الحجاج میں پہنچ جائے گا۔ اور جو سامان نہ ملے اس کے لئے زیادہ پریشان نہ ہوں کہ گمشدہ سامان مدینۃ الحجاج میں مل جاتا ہے کسٹم سے فارغ ہو کر آپ موٹر کی طرف آجائیں جو باہر کھڑے رہتے ہیں کہ جیسے جیسے حجاج کسٹم سے فارغ ہوتے جاتے ہیں ان کو موٹروں میں بیٹھا کر مدینۃ الحجاج پہنچا دیا جاتا ہے۔

دافع رہے کہ سامان کے جہاز سے اتارنے، وہاں سے لاریوں پر چڑھا کر کسٹم تک لانے اور پھر لاریوں پر چڑھانے اور لے جانے کی مزدوری آپ کو نہیں دیتی ہے کہ یہ سب خرچ مدینۃ الحجاج تک پہنچانے والی بس

کے کرایہ میں پہلے وصول کیا جا چکا ہے۔
 مدینۃ الحجاج میں دیوار پر جگہ جگہ معلموں کا نام لکھ کر اس کے سامنے
 تھوڑی تھوڑی زمین ہر معلم کے لیے مخصوص کر دی جاتی ہے وہاں پہنچ کر
 سب سے پہلے اپنے تمام سامان اپنے معلم کی جگہ پر اکٹھا کر کے اپنی فہرست
 سے ملائیں اگر کوئی چیز نہ ہو تو مدینۃ الحجاج کے گودام میں تلاش کریں کہ
 گمشدہ چیزیں وہاں رکھ دی جاتی ہیں۔

مدینۃ الحجاج میں حج کمیٹی کے عہدیداران پاسپورٹ وغیرہ کے
 بارے میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ ضروری ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ ان کی
 ہدایت کے مطابق عمل کریں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ۲۴ گھنٹے کے اندر
 بس کا انتظام ہو جائے گا اور آپ بہت جلد مکہ معظمہ پہنچ جائیں گے۔
 جدہ سے مکہ معظمہ ۴۵ میل یعنی تقریباً ۳۲ کلومیٹر پورب ہے۔ جدہ سے نکلنے کے

بعد جب مکہ معظمہ تقریباً ۲۲ کلومیٹر رہ جاتا ہے تو مقام حدیبیہ ملتا ہے۔
 یہاں ٹھہر کر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں اور دعا کریں۔ یہ
 وہی مقام مبارک ہے کہ جہاں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ہجرت
 کے چھٹے سال مدینہ طیبہ سے پندرہ سو جانباڑ صحابہ کے ساتھ عمرہ کی نیت
 سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ جہاں حضور کے
 دست اقدس سے اس قدر پانی نکلا کہ اگر کئی لاکھ صحابہ آپ کے ہمراہ
 ہوتے تو وہ پانی سب کے لیے کافی ہوتا۔ اسی مقام پر ایک درخت کے نیچے

صحابہ سے آپ نے بیعت لی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں جس میں خدائے تعالیٰ نے حضور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا۔ اسی جگہ مشرکین مکہ کے ساتھ مصالحت ہوئی جس پر سورہ فتح نازل ہوئی اسی کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں اور یہیں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے یہاں قریب میں دو مینارے حرم کی حد کے نشان کے طور پر بنے ہوئے ہیں.... مکہ معظمہ کے ہر طرف اسی طرح حدیں مقرر ہیں حرم کی قریب ترین حد تنغیم ہے جو مسجد حرام سے تقریباً ۵ کلومیٹر ہے اور یمن و طائف اور حجاز کی سمت میں تقریباً پچیس کلومیٹر تک حدود حرم ہیں۔

جب حدود حرم نظر آئے تو لبیک کہیں اور اس میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے۔ تو میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی اور میرا چمڑا جہنم کی آگ پر حرام فرما دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور طاعت کرنے والوں میں سے بنا اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَ
حَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لِحَبِيئِي
وَدَمِي وَ عَظْمِي وَ بَشَرِي
عَلَى النَّارِ اَللَّهُمَّ قَسِي
عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ
وَ اجْعَلْنِي مِنْ اَوْلِيَاءِكَ
وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ وَ تَبَّ عَلَيَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

حدود حرم کے اندر ترگھاس اکھاڑنا، خورد و درخت کاٹنا اور وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت

میں ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار! انھیں ہرگز نہ اڑائیں، نہ ڈرائیں اور نہ کوئی ایذا پہنچائیں کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غار ثور میں انڈے دیئے تھے۔ خدائے تعالیٰ نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ عطا فرمائی۔

جب کہ معظمہ کی آبادی نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا ۝ اے اللہ! تو مجھے اس میں قرار و سکون فرما
وَأَمْرِ زُقَيْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا ۝ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔

اور مکہ شریف میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ وَالْأَرْضُ بِلَدِّكَ جَنَّتْ هَارِبًا ۝ اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ
مِنْكَ إِلَيْكَ لِأَدِّي فَرَائِضَكَ ۝ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے۔ میں تیرے پاس
وَأَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالْأَمْسَ ۝ تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا تاکہ
رِضْوَانِكَ. أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ ۝ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت
الْمُضْطَرِّينَ إِلَيْكَ وَالْمَخَائِفِينَ ۝ کو طلب کروں اور میری رضا کو تلاش
خُفُوبَتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَقْبَلَ مِنِّي ۝ جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے
الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتَدْخُلَنِي ۝ والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال
فِي رَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزْ عَنِّي ۝ کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو
بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيدَنِي ۝ قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل

عَلَىٰ آدَاءِ فَرَائِضِكَ
 اللَّهُمَّ نَجِّنِي مِنْ عَذَابِكَ
 وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 وَادْخُلْنِي فِيهَا وَأَعِزَّنِي
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 فرما۔ اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھے
 درگزر فرما۔ اور فرائض کی ادائیگی پر میری
 اعانت کر۔ لے اللہ! مجھ کو اپنے عذاب سے بچا
 دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
 کھول دے اور اس میں مجھے داخل فرما اور
 شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔

بس ولے مکہ معظمہ میں آپ کے معلم کے گھر آپ کو اتاریں گے۔ معلم
 کے ذمہ ایک وقت کا کھانا ہوتا ہے لیکن ابھی آپ اس قسم کے کاموں میں
 مشغول نہ ہوں بلکہ سامان رکھنے کے بعد سب سے پہلے طواف وسعی کے لیے تیار
 ہو جائیں۔

طواف وسعی کا طریقہ لکھنے سے پہلے ہم مسجد حرام اور مطاف وسعی وغیرہ
 کے بارے میں تھوڑی معلومات پیش کرتے ہیں تاکہ بعسرت و کیفیت کے ساتھ
 ارکان ادا ہوں۔

مَسْجِدَ حَرَامٍ وَغَيْرِهِ كَاتِمٌ تَعَارُفٌ

مسجد حرام | بیت اللہ شریف مسجد حرام کے بیچ میں واقع ہے۔ مسجد حرام
 ایک وسیع احاطہ ہے جس میں چاروں طرف سے وسیع دالان ہیں جو خوبصورت
 اور مضبوط ستونوں پر قائم ہیں۔ دالان کے بعد ہر طرف سے کھلا ہوا وسیع

صحن ہے اس کے بعد طواف کرنے کی جگہ ہے جس کے بیچ میں خانہ کعبہ کی عمارت ہے۔ دالان سے طواف کرنے کی جگہ تک جانے کے لیے تقریباً ۶۶ فٹ چوڑی اور ایک فٹ اونچی پکی گذرگا ہیں بنی ہوئی ہیں اور ان راستوں کے بیچ میں جو خالی زمینیں ہیں ان میں کنکریاں بھی ہیں۔

دالان دو طرح کے ہیں ایک پرانی تعمیر جو صحن سے متصل ہے اور ایک منزلہ ہے۔ دوسری نئی تعمیر جو پرانی تعمیر سے پہلے ہے اور سہ منزلہ ہے اس کا ایک طبقہ زمین دوز ہے۔ دوسرا طبقہ سٹرک کے برابر اور تیسرا بالائی منزلہ۔ پرانی اور نئی تعمیر کا مجموعی رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میٹر ہے۔ اب مسجد حرام کے پورے احاطہ میں پانچ لاکھ آدمی بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔ نئی تعمیر میں سات مینارے بنائے گئے ہیں۔ ہر مینارہ کی بلندی ۹۲ میٹر یعنی تقریباً ۳۰۰ فٹ ہے۔

مَطَاف خانہ کعبہ کے ارد گرد جو طواف کرنے کی جگہ ہے اس کو مطاف کہتے ہیں۔ یہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو سورج کی تپش سے گرم نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں مسجد حرام اسی قدر تھی۔

بابُ السَّلَام | بابُ السَّلَام اس دروازہ کو کہتے ہیں جہاں سے عہد نبوی میں لوگ مسجد حرام میں داخل ہوتے تھے۔ اب

بابُ السَّلَام کسی دروازے کی صورت میں نہیں ہے البتہ اس جگہ پر سنگ مرمر کی کالی لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ عمرہ کے طواف کے لئے اسی جگہ سے مطاف

میں داخل ہونا افضل ہے۔ موجودہ وقت میں باب السلام کے نام سے جو دروازہ ہے وہ قدیم باب السلام کے مقابل ہے۔

مقام ابراہیم | دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں پتھر رکھا ہوا ہے اسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ جب دیواریں اونچی ہونے لگیں تو حضرت جبریل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے یہ پتھر جنت سے لائے۔ جیسے جیسے دیواریں اونچی ہوتی جاتی تھیں یہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس طرح اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدم کے نشان پیدا ہو گئے جو اب تک موجود ہیں۔

قرآن کریم میں مقام ابراہیم کا ذکر دو جگہ آیا ہے۔

(۱) وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (پارہ اول۔ رکوع ۱۵)

(۲) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ (پارہ چہارم۔ رکوع اول)

زم زم | مقام ابراہیم سے متصل دکن جانب زم زم کا واقع ہے۔ مقام ابراہیم کی طرح زم زم بھی مطاف میں تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے چند سال پہلے اسے نچلے حصے میں لے جایا گیا ہے۔ ایک ٹرک کے ذریعہ اس کا پانی کھینچ کر باہر بنے ہوئے نلوں میں پہنچایا جاتا ہے جس سے آب زم زم کے حصول میں بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

حدیث شریف میں آب زم زم کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضور تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے

دی فائدہ حاصل ہوتا ہے (ابن ماجہ) اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ زمزم کا پانی خوراک ہے شکم سیری کے لیے اور شفا ہے بیماری کے لیے چنانچہ ایک مصری ڈاکٹر کی تحقیقات کی رو سے آب زم زم میں مندرجہ ذیل معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں جو طرح طرح کی بیماریوں کے لیے مفید ہیں۔

میگنیشیم، سوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، کیلشیم کاربونیٹ، پوٹاشیم نائٹریٹ، ہائیڈروجن اور گندھک۔

آب زم زم کے بارے میں تاریخی واقعہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے ننھے بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو اس جگہ پر کہ جہاں آج آب زم زم کا کوں ہے چھوڑ کر چلے گئے کھانے پینے کے لیے کچھ کھجوریں اور پانی دے گئے۔ اس وقت یہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ جب پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت سے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ بھی خشک ہو گیا تو حضرت اسمعیل علیہ السلام تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے لگے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی کی تلاش میں صفا پہاڑ پر گئیں پھر مروہ پہاڑ پر آئیں اور جب دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگایا تو آخری چکر پر حضرت اسمعیل علیہ السلام کے پیر کے نیچے پانی کا چشمہ ابٹا ہوا دیکھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس جگہ پہنچ کر اپنی ایڑی ماری تو پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیٹے کو پانی پلایا اور چشمہ کے گرد مٹی کی باڑھ بنادی۔ پانی زور سے بہ رہا تھا اسے دیکھ کر حضرت ہاجرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر۔ اس طرح یہ کواں وجود میں آیا اور اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

کچھ دنوں کے بعد من کے قبیلہ جرہم کا قافلہ جو ملک شام جا رہا تھا پانی دیکھ کر یہاں مقیم ہو گیا اور سکونت اختیار کر لی۔ اس طرح مکہ شریف کی پہلی آبادی اس جگہ وجود میں آئی۔

کعبہ شریف | روئے زمین پر سب سے پہلا گھر کعبہ شریف ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت سے ظاہر ہے ان اَوَّلَ

بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ ط توجہ بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ (پارہ چہارم۔ رکوع اول)

کعبہ شریف سیاہ پتھر کا ایک چوکور مکان ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سب سے پہلے اس کی تعمیر خدائے تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے کی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اور تیسری تعمیر حضرت شیث علیہ السلام نے کی۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے عمارت گر گئی تو چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل علیہما السلام نے کی۔ پھر پانچویں اور چھٹی تعمیر عمالقہ اور جرہم نے کی جو عرب کے دو قبیلے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ساتویں تعمیر قصی نے کی جو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پانچویں پشت میں دادا ہیں پھر آٹھویں تعمیر قریش نے کی۔ اس وقت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر پچیس سال تھی آپ نے بھی اس تعمیر میں شرکت فرمائی یہی وہ تعمیر ہے جس میں

حجر اسود کو اپنی جگہ پر رکھنے کے لیے قریش میں ایسا جھگڑا پیدا ہوا کہ ہر جانب سے تلواریں نکل آئیں۔ پھر یہ جھگڑا اس طرح طے ہوا کہ جو شخص دوسرے دن صبح سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہو وہی اس عزت کا حقدار ہے اللہ تعالیٰ کی شان کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ مگر تنہا حقدار ہونے کے باوجود آپ نے حجر اسود کو ایک چادر پر رکھا اور ہر قبیلے کے سردار سے چادر پکڑ کر اٹھانے کو فرمایا۔ جس سے ہر قبیلے والے خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضور نے حجر اسود کو چادر سے اٹھا کر خانہ کعبہ میں لگا دیا۔

اس تعمیر میں قریش نے عہد کیا تھا کہ اس میں ناجائز کمائی نہیں لگائی جائے گی جب ان کے پاس حلال کمائی کم ہو گئی تو انہوں نے حطیم کی جانب دیوار کو پیچھے ہٹا دیا اس طرح کعبہ شریف کا کچھ حصہ باہر ہو گیا۔ پھر جب ۶۳۰ء میں یزید کی فوج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر مکہ شریف میں چڑھائی کی اور منجیق سے پتھر برساکر کعبہ شریف کی دیواروں کو شدید نقصان پہنچایا اور اسی اثنا میں یزید کے مرجانے پر اس کی فوجیں وہاں سے واپس آگئیں تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعبہ شریف کو منہدم کر کے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر بنایا یعنی حطیم کو کعبہ شریف کے اندر داخل کر لیا۔ یہ نویں تعمیر ہے اس میں کعبہ شریف کے دروازے رکھے گئے ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا اس کے مقابل باہر نکلنے کے لئے۔ پھر ۶۳۳ء میں حجاج بن یوسف نے کعبہ شریف کو

قریش کی بنیاد پر تعمیر کیا یعنی حطیم کی جانب سے دیوار توڑ کر پیچھے ہڑادی اور نکلنے کا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد کعبہ شریف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی البتہ ترک بادشاہ سلطان مراد نے اس کی موت میں شاندار حصہ لیا اور موجودہ حکومت نے چند سال پہلے دیوار و چھت کی موت کی۔

کعبہ شریف کی لمبائی پورب سے پچھم تک ۲۵ ہاتھ، عرض ۲۰ ہاتھ اور بلندی ۲۷ ہاتھ ہے۔ پوربی دیوار میں حجر اسود کے قریب کعبہ شریف کا دروازہ ہے جو زمین سے تقریباً سات فٹ کی بلندی پر ہے۔

رکن کعبہ شریف کے گوشہ یعنی کونا کو رکن کہتے ہیں۔ جنوب مغرب کا گوشہ جو یمن کی طرف ہے اسے رکن یمنی کہتے ہیں۔ شمال مغرب کا گوشہ جو ملک شام کی طرف ہے اسے رکن شامی کہتے ہیں۔ شمال مشرق کا گوشہ جو عراق کی طرف ہے اسے رکن عراقی کہتے ہیں اور جنوبی مشرقی کونا جس میں حجر اسود ہے اسے رکن اسود کہتے ہیں۔

حجر اسود یہ مبارک پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے جو کعبہ شریف کی دیوار کے ایک کونے میں زمین سے چار فٹ کے اوپر نصب ہے اور بیضوی شکل میں چاندی کے حلقے سے گھرا ہوا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حجر اسود جب جنت سے دنیا میں لایا گیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ پھر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا۔

(احمد، ترمذی)

اور ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رسول نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ حجرِ اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حطیم رکنِ شامی اور رکنِ عراقی کے درمیان مدینہ طیبہ کی جانب قوس کی شکل میں ایک جگہ ہے جو آمد و رفت کا راستہ چھوڑ کر سب مرم کی تقریباً پانچ فٹ بلند دیوار سے گھری ہوئی ہے۔ اس کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کعبہ شریف کی محراب مدینہ شریف کی طرف گرتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

جس کے سجدے کو محراب کعبہ حبیب کی

ان بہوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں کعبہ شریف کے اندر جا کے نماز پڑھوں تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جب تیرا دل کعبہ میں داخل ہونے کو چاہے تو یہاں اگر نماز پڑھ لیا کر کہ یہ کعبہ ہی کا ٹکڑا ہے تیری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی اس حصہ کو خرچ کی کمی کے سبب، کعبے سے باہر کر دیا۔

(بوداؤد)

میزابِ رحمت کعبہ شریف کی چھت میں اتر طرف ایک سونے کا پر نالہ ہے اسے میزابِ رحمت کہتے ہیں۔ جب

بارش ہوتی ہے تو کعبہ شریف کی چھت کا پانی اسی پر نالہ سے حطیم کے اندر گرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص میزابِ رحمت کے نیچے دعا کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (دُرُمنثور)

مُلْتَزِمٌ حجرِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے درمیان جو دیوار کا حصہ ہے اسے مُلتَزِمٌ کہتے ہیں۔ مُلتَزِمٌ کے معنی ہیں پسٹنے کی جگہ۔ یہاں پر لوگ لیٹ لیٹ کر دعائیں کرتے ہیں غالباً اسی وجہ سے اس کا نام مُلتَزِمٌ پڑا۔ حدیث شریف میں ہے کہ مُلتَزِمٌ ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (حصن حصین)

مستجاب رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے درمیان جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ یہاں شہزاد فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لئے مقرب ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

صفا کعبہ شریف کے دکن پورب کوٹنے پر ایک چھوٹی پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

مروہ کعبہ شریف کے اُتر پورب کوٹنے پر ایک دوسری چھوٹی پہاڑی ہے جہاں سعی ختم کی جاتی ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان تقریباً دو فرلانگ کا لمبا راستہ ہے جو سنگِ مرمر کے ستونوں اور دیواروں پر دو منزلہ بنایا گیا ہے اور زمین پر بھی سنگِ مرمر بچھا دیا گیا ہے جس سے حجاج کو سعی میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔

میلین اخضرین | صفا و مروہ کے درمیان جتنی جگہ میں مُرد کو دوڑنا سنت ہے اس کے دونوں کناروں پر حجان

کی واقفیت کے لئے سنگ مُرمر کے دو سبز ستون دائیں بائیں لگا دئے گئے ہیں۔ اسی کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

مسعی | صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو مسعی کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کو خوب ذہن نشین کر لیجئے تاکہ طواف سعی وغیرہ بصیرت و کیفیت کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ اور طواف

وضو کرنے کے بعد مسجد حرام کی طرف چلیں۔ پہلی بار ساتھ میں معلم یا اس کے کسی نمائندہ کا ہونا ضروری ہے اس لیے کہ کتابوں سے طواف وغیرہ کا طریقہ معلوم ہو جانے کے باوجود اکیلے جانے سے ایک نہیں کئی غلطیوں کے ہونے کا اندیشہ ہے۔

راستہ میں نہایت ادب کے ساتھ لبتیک کہتے ہوئے جائیں۔ مسجد حرام میں پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہوں اور یہ دُعا پڑھیں۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ
الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
میں خدائے عظیم، اس کے چہرہ کریم اور
اس کی سلطنت قدیم کی پناہ مانگتا ہوں

مردود ہے۔ اللہ کے نام کی مدد سے
خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، اور حضور
ہو۔ اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا
محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور
ان کی آل وازواج پر۔ یا اللہ! میرے
گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی
رحمت کے دروازے کھول دے۔

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ
اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

یہ دُعا خوب یاد رکھیں جب کبھی مسجد حرام یا اور کسی مسجد میں داخل ہوں
تو پڑھ لیا کریں اور جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھیں۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا
ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ
بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! تو اپنے گنہگار

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُمَّ نَزِدْ بَيْتَكَ هَذَا
تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا
وَمَهَابَةً وَنَزِدْ مَنْ شَرَفَهُ
وَعَظَّمَهُ وَكَرَّمَهُ مِنْ حَجَّةٍ
أَوْ عُمْرَةٍ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا
وَ تَكْرِيمًا اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ

کی عزت و عظمت اور کرامت و بہت
بڑھادے اور جو اس کاج یا عمرہ ادا کرے
اسے بھی عزت و آبرو میں ترقی دے
اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی
سے سلامتی ہے اور تیری طرف

وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ
السَّلَامُ فَمَيَّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَأَدْخَلْنَا إِذَا السَّلَامُ تَبَارَكْتَ
رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَإِلْكِرَامِ ۝

سلامتی لوٹتی ہے۔ تو اے ہمارے پروردگار! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اور ہمیں دارالسلام (جنت) میں داخل کر، اے ہمارے پروردگار تو بلند و بالا ہے اے جلال و بزرگی والے

اس کے علاوہ اپنے متعلقین اور جملہ مومنین و مومنات کے لیے دُعا ہے خیر کریں کہ یہ قبول ہونے کی گھڑی ہے۔ دعا کرتے ہوئے اور بیتیک پڑھتے ہوئے جب قدیم باب السلام پر پہنچیں تو سنت کے مطابق داہنا قدم مطاف میں رکھ کر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَ اَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَ اجْعَلْ
لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نّٰصِيْرًا ۝

اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر نکال۔ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

مطاف میں داخل ہونے کے بعد اضطباع کر لیں یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا مونڈھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے پر ڈال لیں۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی جانب رکن یمانی کی طرف سنگ اسود کے قریب اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے۔ اب بیتیک بند کر دیں اور ہاتھ اٹھائے بغیر طواف کی نیت اس طرح کریں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ۝

توجہ دے اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

نیت کرنے کے بعد کعبہ شریف کی طرف مومنہ کئے ہوئے داہنی جانب چلیں جب حجرِ اسود کے مقابل ہو جائیں اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی، تو کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں۔

<p>اللہ کے نام کی مدد سے۔ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر</p>	<p>بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔</p>
---	---

اور میسر ہو سکے تو حجرِ اسود کا اس طرح بوسہ لیں کہ ہونٹوں سے آواز پیدا ہو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ لیا ہے بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ کا مومنہ بھی وہاں تک پہنچے۔ لیکن اگر بھیڑ ہو اور دوسروں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ حجرِ اسود پر رکھ کر چوم لیں اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لیں اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو دور ہی سے ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کر کے ان کو چوم لیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ لینے ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چومنے یا ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کر کے ان کو بوسہ لینے کا نام استلام ہے۔ استلام سے فارغ ہو کر طواف شروع کریں چونکہ یہ عمرہ کا طواف ہے اس لیے اس میں اضطباع کے ساتھ رمل بھی سنت ہے۔ اضطباع کا بیان ابھی اوپر

ہو چکا ہے اور رَمَل یہ ہے کہ جلد جلد چھوٹا قدم رکھتا ہو اور کندھا ہلاتا ہو چلے جیسے کہ قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں مگر کودے نہیں اور نہ دوڑے

(الوارالبشارة)

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ایک چکر ہوتا ہے اور اس طرح سات چکر کا مکمل ایک طواف ہوتا ہے۔ طواف کے پہلے تین چکر میں رَمَل کرنا سنت ہے البتہ اضطباع پورے طواف میں سنت ہے۔ طواف ختم کرنے کے بعد چادر سے دونوں کندھے ڈھانک لیں کندھے کھولے ہوئے نماز نہ پڑھیں کہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

انتباہ عورتوں کے لیے رَمَل و اضطباع نہیں ہے۔
جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یاد دعا پڑھیں

اے اللہ! یہ گھر نیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے۔ اور امن تیرا امن ہے۔ اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والوں کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے یا اللہ جو تو نے مجھے دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایسا اس کے کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملے

اللَّهُمَّ هَذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ
وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ
أَمْنُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ
بِكَ مِنَ النَّارِ فَاجِرْنِي
مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ قِنِّ عَيْنِي
بِمَا دَرَفْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ
وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرِهِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ | | اسی کے لیے حمد ہے۔ اور وہ ہر شئی پر قادر ہے
اور جب رکن عراقی کے سامنے پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الشَّرِّ وَالشَّرِّكَ وَالشِّقَاقِ
وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَ
سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ
وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں
شک، شرک، اختلاف، نفاق اور
برے اخلاق سے۔ اور مال و اہل اور
اولاد میں واپس ہو کر بری بات
دیکھنے سے

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ أَظْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا
ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ
وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِئِئَةً
لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا ۝

اے اللہ! تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ
میں رکھ۔ جس دن تیرے سایہ کے علاوہ
کوئی سایہ نہیں۔ اور تیری ذات کے
سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوشگوار
پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس
نہ لگے۔

اور جب رکن شامی کے سامنے پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا ۝
وَسَعْيًا مَشْكُورًا ۝ وَذَنْبًا
مَغْفُورًا ۝ وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝

اے اللہ! توجہ کو مبرور کر، سعی مشکورہ
گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت
کردے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی تہیں

يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي | جاننے والے! مجھے اندھیر پوں سے روشنی
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط | کی طرف نکال۔

اور جب رکن یمانی کے پاس آئیں تو اسے دونوں ہاتھوں یا داہنے
ہاتھ سے تبرک چھوئیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں اور چاہیں تو اس کا
بوسہ بھی لیں۔ اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے نہ چھوئیں اور نہ اشارہ کر کے
ہاتھ چومیں۔ اور اس مقام پر یہ دُعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ | اے اللہ! میں تجھ سے عفو اور عافیت
وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُنْيَا | مانگتا ہوں۔ دین و دنیا اور آخرت
وَالْآخِرَةِ ط | میں۔

جب رکن یمانی سے آگے بڑھیں گے تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار
فرشتے دُعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں۔ اس مقام پر یہ دُعا پڑھتے
ہوئے آگے بڑھیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً | اے ہمارے رب! ہمیں دین و دنیا
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا | میں بھلائی اور بہتری عطا فرما۔ اور
عَذَابَ النَّارِ ط وَأَدْخِلْنَا | ہم کو بہشت کی آگ سے بچا۔ اور ہمیں
الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ ط يَا عَزِيزُ | جنت میں نیک لوگوں کیساتھ داخل فرما
بِإِقْدَارِكَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ط | غالب! اے مغفرت فرمانے والے! اے تمام عالم کے پروردگار

اب چاروں طرف گھوم کر حجرِ اسود کے پاس پہنچنے پر ایک پھیرا تمام
ہو اس وقت حجرِ اسود کا استیلام کریں یعنی بوسہ لیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ

یا لکڑی سے چھو کر اُسے چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کر کے ان کو چوم لیں اور اسی طرح ہر پھیرے کے ختم پر کریں جب سارا پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجرِ اسود کا استلام کریں۔

جو دعائیں اوپر مذکور ہوئیں انھیں ہر چکر میں پڑھیں اور بعض کتابوں میں جو ساتوں چکر کی دعائیں الگ الگ مذکور ہیں انھیں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ یہاں کسی خاص دُعا کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ آپ جو دُعا چاہیں پڑھ سکتے ہیں اور جو لوگ دُعا نہ پڑھ سکیں یا ان کو سمجھ نہ سکیں تو ان کے لیے بہتر یہ ہے کہ اپنی مرادیں اور حاجتیں اپنی ہی زبان میں مانگیں مگر جو کچھ مانگیں حضور قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ مانگیں اور تمام دُعاؤں سے بہتر و افضل یہ ہے کہ ہر موقع پر درود شریف پڑھیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ (ترمذی)

طواف میں دُعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رکیں نہیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسے کہ طواف کرانے والے پڑھایا کرتے ہیں کہ مکروہ ہے بلکہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ صرف اپنے کان تک آواز پہنچے۔

طواف کی حالت میں نمازیوں کے آگے سے گذر سکتا ہے کہ طواف بھی نمازی کی مثل ہے۔ (رد المحتار)

اِتْبَاه

نامحرم عورتوں کو گھورنا اور ان کی طرف بری نگاہ ڈالنا ہمیشہ حرام ہے

اور کعبہ معظمہ کے سامنے طواف کی حالت میں تو غضب شدید کا باعث ہے حضرت موسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عجمی شخص طواف کر رہا تھا اسی حالت میں ایک خوبصورت عورت کے پازیب کی آواز اس کے کان میں پڑی یہ شخص اس عورت کو گھورنے لگا تو رکن یمانی سے ایک ہاتھ نکلا اور اس زور سے اس کو طمانچہ مارا کہ اس کی آنکھ باہر نکل گئی اور کعبہ شریف کی دیوار سے ایک آواز آئی کہ یہ طمانچہ تیری بدنگاہی کا بدلہ ہے اگر آئندہ پھر کوئی ایسی حرکت کرے گا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ دیں گے۔ (مسامرات)

طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آ کر آیت کریمہ **وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰہِیْمَ مُّصَلِّیًّ** پڑھیں پھر اس کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ واجب الطواف کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب الطواف واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ** اور دوسری رکعت میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھنا بہتر ہے۔

اِنْتِبَاحٌ اوقات مکروہہ میں کبھی واجب الطواف نہ پڑھیں یعنی اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد طواف کیا خواہ فجر کی نماز پہلے یا بعد تو بیس منٹ سورج نکلنے کے بعد واجب الطواف پڑھیں

اور دوپہر میں طواف کیا تو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھیں اور عصر کی نماز کے بعد طواف کیا ہو تو سورج ڈوبنے کے بعد پڑھیں اور جب بھی پڑھی جائے ادا ہی ہے قضا نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری، بہار شریعت)

اس نماز کے لئے مقام ابراہیم کے بعد سب سے افضل جگہ کعبہ شریف کا اندرونی حصہ ہے۔ پھر حطیم میں منزابِ رحمت کے نیچے، پھر حطیم میں کسی اور جگہ۔ پھر کعبہ معظہ سے قریب تر جگہ۔ پھر مسجد حرام میں کسی جگہ، پھر حرمِ مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (ردالمحتار)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھیں کہ حدیث شریف میں اس دعا کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما او تو میری حاجت کو جانتا ہے تو میرا سوال مجھ کو عطا فرما اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے یا اللہ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے ہی پہنچے گا جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے اسے راضی رہوں اے سب مہربانوں کے زیادہ مہربان

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي
وَعَلَانِيَتِي فَأَقْبَلْ مَعْذِرَاتِي
وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي
وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي. اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يَبَاشِرُ
قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ
أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبَ
لِي وَرِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِي
بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائیں اور حجرِ اسود کے قریب اس سے لپٹیں۔ اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار کبھی بایاں اور کبھی پیشانی اس پر رکھیں اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائیں یا اپنا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجرِ اسود کی طرف پھیلائے ہوئے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ جو دعا چاہیں مانگیں اور درود شریف بھی پڑھیں۔ اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے۔

اے میرے معبود! میں تیرے دروانے پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانے سے لپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے۔ اے اللہ! اے پرانے گھر کے مالک! تو ہماری گردنوں کو ہمارے باپ دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو نیز ہمارے بھائیوں اور ہمارے لڑکوں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔ اے کریم! اے بخشنے والے! اے غالب! اے جبار! اے رب! تو ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

إِلٰهِمَّ وَفَقْتُ بِبَابِكَ وَالتَّزَمْتُ
بِاعْتَابِكَ أَرْجُو أَرْحَمَتَكَ
وَأَخْشَى عَذَابَكَ - اللَّهُمَّ
حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى
النَّارِ اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ
الْعَتِيقِ اعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ
أَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَإِخْوَانِنَا
وَأَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا
كَرِيمُ يَا غَفَّارُ
يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ
أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ

انتباہ

ملتزم کے پاس نماز واجب الطواف کے بعد آنے کا حکم اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں پہلے ملتزم سے لیٹے پھر مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھے۔ (منسک، بہار شریعت)

ملتزم سے فارغ ہو کر آب زمزم پینے کے لیے آئیں تین سانسوں میں پیٹ بھر کر قننا پیا جائے کھڑے ہو کر پئیں۔ ہر بار ”بسم اللہ“ سے شروع کریں اور ”الحمد للہ“ پر ختم کریں۔ اور برکت کے لیے سر، منہ اور بدن پر ڈال کر اس سے مسح کریں اور پیتے وقت جو چاہیں دعا کریں کہ قبول ہوئی ہے۔ اس وقت کی ایک دعا یہ ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ پہنچانے والا	اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا
علم شادہ روزی، اور ہر بیماری سے	نَافِعًا وَبِرِزْقًا وَاسِعًا
شفا کا سوال کرتا ہوں۔	وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ط

اور مکہ شریف میں رہنے تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا تو ہر مرتبہ خاص خاص مرادوں کے لیے پئیں۔

سعی صفا و مِرْوۃ

طواف اور نماز واجب الطواف وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد صفا و مِرْوۃ کے درمیان سعی کرنے کے لیے پھر حجر اسود کا استلام کریں اور درود

شریف پڑھتے ہوئے صفا کی جانب باب الصفا سے نکلیں کہ مستحب ہے اور اگر دوسرے راستے سے جائیں جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔ درود شریف پڑھتے ہوئے صفا پر چڑھیں مگر بہت اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ہمدردیوں اور جاہلوں کا فعل ہے۔ صرف اتنا چڑھنا کافی ہے کہ اگر دیواریں درمیان میں حائل نہ ہوتیں تو کعبہ شریف نظر آتا۔

صفا پر چڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے پہلے ذکر فرمایا۔ بیشک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص نیک کام کے تو بیشک اللہ بدلہ دینے والا جانے والا ہے

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ
اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ
اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
يَطُوفَ بِهَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَإِنَّ اللَّهَ سَائِرٌ عَلَيْهِمْ

پھر کعبہ شریف کی طرف موٹھ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھائیں اور جتنی دیر میں مفصل کی ایک سورت پڑھی جاسکے اتنی دیر ٹھہر کر ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ اپنے اور اپنے متعلقین نیز دیگر مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کریں کہ یہ دعا قبول ہونے کا مقام ہے۔

دُعائیں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلائیں کعبہ شریف کی طرف
ذکر جیسا کہ بعض جاہل کرتے ہیں اور اکثر طواف کرنے والے کانوں تک

ہاتھ اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط ہے بلکہ ایک بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں اور جب تک دُعا مانگیں اٹھائے رہیں اور جب ختم ہو جائے تو ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد سعی کی نیت اس طرح کریں۔

<p>اے اللہ! میں صفا و مروہ کے دریا سعی کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے بے آسان کرے اور اس کو میری طرف قبول فرما</p>	<p>اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي۔</p>
---	--

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں ذکر اور درود شریف برابر جاری رکھیں۔ جب پہلا سبز ستون آئے درمیانی رفتار سے دوڑ کر چلیں یہاں تک کہ دوسرے سبز ستون سے نکل جائیں۔ اگر ہو سکے تو سبز ستونوں کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔

<p>اے پروردگار! بخش دے۔ رحم فرما اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بیشک فرم دعوت والا ہے</p>	<p>رَبِّ اعْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا نَعَلْمُ وَنَعَلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ۔</p>
---	---

دوسرے سبز ستون سے نکل کر آہستہ چلیں اور مروہ تک پہنچیں۔ یہاں بھی زیادہ اور چڑھنے کی ضرورت نہیں اور درمیان میں عمارتیں بن جانے کے سبب یہاں سے بھی کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر اس کی طرف موٹھ کر کے دونوں ہاتھ موندھوں تک دعا کی طرح پھیلائے ہوئے جیسے صفا پر ذکر اور دعا کیا تھا یہاں بھی کریں۔ صفا سے مروہ تک پہ ایک پھرا

ہوا۔ پھر مردہ سے اتر کر ذکر، درود شریف اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا کی طرف معمولی چال سے چلیں اور پہلے کی طرح سبز ستونوں کے درمیان پھر دوڑیں اس کے بعد آہستہ چلیں یہاں تک کہ صفا پر پہنچ جائیں۔ یہ دوسرا پھرا ہوا۔ پھر اسی طرح مردہ کی طرف آئیں اور صفا کی طرف جائیں یہاں تک کہ ساتواں پھرا مردہ پر ختم کریں۔

انتباہ سعی میں اضطباع نہیں ہے اور عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔ بعض عورتیں نہایت بیباکی سے سعی کرتی ہیں کہ لوگوں کے سامنے ان کی کلاٹیاں اور گلا کھلا رہتا ہے۔ یہ حرام ہے۔ اور بعض تو حجر اسود کا بوسہ لینے کے لیے مردوں میں گھس جاتی ہیں۔ ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے اور وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہذا جن حجاج کے ساتھ عورتیں ہوں انھیں خاص کر ایسی حرکتوں سے عورتوں کو منع کرنا چاہئے۔

معذور کا طواف وسعی جو لوگ بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے طواف وسعی نہیں کر سکتے ان

کو طواف کرانے کے لیے شبریاں یعنی چھری کھٹولے اور سعی کرنے کے لئے کرسی گاڑیاں کر ایہ پڑتی ہیں۔ ان کی اجرتیں مقرر نہیں حجاج کی طلب کے لحاظ سے کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ معذور لوگ طواف وسعی میں شبریوں اور کرسیوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اِحْتِتامِ عَمْرَہ اور حِجَامَتِ طَوافِ وَسعی کا نامِ عَمْرَہ ہے۔ مَتَمَتع یعنی

وہ حاجی کہ جس نے صرف عَمْرَہ کی نیت سے

سے اِحرام باندھا تھا اور قارن یعنی جس نے حج اور عَمْرَہ دونوں کی نیت سے

احرام باندھا تھا طَوافِ وَسعی سے فارغ ہونے کے بعد ان دونوں کا عَمْرَہ پورا

ہو گیا۔ اور مفرد یعنی جس نے صرف حج کی نیت سے اِحرام باندھا تھا اگر اس

رمل و اضطباع کے ساتھ طَواف کیا ہے اور اس کے بعد سعی کی ہے تو اب

اس کے لیے عَواف زیارت میں سعی نہیں کہ اس کے حق میں یہ طَواف طَوافِ اَقْدوم ہے

مَتَمَتع طَوافِ وَسعی سے فارغ ہونے کے بعد سر کے بال مُنڈالے

یا کتر والے اور مَتَمَتع کرنے والی عورتیں پورے سر کے بال اُنکلی کے پور کی

مقدار برابر کتر لیں۔ کسی نا محرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتر وائیں۔ اس کے بعد

مرد و عورت دونوں کے لیے اِحرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں وہ اب

حلال ہو گئیں۔ اور مفرد و قارن طَوافِ وَسعی سے فراغت کے بعد نہ

حِجَامَت بنوائیں اور نہ اِحرام کھولیں۔ یہ دونوں دسویں ذی الحجہ کو اِحرام

سے نکلیں گے۔ البتہ قارن اس کے بعد طَوافِ اَقْدوم کی نیت سے

ایک طَوافِ وَسعی اور کر لے۔

اب تینوں قسم کے حِجَاجِ جَبْ تک مکہ شریف میں رہیں جس قدر

ہو سکے اضطباع و رمل اور سعی کے بغیر نفل طَواف کہتے رہیں کہ یا پر والوں کے

لیے یہ سب بہتر عبادت ہے۔ اور نفل طَواف کے اختتام پر ملتزم سے

پہننے کے بعد دو رکعت نماز واجب الطَواف پڑھیں اور عورتوں کیلئے

بہتر یہ ہے کہ رات کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو جائے تو طواف کے لئے جائیں اور نمازیں اپنی قیام گاہ ہی پر پڑھیں۔ جو عورتیں کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتی ہیں یہ ان کی جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔

(بہار شریعت) البتہ مکہ معظمہ میں روزانہ کم از کم ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلاۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی ہیں **انتبھا**۔ اگر حج و عمرہ اور طواف و زیارت وغیرہ اپنے کسی عمل کا ثواب دوسرے لوگوں کو بخش دے تو جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ۲۴ میں ہے۔

اپنے عمل نماز، روزہ، صدقہ، حج، قراءت قرآن و اذکار کا ثواب۔ اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام، شہدائے اسلام، اولیاء کرام و بزرگان دین کی قبروں کی زیارت کا ثواب اور مردوں کی تجہیز و تکفین وغیرہ ہر قسم کی نیکیوں کا ثواب دوسرے کو بخشا جائز ہے

ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغیره صلاۃ کان او صوما او صدقه او غیرها کالحج و قراءۃ القرآن والادکار و زیارۃ قبور الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام والشہداء والاولیاء والصالحین و تکفین الموتی و جمیع النواع البری اور بحر الرائق جلد سوم ۱۵۵ میں ہے۔

لا فرق بین ان یکون المعجول له || مردہ اور زندہ کو ثواب بخشے ہیں کوئی

فرق نہیں ہے۔

دعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقامات کعبہ شریف کے اندر
میزابِ رحمت کے

نیچے، حطیم، طواف کرتے وقت مطاف میں، مقام ابراہیم کے پیچھے، ملتزم،
کعبہ شریف کے دروازہ کے سامنے، حجرِ اسود کے پاس، حجرِ اسود اور رکن
یمانی کے درمیان، زم زم کے پاس، صفا اور مروہ پر، سعی کرتے وقت،
میلینِ اخضرین یعنی دو بنبرستونوں کے درمیان، عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور
حجرات کے پاس۔ یہ سب دعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقامات ہیں۔
یہاں نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگنی چاہئیں۔

دعا قبول ہونے کی تین صورتیں حدیث شریف میں ہے کہ
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا کہ دعا قبول ہونے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی بعینہ دعا قبول ہو جاتی ہے کہ بندہ جو دنیا میں چاہتا ہے وہی ہو جاتا ہے
(۲) کبھی اس طرح قبول ہوتی ہے کہ بندہ پر دنیا میں آنے والی مصیبت بقدر
دعا اس سے دور کر دی جاتی ہے۔

(۳) اور کبھی اس طرح قبول ہوتی ہے کہ اس کے بدلے آخرت میں درجہ
بلند کر دیا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر)



حج کے پانچ دن

پہلا دن ————— ۸ ذی الحجہ

متنع یعنی جس نے عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا آٹھویں ذی الحجہ کو غسل کرے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے پہلے کی طرح احرام باندھے یعنی ایک چادر بدن پر ڈال لے اور دوسری ننگی کے طور پر باندھ لے اور مسجد حرام میں کسی جگہ دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں نیت کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ | لے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو لے
فَيْسِّرْهُ لِي يَا رَبِّ وَقَبِّلهُ مِنِّي۔ | لے آسان کرے اور لے میری طرف قبول فرما

اس کے بعد تین بار اُونچی آواز سے بٹیک کہہ کر دعا مانگے۔ اب حج کا احرام بندھ گیا اور وہ ساری پابندیاں جو عمرہ کے احرام کے وقت تھیں لوٹ آئیں۔ احرام کے بعد کعبہ شریف کا ایک نفل طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرے۔ اور آج ہی طواف زیارت کی سعی بھی کر لے اگرچہ افضل یہ ہے کہ جب نئی سے طواف زیارت کے لیے آئے تب اس کی سعی کرے لیکن حاجیوں کی سہولت کے لیے پہلے بھی جائز ہے اور قارن و مفرد جو حالت احرام میں ہیں اور طواف قدوم میں طواف زیارت کی سعی سے فارغ ہو چکے ہیں انھیں سر سے احرام باندھنے یا دوبارہ طواف زیارت کی سعی کرنے

کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کے حج کا احرام

عورتوں اگر حالت ناپاکی میں نہ ہوں

تو پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج

کی نیت کریں اور جو عورتیں کہ ناپاکی حالت میں ہوں غسل یا صرف وضو کریں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور طواف زیارت کی سعی حج کے بعد طواف زیارت کے ساتھ ہی ادا کریں۔ اور ظہر سے پہلے منیٰ میں پہنچ جانا چاہئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات جانے سے پہلے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی

اسنی کی طرف جانے کے لیے موٹر اور وہاں

ٹھہرنے کے لیے خمیے کے کرایے معلمین ذی الحجہ

کے شروع ہی میں حاجیوں سے وصول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مکہ شریف سے منیٰ تقریباً ۹ کلومیٹر ہے اور منیٰ سے عرفات تقریباً ۹ کلومیٹر ہے اور ان دونوں کے درمیان ۵ کلومیٹر پر مزدلفہ ہے۔ موٹر سے جانے میں پانچ دن کھانے پکانے کے سامان اور بستر وغیرہ لے جانے میں ضرور سہولت رہتی ہے لیکن موٹر عموماً وقت پر نہیں پہنچتے۔ بلکہ اس سے اے جانے میں بسا اوقات لوگوں کی نمازیں بھی تقضا ہو جاتی ہیں اس لیے اگر طاقت ہو تو بہتر ہے کہ سیدل جائیں کہ وقت پر پہنچ جائیں گے اور مکہ شریف میں لوٹ کر آنے تک ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب اور چالیس ارب ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ

کا فضل ہے جو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس امت کو ملا ہے۔
 منیٰ جاتے ہوئے راستہ بھر لپیک، درود شریف اور دُعا کی کثرت کریں
 دنیا کی باتوں میں نہ لگیں اور جب منیٰ نظر آئے تو یہ دُعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ هَذِي مَنِيٌّ فَا مَنِّتْ | اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس لا تو مجھ پر وہ احسان
 عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيَّ | فرما جو تو نے اپنے دوستوں پر احسان
 اُولَآئِكَ • | فرمایا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہریں اور آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نماز
 یہیں پڑھیں۔ بعض لوگ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے اور سیدھے عرفات
 پہنچ جاتے ہیں ان کی اتباع میں یہ سنتِ عظیمہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ منیٰ کی
 یہ نویں رات نہایت مبارک رات ہے اسے ضائع نہ کریں پوری رات ذکر و
 عبادت میں گذاریں۔ بیہقی اور طبرانی کی حدیث میں ہے کہ سرکارِ اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ
 یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا۔

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ | پاک ہے وہ کہ جس کا عرش بلندی میں ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ | پاک ہے وہ کہ جس کی حکومت زمین میں ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ | پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ | پاک ہے وہ کہ آگ میں اس کی سلطنت ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ | پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قِضَاءُهُ | پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے

پاک ہے وہ کہ ہوا میں جوڑھیں ہیں اس کی نکت ہیں
 پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا
 پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا
 پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ
 و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر ہی کی طرف

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ مُوَحَّدًا
 سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ
 سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ
 سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا
 مَنجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ

دوسرا دن ۹ ذی الحجہ

صبح متحجب وقت فجر کی نماز پڑھ کر لبیک، ذکر اور درود شریف میں مشغول
 رہیں۔ جب دھوپ جیل شبیر پر آجائے جو مسجد خیف کے سامنے ہے تو ناشتہ
 وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے وہاں
 پہنچنے کی کوشش کریں۔ صرف عرفات میں بعض معلم دو پہر کے کھانے کا
 انتظام کرتے ہیں اور وہ بھی سب نہیں کرتے اس لیے ساتھ میں دو وقت کا
 کھانا لینا ضروری ہے تاکہ عرفات و مزدلفہ میں کام آئے اور عبادت میں خلل
 نہ پڑے۔ عرفات کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بے ضرورت کسی سے بات
 نہ کریں۔ لبیک، دعا اور درود شریف کی کثرت کریں۔

عرفات عرفات ایک وسیع میدان کا نام ہے جس کا رقبہ تقریباً بیس
 کلومیٹر مربع ہے۔ یہی وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں سلسلہ
 میں عرفہ کے دن اسلام مکمل ہوا یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 آخری حج کے موقع پر جبکہ آپ ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ
 کی عظیم جماعت کے ساتھ عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے اس وقت

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل

وَأَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور

وَمَرْضِيَّتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا

تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور یہی عرفات وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں آج نویں ذی الحجہ کو زوا

کے بعد سے دسویں کی صبح کے پہلے تک کسی وقت حاضر ہونا خواہ ایک

ہی گھڑی کے لیے کیوں نہ ہو۔ حج کا اہم فرض ہے کہ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس

سال حج ادا ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ یعنی قربانی وغیرہ کا کفارہ

بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

جب جبلِ رحمت پر نگاہ پڑے جو میدانِ عرفات میں ہے تو دعا کریں

کہ مقبول ہونے کا وقت ہے۔ عرفات پہنچ کر آپ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے

ہیں مگر جبلِ رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا لیکن اگر وہاں گنجائش نہ ہو یا آپ نے خیمہ

کا کرا یہ دیا ہو اور معلم نے خیمہ دوسری جگہ لگایا تو دوسری جگہ ٹھہرنے میں بھی

حرج نہیں۔

دو پہر تک حسب طاقت صدقہ و خیرات، ذکر و لبیک، دعا و استغفار

اور کلمہ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے

کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب میں بہتر چیز جو آج کے دن

میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی وہ یہ ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ
الْخَبْرُ مَا وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ .

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے ماننے والے نہیں ہیں۔
اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بندش
ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی
زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔
وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے
ہاتھ میں قہر کی جھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اور دوپہر سے پہلے کھانے پینے اور دوسرے ضروری کاموں سے فارغ
ہو جائیں اور جس طرح آج کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح
پیٹ بھر کھانا بھی مناسب نہیں کہ سستی کا باعث ہوگا۔

وقوف عرفہ | وقوف عرفہ کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کے قریب غسل کریں کہ
سُنّت ہے اور غسل نہ کر سکیں تو وضو کریں پھر دوپہر

ٹھلے ہی مسجد نمرہ میں جائیں جو عرفات کے قریب ہے وہاں ظہر و عصر کی
نماز ظہر کے وقت میں ملا کر پڑھیں اور پھر میدان عرفات میں داخل ہو جائیں
لیکن مسجد نمرہ کی حاضری آسان نہیں اس لیے کہ خیمہ سے نکلنے کے بعد آٹھ
دس لاکھ آدمیوں کی بھیڑ میں پھر اپنے ساتھیوں تک پہنچنا بہت مشکل
بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس طرح حاجی کم ہو جاتا ہے۔
جس سے وہ اور اس کے تمام ساتھی پریشان ہوتے ہیں اور عرفات کی حاضری
کا مبارک وقت دعا و استغفار کے بجائے الجھنوں میں گزر جاتا ہے علاوہ
ازیں مسجد نمرہ کا نجدی امام میقم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھتا ہے۔ ایسے

امام کے پیچھے سنی حنفی کی نماز نہیں ہوگی لہذا ظہر کی نماز اپنے خیمہ ہی میں پڑھیں اور خیمہ میں پڑھنے کی صورت میں جمع بین الصلواتین نہیں یعنی عصر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا اپنی خاص جماعت کے ساتھ۔
(النوار البشارة، بہار شریعت)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعاؤں میں مشغول ہو جائیں، درود شریف اور استغفار پڑھیں اپنے اور اپنے متعلقین نیز جملہ مومنین و مومنات کے لیے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کریں۔ اور اس کتاب کے مرتب ناچیز جلال الدین احمد امجدی اور اس کے والدین و متعلقین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدائے تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

بیہقی شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کرے پھر ایک سو مرتبہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يَحْيَىٰ وَ مَمِيَّتُهُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور ایک سو مرتبہ پورے سورہ اطلاق یعنی قُلْ هُوَ اللَّهُ تُرْمے اور پھر ایک سو بار یہ درود شریف پڑھے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمُ تَوَالِدُ تَعَالَى فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تعظیم و تکبیر کی مجھے پہچانا اور میری شنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی۔

اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کی شفاعت تمام اہل عرفات کے لیے قبول کروں گا۔

غرضیکہ آج خدائے تعالیٰ کی بے انتہا نوازشوں اور بے پایاں رحمتوں کی بارش کا دن ہے۔ آج جس قدر دعا مانگ سکیں دل کھول کر مانگیں استغفار، درود شریف اور لبیک بھی پڑھتے رہیں جب سورج ڈوبنے میں آدھا گھنٹہ باقی رہ جائے تو مزدلفہ جانے کے لئے موٹر پر سوار ہو جائیں اگرچہ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی بھی موٹر کو حد و عرفات سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا کہ نکلنے والوں پر کفارے کی قربانی لازم ہو جائے گی لیکن مغرب سے پہلے ہی سڑکوں پر ہزاروں موٹریں قطار میں لگ جاتی ہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد ہی فوراً ان کی روانگی شروع ہو جاتی ہے۔

مزدلفہ کی روانگی | سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور راستہ بھر ذکر

درود شریف، دعا اور لبیک میں مصروف رہیں اور جب مزدلفہ میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اے اللہ! میرے گوشت، ہڈی، چربی،	اللَّهُمَّ خَيْرِ مَنْ لَحِيٍّ وَعَظِيٍّ وَ
بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے	شَحِيٍّ وَشَعْرِيٍّ وَسَائِرِ جَوَارِحِيٍّ
اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔	عَلَى النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مزدلفہ پہنچ کر پہلے مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھیں اگر مزدلفہ پہنچنے کے بعد مغرب کا وقت باقی رہے تو ابھی مغرب

کی نماز ہرگز نہ پڑھیں کہ گناہ ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو عشا، کے وقت میں پھر پڑھنی پڑے گی۔ یہاں جمع بین الصلاتین اس طرح ہے کہ اذان و اقامت کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کی نیت سے پڑھیں اس کے بعد فوراً بغیر اقامت عشا کی فرض نماز پڑھیں پھر مغرب کی سنت، پھر عشا کی سنت اور پھر اس کے بعد وتر پڑھیں۔ یہاں دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لیے مسجد یا امام کی کوئی شرط نہیں۔ آپ تنہا پڑھیں یا جماعت سے بہر حال دونوں نماز عشا، کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنی ہوگی۔

مزدلفہ میں پوری رات گزارنا سنت مؤکدہ ہے اور وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک ہے لہذا جو اس وقت کے بعد مزدلفہ پہنچے گا تو وقوف ادا نہ ہوگا اور کفارہ کی قربانی لازم ہوگی۔ اسی طرح جو شخص صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ چھوڑ کر چلا گیا اس پر بھی کفارہ کی قربانی لازم ہے۔ ہاں کمزور عورت یا بیمار بھڑ میں ضرر پہنچنے کے اندیشہ سے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ اعمالگیری بہار شریعت

مزدلفہ کی جگہ بہت مبارک اور یہ رات بہت افضل ہے لہذا نماز کے بعد دوسری ضروریات سے فارغ ہو کر باقی رات بلیک، ذکر اور درود شریف پڑھنے میں گزارنا بہتر ہے اور دل چاہے تو تھوڑا آرام بھی کریں تاکہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔

شیطان کو مارنے کے لیے اسی جگہ سے چنے برابر کنکریاں چن کر دھولیں۔ اگر تیرہویں ذی الحجہ تک کنکری ماری ہے تو ستر کنکریوں کی

پڑے گی اور بارہ تک ماری ہے تو ۴۹ کی۔

مزدلفہ میں صبح صادق طلوع ہوتے ہی توپ داغی جاتی ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ باخبر ہو جائیں کہ وقوف کا واجب وقت اب شروع ہو گیا ہے۔

تیسرا دن ————— ارزی الحجہ

توپ کی آواز کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اس سے پہلے جائز نہیں پھر مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور یہ نہ ہو سکے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کہ جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا اس کے علاوہ جہاں جگہ ملے وقوف کریں یعنی ٹھہر کر لیتیک، دعا اور درود شریف پڑھنے میں لگے رہیں۔

مِنَى كِي طَرَفِ وَالسِّي | جب سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اگر سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوں تو برا ہے مگر دم واجب نہیں۔ جب منیٰ دکھائی دے تو وہی دعا پڑھیں جو مکہ شریف سے آتے ہوئے منیٰ دیکھ کر پڑھی تھی
يَعْنِي اَللّٰهُمَّ هٰذِيْ مِيْنَى فَاْمَنْنُ عَلٰى بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ -

منیٰ پہنچ کر پہلے کنکری ماری ہے۔ کنکری مارنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لیے آئے تو حجرہ کبریٰ کے پاس شیطان سامنے آیا آپ نے اسے

سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر حجرہ وسطیٰ کے پاس
 سامنے آیا پھر آپ نے اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین
 میں دھنس گیا اور پھر تیسرے حجرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکری ماری
 یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔ (ابن خزیمہ وحاکم)

ان تینوں جگہوں پر کھجے بنا دیئے گئے ہیں اور آج کل ان کے اوپر
 پل کی طرح بہت وسیع چھت بن گئی ہے جس سے اوپر نیچے دونوں جگہ سے
 کنکری مارنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ مکہ شریف کی طرف سے آتے
 ہوئے جو پہلے پڑتا ہے وہ حجرہ کبریٰ ہے جس کو آج کل عام طور پر بڑا شیطان
 کہا جاتا ہے۔ پھر چونچ میں ہے وہ حجرہ وسطیٰ اور جو مسجد خیف کی طرف
 ہے وہ حجرہ اولیٰ ہے۔

آج ارذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان
 کو کنکری ماری ہے۔ پھوٹے اور نیچ

کنکری مارنے کا وقت

کے شیطانوں کو آج کنکری نہیں ماری ہے۔ اس کا وقت آج دسویں کی
 صبح سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے لیکن سورج نکلنے کے بعد سے
 زوال تک کنکری مارنا سنت ہے۔ زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک
 مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔
 لیکن کمزور اور بیمار لوگ۔ عورتیں ہوں یا مرد اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں
 تو رات میں ماریں۔ اگر بھیڑ یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد
 یا عورت کی طرف سے کوئی وکیل یا قائم مقام بن کر کنکری مارے تو اس کی

طرف سے ادا نہ ہوگی اور ایسا کرنے سے کفارہ کی قربانی لازم آئے گی۔ ہاں اگر اتنا بیمار ہو کہ حجرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بنائے تو اس صورت میں کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

انتباہ | جو لوگ رات میں کنکری ماریں گے ان کی طرف سے دوسرے دن قربانی ہوگی پھر حجامت کے بعد ان کا احرام کھلے گا تو اگر قارن یا متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم لازم ہوگا۔ یعنی قربانی کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی اور حجامت بھی بنوائی تو دو دم لازم ہوگا۔ ایک قربانی کے سبب اور ایک حجامت کے سبب۔

کنکری مارنے کا طریقہ | کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجرہ سے تقریباً پانچ ہاتھ کے فاصلہ

پر اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ شریف بائیں ہاتھ کی طرف ہو اور منہی داہنی طرف اور مونہ حجرہ کی طرف۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور خوب اچھی طرح ہاتھ اٹھا کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو یہ دعا پڑھ کر ماریں۔

اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔
شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور اللہ
کی رضا کے لیے۔ اے اللہ! اس کو حج بڑے
کر۔ سنی مشکورہ اور گناہ بخش
دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَا عَمَّا
لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا
وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَاذْنَبًا
مَغْفُوْرًا

اس طرح سات کنکری ایک ایک کر کے ماریں۔ ساتوں کو ایک ساتھ

ہرگز نہ ماریں اور کنکریاں حجرہ تک پہنچیں تو بہتر ہے ورنہ تین ہاتھ کی دوری پر
 گریں جو کنکری اس سے زیادہ دور گرے گی اس کی گنتی نہ ہوگی۔ اگر بھڑکی وجہ
 سے اوپر کے بتائے ہوئے مستحب طریقہ پر کنکری نہ مار سکیں تو جس طرح بھی کھڑے
 ہو کر آسانی سے مار سکیں ماریں اور پہلی کنکری سے بتیک بند کر دیں۔ پھر جب
 سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ ٹھہریں ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ
 آئیں۔ (الذوار البشارة، بہار شریعت)

قربانی اور حجامت یہاں بقر عید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی
 کنکری مارنے سے فارغ ہو کر حج کے

شکرانہ کی قربانی کی جائے گی۔ یہ قربانی ہر قارن اور متمتع مرد و عورت پر ذاب
 ہے اگرچہ غریب ہوں اور مفرد کے لیے مستحب ہے یعنی اگر کرے تو بہت زیادہ
 ثواب ہے اور نہ کرے تو کوئی گرفت نہیں اگرچہ غنی ہو۔ چھوٹے بڑے جانور
 کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو بقر عید کی قربانی میں ہیں۔ اور حج
 کی قربانی میں بھی اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔
 قارن اور متمتع اگر محتاج محض ہوں یعنی ان کے پاس اتنا نقد نہیں کہ وہ
 جانور خرید سکیں اور نہ ایسا سامان ہے کہ اسے بیچ کر لاسکیں تو ان پر قربانی
 کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین توجج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال
 سے نویں ذی الحجہ تک حج کا احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر
 یہ ہے کہ ۹، ۸، ۷ ذی الحجہ کو رکھیں اور باقی سات روزے تیرہویں ذی الحجہ کے
 بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر رکھیں۔ (بہار شریعت)

قَارَنَ يَأْتَمَتُ أَكَرْمَقِيمَ كَحَمِّ مِيں هے اور صاحب نصاب هے تو اس پر دو قربانی واجب هے۔ ايك حج كے شكرانه كى اور دوسرى بقرعيد كى۔ اور صاحب نصاب مَعْدُ أَكَرْمَقِيمَ كے حكم ميں هے تو اس پر هيجى بقرعيد كى ايك قربانى واجب هے۔ ليكن يه لوگ اكر بقرعيد كى قربانى كا انتظام اپنے وطن ميں كريں تو حرج نهيں مگر حج كے شكرانه كى قربانى اور كفاره كى قربانى صرف مهنى اور پورے حدود حرم ميں هوسكى هے اس كے باهر وطن وغيره ميں نهيں هوسكى قربانى كے بعد قبله رُخ بيٹھكر حجامت بنوائىں يعنى سر منڈائىں يا بال كتروائىں۔ اور عورتوں كو پورے سر كا بال انگلى كے پور كى مقدار برابر كترنا مستحب هے۔ (در مختار) اور چوتھانى سر كا بال انگلى كے پور كى مقدار برابر كترنا واجب هے (رد المحتار) مگر كسى نا محرم كے ہاتھ سے ہرگز نہ كتروائىں كے حرام هے۔ اور جس كے سر پر بال نہ ہوں وہ استرہ پھروائے۔ اور سر منڈانے يا بال كتروانے سے پہلے ناخن نہ تراشيں اور نہ خط بنوائىں كے دم لازم آيگا يعنى قربانى كا كفاره ديناپڑے گا۔ اور حجامت بنواتے وقت يه دعا پڑھتے ہيں

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ . لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِذِهِ الْحَمْدُ

قَارَنَ اور متمتع پر قربانى كے بعد حجامت هے يعنى اكر قربانى سے پہلے حجامت بنوائے گا تو دم لازم آئے گا۔ مرد لوگ اكر بال كتروائىں تو سر ميں جتنے بال ہيں ان ميں سے چوتھانى كا انگلى كے پور كى مقدار برابر برابر كتروانا واجب هے۔ اكر چوتھانى سے كم كترو ايا تو دم لازم ہوگا۔ اور

کتروانے کی صورت میں ایک پورے زیادہ کتروائیں اس لیے کہ بال چھوٹے
 بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چوتھائی بالوں میں سے سب ایک پورے ترشیں۔
 اور سر منڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایٹام مخر ہے یعنی اگر بارہویں
 ذی الحجہ تک حجامت نہ ہوئی تو قربانی کا کفارہ لازم آئے گا۔ (بہار شریعت)
 حجامت کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اب نہ ہادھو کر
 سے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں لیکن طواف زیارت جو حج کا فرض ہے اس
 کے پہلے بیوی سے صحبت کرنا، اسے شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ لینا
 حلال نہیں ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

طواف زیارت | قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے
 بعد افضل یہ ہے کہ آج ہی دسویں ذی الحجہ کو
 مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کریں اور رات گزارنے کے لیے منیٰ واپس
 آجائیں۔ قارن و مفرد طواف قدم میں اور متمتع احرام حج کے بعد کسی نفل
 طواف میں اگر طواف زیارت کی سعی کر چکے ہوں تو اس طواف کے بعد
 سعی نہ کریں۔ اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو اور احرام کی چادریں بدن پر ہوں
 تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کریں۔ اور اگر احرام کی
 چادریں بدن پر نہ ہوں تو صرف سعی کریں اس صورت میں طواف کے اندر
 رمل و اضطباع نہیں۔ اور سر منڈانے یا کتروانے کے بعد طواف زیارت
 کی سعی کی ہو تو پھر دوبارہ حجامت کی ضرورت نہیں۔
 اگر دسویں کو طواف زیارت کا موقع نہ مل سکے تو بارہویں کی مغرب

سے پہلے تک کر سکتے ہیں لیکن دسویں کو نہ کر سکنے کی صورت میں گیارہویں کو یہ طواف کر لینا بہتر ہے۔ بعض لوگ نا تجربہ کاری کی بنا پر آنے جانے کی پریشانی سے بچنے کے لیے بارہویں کی شام کو اس طواف کا پروگرام بناتے ہیں لیکن جب بارہویں کو زوال کے بعد کنکری مار کر موٹروں پر چلتے ہیں تو بے انتہا ہجوم کے سبب مغرب سے پہلے نہیں پہنچ پاتے۔ اس طرح ان پر دم لازم آجاتا ہے اور گنہ گار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر زوال کے بعد فوراً کنکری مار کر پیدل چل پڑیں تو مغرب سے پہلے طواف زیارت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اچانک بیماری وغیرہ کے سبب وقت پر نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ دسویں یا گیارہویں کو طواف زیارت سے فارغ ہو جائیں اور دسویں کو جائیں یا گیارہویں کو بہر صورت واپس آکر رات مہنی ہی میں گذاریں۔ طواف زیارت کے بعد بیوی حلال ہوگئی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا فرض یہ طواف تھا۔

عورتوں کے لیے بھی یہ طواف زیارت فرض ہے لیکن حیض یا نفاس کی وجہ سے اگر بارہویں تک نہ کر سکیں تو ان پر کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ وہ جب بھی پاک ہوں طواف زیارت کر لیں ہاں اگر حیض و نفاس کے علاوہ کسی دوسرے عذر بیماری وغیرہ کی وجہ سے بارہویں کے غروب آفتاب کے بعد طواف زیارت کریں گی تو مردوں کی طرح ان پر بھی دم لازم آئے گا۔

چوتھا دن — ۱۱ ذی الحجہ

آج تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اس کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد صبح صادق تک ہے لیکن سورج ڈوبنے کے بعد بلا عذر مکروہ ہے۔ آج حجرہ اولیٰ یعنی پھوٹے شیطان سے شروع کریں جو مسجد حنیف کے قریب ہے۔ سات کنکریاں پہلے کے طریقہ پر دُعا پڑھ کے ماریں مگر قبلہ رو ہو کر۔ کنکری مار کر کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ اٹھا کر اس طرح دُعا کریں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ درود شریف، دُعا اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار تک مشغول رہیں۔ پھر حجرہ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جا کر رمی جمار اور دُعا اسی طرح کریں۔ پھر بڑے شیطان پر جا کر جس کو حجرہ کبریٰ اور حجرہ عقبہ بھی کہتے ہیں سات کنکری ماریں مگر وہاں سے ٹھہریں نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دُعا کریں۔

پانچواں دن — ۱۲ ذی الحجہ

آج بھی تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اور اس کا وقت گیارہ بجے کی مثل آج بھی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہے۔ بعض لوگ آج کے دنے دوپہر سے پہلے ہی کنکری مار کر مکہ شریف چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف ہے صحیح نہیں۔ زوال کے بعد تینوں شیطان کو گیارہ بجے کی مثل کنکری ماریں۔ پھر اگر چاہیں تو سورج ڈوبنے سے پہلے مکہ شریف کی طرف روانہ ہو جائیں کہ غروب کے بعد جانا معیوب ہے

اور اگر تیر ہو جس کی صبح ہو گئی تو پھر کنکری مارے بغیر جانا جائز نہیں
 اگر جائے گا تو دم یعنی ایک قربانی کا کفارہ واجب ہوگا۔ اور تیر ہو جس کو کنکری
 مارنے کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے سورج ڈھلنے
 تک مکروہ ہے لہذا اگر کسی نے تیر ہو جس کو دوپہر سے پہلے کنکری ماری تو
 ادا ہو جائے گی لیکن زوال کے بعد مارنا سنت ہے۔

کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل

اگر کسی دن اس کے وقت مقررہ پر کنکری
 نہیں ماری تو اس کی قضا بھی واجب ہوگی اور قربانی کا کفارہ بھی دینا پڑے
 گا یعنی اگر دسویں کو کنکری نہیں ماری اور گیارہویں کی صبح ہو گئی۔ یا گیارہویں
 کو کنکری نہیں ماری اور بارہویں کی صبح ہو گئی یا بارہویں کو نہیں ماری اور
 تیرہویں کی صبح ہو گئی تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا اور قضا کا وقت
 تیرہویں کو سورج ڈوبنے تک ہے۔ لہذا اگر تیرہویں کو سورج ڈوب گیا
 اور کنکری نہیں ماری تو اب کنکری مارنے کی قضا نہیں صرف دم
 واجب ہوگا۔ اور تیرہویں کو ٹھہرنے کے باوجود کنکری نہیں ماری یا کسی
 دن کنکری نہیں ماری اور تیرہویں کا سورج ڈوب گیا تو اس صورت میں بھی
 صرف ایک دم واجب ہوگا۔ اگر دسویں کو چار کنکری سے کم ماری۔
 یا گیارہویں وغیرہ کو گیارہ کنکری سے کم ماری تو دم واجب ہوگا اور
 اگر دسویں کو چار کنکری ماری تین چھوڑ دی یا اور دنوں میں گیارہ ماری یا
 چھوڑی تو اگرچہ دوسرے دن قضا کر لی ہو ہر کنکری پر صدقہ فطر کی

مقدار صدقہ دے۔ اور صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔
 سب کنکری ایک ساتھ ماری تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں گی باقی چھ
 کنکری الگ سے پوری کرے مگر شیطان کے پاس سے نہ اٹھائے کہ مکروہ
 ہے۔ اس لیے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور
 جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (رد المحتار، بہار شریعت)

حج سے فارغ ہو کر تیر ہوں گے بعد
مکہ شریف میں قیام اور عمرہ
 جب تک مکہ شریف میں ٹھہریں

اپنے اور اپنے پیر، استاد، ہاں باپ خصوصاً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم ان کے اصحاب، اہل بیت اور دیگر بزرگان دین کی طرف سے جس
 قدر ہو سکے عمرے کرتے رہیں کہ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت
 آئی ہے۔ مکہ شریف سے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جعرانہ یا نعیم جائیں وہاں
 سے عمرہ کا احرام جیسا کہ پہلے بیان ہوا باندھ کر آئیں۔ طواف شروع کرتے
 وقت حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی لبیک بند کر دیں۔ رمل و اضطباع کے ساتھ
 طواف کریں پھر حسب دستور سعی کرنے کے بعد سر منڈائیں یا کتروائیں۔
 بس عمرہ ہو گیا جس کے سر پر تدرتی بال نہ ہوں یا سر منڈانے کے
 بعد اسی دن پھر عمرہ لایا تو سر پر استرہ پھر وائے جعرانہ مسجد حرام سے
 تقریباً ۲۵ کلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو بڑا عمرہ
 کہتے ہیں۔ اور نعیم مسجد حرام سے تقریباً ۵ کلومیٹر ہے وہاں سے احرام
 باندھنے کو چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔

طوافِ رخصت

اس طواف کو طوافِ وداع اور طوافِ صدر بھی کہتے اس کو رمل و اضطباع اور سعی کے

بغیر ادا کریں۔ یہ باہر والوں پر واجب ہے۔ اس آخری طواف میں آپ جو کچھ پائیں دل کھول کر مانگیں۔ اور طوافِ رخصت کی دعائیں جو کتابوں میں منقول ہیں اگر ہو سکے تو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اسے بھی پڑھیں۔ طواف کے بعد حسب دستور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر زمزم پر پہنچیں اور خوب سیر ہو کر تھیں اور کچھ پانی سر، چہرہ اور بدن پر ڈال کر اس سے مسح کریں۔ پھر دروازہ کعبہ کے سامنے گھڑے ہو کر قبولِ حج اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور یہ دعا پڑھیں۔

تیرے درواز پر سائل تیرے فضل
و مغفرت کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت
کا ایسا دوا ہے۔

السَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ وَمَغْفِرَتِكَ
وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ ط

اس کے بعد ملزم کے پاس آ کر اس سے لپٹ جائیں۔ سینہ پیٹ اور کبھی داہنا رخسار کبھی بائیں دیوار پر رکھیں اور غلاف کعبہ پکڑ کر دعا، درود شریف اور ذکر کی کثرت کریں اور اس وقت اگر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں۔

حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی
اللہ ہم کو ہدایت نہ کرنا تو ہم ہدایت نہ پاتے
یا اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کی ہدایت

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا
لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ؕ اللَّهُمَّ

فَلَمَّا هَدَّيْتَنَا لِهَذَا فَتَقَبَّلَهُ
مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ
الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
وَأَرْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِ حَتَّى
تَرْضَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ؕ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ؕ وَصَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ؕ

کی ہے تو قبول فرما۔ اور بیت الحرام میں
یہ بہاری آتری حاضری نہ کر اور اس کی
طرف بوٹنا پھر ہمیں نصیب فرما۔ تاکہ تو
اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جائے۔
اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! اور
حمد ہے اللہ کے لیے جو تمام جہان کا رب
ہے۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار
محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان
کی آل و اصحاب سب پر۔

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور خوب گڑ گڑا کر عابسی کے ساتھ

یہ دعا پڑھیں۔

يَا يَمِينُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ إِنِّي
أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِاللَّهِ
شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا
أَوْدَعْتُكَ هَذِهِ الشَّهَادَةَ
لِتَشْهَدَ لِي بِهَا عِنْدَ اللَّهِ
تَعَالَى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ

اے زمین پر اللہ کے یمن! میں تجھے گواہ
ٹھہراتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے
کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول
ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت
کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس
قیامت کے دن جس دن بڑی

الْفَرَجَ الْأَكْبَرَ. اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَشْهَدُكَ عَلَى ذَلِكَ وَأَشْهَدُ
 مَلَائِكَتَكَ الْكِرَامِ وَوَصَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
 أَجْمَعِينَ ط

گمراہٹ ہوگی تو میرے لیے اس کے
 گواہی دے گا۔ اے اللہ! میں تجھ کو
 اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں
 اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد
 اور ان کی آل و اصحاب سب
 اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف موٹھ کر کے اٹے پاؤں چلیں یا سیدے
 چلیں اور پھر پھر کر حسرت سے کعبہ شریف کی طرف دیکھتے ہوئے اور اس
 کی جدائی پر روتے ہوئے مسجد حرام سے پہلے بایاں پیر باہر نکالیں اور غلاف
 کعبہ پکڑ کر پڑھنے کے لیے جو دعا اوپر لکھی ہوئی ہے اسے پڑھیں۔ یا اس
 موقع پر پڑھنے کے لیے دوسری دعائیں جو کتابوں میں شائع ہوئی ہیں
 اسے پڑھیں۔ باہر نکلنے کے لیے باب الحزورہ بہتر ہے جسے آج کل
 باب الوداع کہتے ہیں۔

انتباہ | بعض لوگ اس موقع پر اٹے پاؤں چلنے کو منع کرے ہیں
 ان کی زہنیں اس لیے کہ یہ کعبہ شریف کی ایک طرح تعظیم
 ہے جو زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے
 اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا اہل تقویٰ کا شعار ہے۔ قرآن مجید
 پارہ سترہ رکوع ۱۱ میں ہے وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا
 مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ترجمہ ۱۱ جو شخص خدائے تعالیٰ کی نشانیوں

کی تعظیم کرے تو یہ تنظیم دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

اور رُزْمَتَارِ میں ہے يَرْجِعُ قَهْقَرَىٰ اِى الِى خَلْفِ حَتَّىٰ

يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ اور شرح وقایہ میں ہے يَرْجِعُ قَهْقَرَىٰ حَتَّىٰ
يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ اور فتاویٰ عالمگیری میں کافی سے ہے بِنَصْرٍ

وہو ہمیشی وراءہ ووجہہ الی البیت۔ ان عربی عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ طوافِ رخصت کے بعد کعبہ شریف کی طرف موٹھ کر کے اٹھے پاؤں چلیں۔ یہاں تک کہ مسجھ کے باہر نکل جائیں۔

روانگی کے وقت عورتیں اگر حیض و نفاس میں مبتلا ہوں تو طوافِ رخصت نہ کریں بلکہ مسجد کے باہر دروازہ پر کھڑی ہو کر دُعا کریں اور نہایت درد و غم کے ساتھ کعبہ شریف کو الوداع کہیں۔

حج کی غلطیاں و ان کے کفارے

حج کی بعض غلطیوں کے کفارے اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں اور بعض غلطیوں کے کفارے یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ اگر قصداً بلا عذر غلطی کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہ گار بھی ہوا۔ لہذا اس صورت میں توبہ بھی واجب ہے یعنی کفارہ کے ساتھ جب تک توبہ بھی نہ کرے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر بھول کر یا کسی عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ یعنی غلطی کا کفارہ بہر حال ہے قصداً ہو یا بھول چوک سے۔ اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو

یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، نشہ اور بیہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے خود کیا ہو یا اس کے حکم سے دوسرے نے کیا ہو۔ (بہار شریعت)

(۱) خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں چاہے عضو کے تھوڑے ہی حصہ میں ہو یا کسی بڑے عضو پر لگائی جیسے سر، موٹھیا، پنڈلی وغیرہ تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔

احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تو اب احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگی تو کفارہ نہیں۔ روغنِ چنبیلی وغیرہ خوشبودار میں لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں ہے۔ تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے دم وغیرہ واجب نہیں۔ تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پودے کے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیموں، نارنگی، گلاب، چنبیلی، بیلی اور جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں لیکن احرام کی حالت میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ تمباکو کھانے والے احرام کی حالت میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں اور حالت احرام میں خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو

ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت)

(۲) حالت احرام میں سلاہو اکپڑا چار پہر یعنی ایک رات یا ایک دن یا بارہ گھنٹے پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ چاہے تھوڑی ہی دیر پہنا ہو۔ اور اگر لگاتار کئی دن تک پہننے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ لگاتار پہننا ایک ہی طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر ایک دن بلا عذر تھا اور دوسرے دن عذر سے تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ اگر سلاہو اکپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اتارا نہیں دو گے دن بھی پہننے رہا تو دوسرا کفارہ واجب ہے۔ احرام والے نے دوسرے احرام والے کو سلاہو اکپڑا پہنایا تو پہننے والے پر کفارہ ہے اور پہنانے والے پر کچھ نہیں۔ مرد یا عورت نے چہرہ پورا یا چوتھائی چھپایا یا مرد نے پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو بارہ گھنٹے یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ قصداً یا بھول کر بہر صورت کفارہ واجب ہے۔ اور اگر چوتھائی سے کم کو بارہ گھنٹے تک چھپایا تو صدقہ ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ حالت احرام میں سر پر کپڑے کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے۔ یعنی دم یا صدقہ واجب ہوگا۔ اور غلہ کی گٹھری یا برتن وغیرہ رکھ لیا تو کچھ نہیں۔ ایسا جوتا پہننا جو درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو چھپاتا ہے تو بارہ گھنٹے پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ۔

احرام کی حالت میں بنیان پہننا بھی جائز نہیں اور عورتوں کو سلاہوا کہڑا پہننا جائز ہے۔

(۳) سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا زیادہ کسی طرح ڈور کئے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔ پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ چاہے آدمی یا زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہی حکم زیر ناف کا بھی ہے اور دونوں بغلیں پوری منڈائے تب بھی ایک ہی دم ہے۔

در مختار، رد المحتار

موجھ اگرچہ پوری منڈائے یا کتروائے صدقہ ہے۔ رونی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے یا کھانے یا کنگھا کرنے میں بال گر گئے تو اس پر بھی صدقہ ہے اور بعض نے کہا کہ دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھو ہارہ ہے۔ اپنے آپ یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بال منڈائے یا انگلی کے پور کی مقدار برابر کترے تو دم ہے اور کم میں صدقہ ہے۔ (انوار البشارة)

(۴) ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کاٹے یا بیسوں ایک ساتھ تو دم ہے اور اگر کسی ہاتھ پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار ناخن کترے تو سولہ صدقہ دے مگر جب کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے

تو کچھ کم کر دے یا دم دے۔۔۔۔۔ اگر ایک ہاتھ پاؤں لے پاچوں چنانچہ
ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پاچوں دوسری بیٹھک میں کترے
تو دو دم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار بیٹھک میں تو چار دم۔۔۔۔۔
کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ کاٹ لیا تو کچھ
نہیں۔۔۔۔۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

(۵) شہوت کے ساتھ بوسہ لینے، گلے لگانے اور بدن چھونے میں
دم ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔ اور یہ باتیں عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے
ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے اور مرد کی ان باتوں سے اگر عورت کو لذت
آئے تو اس پر بھی دم ہے۔۔۔۔۔ احتلام یا خیال جمانے سے
انزال ہو جائے تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔ (ہندیہ، بہار شریعت)

(۶) وقوف عذرہ سے پہلے بمبستری کی توجیح فاسد ہو گیا اسے حج
کی طرح پورا کر کے دم دے اور سال آئندہ اس کی قضا کرے عورت
بھی اگر حج کے احرام میں تھی تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔۔۔۔۔ وقوف
عرفات کے بعد بمبستری کرنے سے حج تو نہ جائے گا مگر حجامت اور طواف
زیارت سے پہلے کیا تو بدنہ ہے یعنی اونٹ یا گلے کی قربانی کا کفارہ
لازم ہوگا اور حجامت کے بعد کیا تو دم واجب ہے اور حجامت و طواف
زیارت کے بعد بمبستری کی تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔ عمرہ میں طواف سے
پہلے بمبستری کی تو عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور طواف
کے بعد حجامت سے پہلے کی خواہ سعی سے پہلے ہو یا بعد تو دم دے اور

عمر و صحیح ہے - (در مختار، عالمگیری)

(۷) طواف زیارت کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ واجب ہے اور پاکی کے ساتھ دو بارہ کرنا بھی واجب ہے۔ پھر بارہویں تک پورے طور پر دو بارہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو گیا اور بارہویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا مگر دم لازم رہے گا۔ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تھا تو دم لازم ہے اور دوبارہ کرنا مستحب اور دو بارہ کر لینے سے دم ساقط ہو جاتا ہے چاہے بارہویں کے بعد کیا ہو۔۔۔۔۔ تین پھیرے یا اس سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ہے۔۔۔۔۔ طواف زیارت بارہویں کی مغرب سے پہلے تک نہیں کر سکا تو بے وضو کرے اور دم دے۔ اگر طواف زیارت کل یا اکثر بلا عذر چھپی کھٹے پر کیا یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چوتھائی کلائی یا چوتھائی سر کے بال کھلے رہے تو ان سب صورتوں میں بھی دم دے اور صحیح طور پر دو بارہ کر لیا تو دم ساقط۔ اور اگر بغیر دوبارہ کئے چلا آیا تو بکرا کی قیمت بھیج دے کہ حد و حرم میں ذبح کر دیا جائے کہ کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ طواف زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کل یا اکثر حالت جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم حالت جنابت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو ان سب صورتوں میں اعادہ کر لے کفارہ

ساقط ہو جائے گا۔ طوافِ رخصت کل یا اکثر چھوڑ دیا تو دوم لازم

اور چار پھروں سے کم چھوڑا تو ہر پھرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔
طوافِ قدم چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں مگر بُرا کیا۔۔۔ عمرہ کے طواف کا
ایک پھیرا بھی چھوڑ دے گا تو دوم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر
چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں بلکہ اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

قارن نے طوافِ قدم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے
پہلے عمرہ کے طواف کو دو بارہ کرے۔ اور اگر دو بارہ نہ کیا یہاں تک کہ
دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہو گئی تو دم واجب اور طوافِ زیارت میں مل
دستی کرے۔ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔

(۸) سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر کرسی گاڑی پر کئے یا چھوڑ

دئے تو دم دے۔ حج ہو گیا۔ اور چار سے کم میں ہر پھرے کے بدلے میں
صدقہ دے اور اگر دو بارہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط۔ اور اگر عذر
کی وجہ سے ایسا ہوا تو معاف ہے۔ طواف سے پہلے سعی کی اور دو بارہ نہ
کیا تو دم دے۔ (در مختار، بہار شریعت)

(۹) قارن و متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم

واجب ہے۔۔۔ بارہویں کے بعد سر منڈایا۔ یا کنکری مارنے سے
پہلے منڈایا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے منڈایا تو ان سب صورتوں
میں دم واجب ہے۔ (انوار البشارة)

(۱۰) خشکی کا جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ

کرنا یا اور کسی طرح بتانا یہ سب حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اور کفارہ میں اس جانور کی قیمت دینی ہوگی۔ (در مختار، بہار شریعت)

(۱۱) حرم کی جنگلی خورد و ہری جڑی بوٹی، گھاس، پیڑ پالو کے کاٹنے یا توڑنے میں جرمانہ دینا پڑے گا جبکہ یہ اس قسم کا درخت ہو کہ نہ اسے کسی نے بویا ہو۔ نہ بویا جاتا ہو اور تر ہو... ٹوٹا یا اکھاڑا ہوانہ ہو۔ اور جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا غلہ لے کر مسکینوں کو دے اور واضح ہو کہ حرم کے کسی درخت کی مسکواٹ بنانا بھی جائز نہیں دہلی

(۱۲) اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں میں روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مسھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ ہے۔ جوں مالنے کو سر یا کپڑا دھویا۔ یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارے میں تھے۔ کپڑا بھیک گیا تھا سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مریں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

(۱۳) میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ شریف گیا تو چاہے نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا۔ اب پہلے کہ میقات کو جائے اور احرام باندھ کر آئے۔ اگر میقات کو نہ گیا اور مکہ شریف ہی میں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہو گیا۔ میقات سے بغیر احرام گذرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قرآن کیا تو ایک دم لازم اور پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دم واجب ہو گیا

(۱۴) عمرہ کے تمام افعال کو چکا تھا صرف سر منڈانا باقی تھا کہ دوسرے

عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور گنہ گار بھی ہوا۔ (دُرِّمُتَّار) دسویں سے تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کر لیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

انتباہ اس بیان میں جہاں دم کہا گیا ہے اس سے مراد ایک بکرا یا بھیڑ کی قربانی ہے اور بُدْنہ سے مراد اونٹ یا گائے کی قربانی ہے اور سب جانور انھیں شرطوں کے ساتھ ہوں جو شرطیں کہ بقر عید کی قربانی میں ہیں صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو پچتر روپیہ آٹھ آنہ بھر گیہوں کہ دو کلو تقریباً ۴۷ گرام ہونے اور سو روپیہ کے سیر سے پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر ہونے یا اس کے دونے کعبور یا ان کی قیمت۔ جہاں دم کا حکم ہے اور وہ مجبوراً اگر ناپڑا ہے مثلاً بیماری یا سخت گرمی وغیرہ کی وجہ سے تو اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے۔ یا چھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے۔ اور جس جرم میں صدقہ کا حکم ہے اور مجبوراً اگر ناپڑا ہے تو اس میں صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ جہاں ایک دم یا ایک صدقہ ہے تو ان پر دو ہیں۔

شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی قربانی کے مستحق صرف محتاج ہیں اگر کفارہ کی قربانی میں

خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے۔ (بہار شریعت)

حج بدل کا بیان

حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ ہو اور حج بدل کرائے تو حج فرض ادا نہ ہو گا لہذا اگر بعد میں اس پر حج فرض ہو تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہو گا بلکہ اگر عاجز ہے تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے (۲) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی خود وہ حج نہ کر سکتا ہو۔ اگر اس قابل ہو کہ خود حج کر سکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہو گیا۔ لہذا اگر اس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو دوبارہ حج کرائے (۳) حج کے وقت سے مرنے تک عذر باقی رہے۔ لہذا اگر بیچ میں اس قابل ہو جائے کہ خود حج کر سکتا ہے تو پہلے جو حج کیا جا چکا ہے وہ کافی نہیں۔ ہاں اگر وہ عذر ایسا تھا کہ جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے جیسے وہ اندھا تھا اور حج کرنے کے بعد انکھیا رہا ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہیں رہی۔ (۴) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو یعنی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت

نہیں (۵) خرچ اس کے مال سے ہو جس کی طرف سے حج کیا جائے
 (۶) جس کو حکم دیا ہے وہی حج کرے لہذا دوسرے سے اس نے حج
 کرایا تو نہ ہوا۔ البتہ اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے
 فلاں آدمی حج کرے اور وہ آدمی مر گیا یا انکار کر گیا تو اب دوسرے سے
 حج کرایا گیا تو جائز ہے (۷) جو شخص حج بدل کراتا ہو اس کے وطن
 سے حج کو جائے (۸) میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے
 اس کا حکم کیا ہو (۹) اس کی نیت سے حج کرے اور بہتر یہ ہے کہ
 زبان سے بھی لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ کہہ لے۔

یہ سب شرطیں جو اوپر لکھی گئیں حج فرض کے بدل کی ہیں۔ حج نفل
 ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔ جس پر حج فرض ہو یا قضایا منت
 کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت
 کر جائے۔ جس پر حج فرض ہے اور ادا نہ کیا اور نہ وصیت کی اور مر گیا
 تو بالاجماع گنہ گار ہے۔ اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا
 چاہتا ہے تو کر سکتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائیگا۔
 بہتر ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حج فرض ادا
 کر چکا ہو۔ اور اگر ایسے کو بھیجا کہ جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج
 بدل ہو جائے گا۔ اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو تو لیے
 کو بھیجا جائز نہیں۔ اور افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج
 کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو

مکہ شریف کی دیگر زیارت گاہیں

مکہ شریف کی سرزمین کا ہر ذرہ مقدس ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قدموں سے سرفراز ہوا۔ شاید ہی کوئی مکان ایسا ہو کہ جس میں کوئی صحابی نہ پیدا ہوئے ہوں اور شاید ہی کوئی گلی ایسی ہو جس سے کوئی تاریخی واقعہ نہ متعلق ہو۔ البتہ اتنا طویل زمانہ گزرنے کے بعد وہ مقامات اپنی حالت پر باقی نہیں رہے لیکن اصل مقامات تو کبھی غائب نہیں ہو سکتے۔ ہم ان میں سے چند ایسے مقامات کا مختصر اذکر کرتے ہیں کہ جن سے کوئی خصوصی واقعہ متعلق ہے۔

جبل ابو قیس | یہ پہاڑ صفا کے قریب بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے اسی پہاڑ سے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا تھا اور اسی پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو مسجد بلال کے نام سے مشہور ہے۔

جبل نور | یہ پہاڑ مکہ شریف سے منی جاتے ہوئے راستہ میں بائیں طرف پڑتا ہے۔ یہی وہ مبارک پہاڑ ہے جس کی

چوٹی پر حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک فرمایا تھا۔ اسی مقدس پہاڑ پر "غار حرا" ہے جس میں ظہور نبوت سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام طویل مدت تک

عبادت فرماتے رہے جہاں پر سب سے پہلے وحی اِقرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ نازل ہوئی۔

ریہاڑ تقریباً ڈھائی کلومیٹر بلند ہے جو مکہ شریف سے
دکن جانب تقریباً پانچ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

جبل ثور

اسی سہاڑ کی چوٹی کے قریب ”غار ثور“ ہے جس میں حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت
کے موقع پر تین رات قیام فرمایا تھا جہاں کفار مکہ قدموں کے نشانے
دیکھتے ہوئے گرفتار کرنے کے لیے غار کے موٹھے تک پہنچ گئے تھے
لیکن غار کے موٹھے پر مڑھی کا جالا اور کبوتروں کا گھونسلہ دیکھ کر واپس
لوٹے۔ اس موقع پر غار کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی پریشانی دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الفاظ
میں ان کو اطمینان دلایا تھا۔

لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا غمگین مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے

بعض لوگ طرح طرح کے حیلے اور بہانے بنا کر غار حرا اور غار
ثور کی زیارت سے روکتے ہیں آپ ان کی ہرگز نہ سنیں اور ان مقلام
مقدسہ کی ضرور زیارت کریں۔

جنت المعلیٰ یہ مکہ شریف کا تاریخی قبرستان ہے۔ اس کی زیارت
بھی مستحب ہے جس میں بہت سے صحابہ صحابیات

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جلیل القدر علمائے کرام اولیائے عظام

علیہم الرجز والرضوان آرام فرما ہیں۔ اتر طرف ایک چوٹے سے کپاؤنڈ
 میں حضور کی پہلی بیوی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجداد کی قبریں ہیں۔ اسی میں حضرت عبدالمطلب
 اور ابوطالب کی بھی قبریں ہیں مگر حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور
 ابوطالب کی قبر پر نہ جائیں۔ اور اسی اعاطہ میں حضرت ملا علی قاری ان
 کے اساذ حضرت مولانا سندھی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی
 مدفون ہیں اور دکن کی طرف مشہور صحابہ گرام خصوصاً حضرت عبداللہ بن بکر
 حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اور حضرت اسما بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہم آرام فرما ہیں۔

قبروں کی زیارت کا طریقہ

قبروں کی زیارت کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پیروں کی طرف جا کر
 صاحب قبر کے موقف کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ
 اَھنَّ دَارَ فَوْقِ مَوْمِنِیْنَ دَأْنَمُ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْشَاءُ اللّٰهُ
 بِكُمْ لَاجِقُونَ دَسْأَلُ اللّٰهُ لَنَا وَاَلْکُمْ الْعَفْوُ وَالْعَافِیۃُ پھر
 لب کے ساتھ فاتحہ پڑھ کر اپنے قدم واپس ہو جائے۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

کم سے کم تین بار درود شریف پڑھے پھر جس قدر ہو سکے قرآن شریف

کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے۔ کم سے کم چاروں قُل، سورۃ فاتحہ اور اَلْم سے مُفْلِحُونَ تک پڑھے اس کے بعد آخر میں کم سے کم پھر تین بار درود شریف پڑھے اور بارگاہِ الہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دُعا کرے۔
 یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب میری جانب سے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر پہنچادے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ و صحابیات اور تمام اولیاء و علماء کو عطا فرما۔ (پھر اگر کسی خاص شخص کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت سے لے مثلاً یوں کہے خصوصاً حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نذر پہنچادے اور پھر جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔ اٰمِیْنُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ ۛ

مولد النبی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ۔ یہ مقام صفا کے پورب لب سڑک واقع ہے

جو پہلے سعودی دور میں توڑ دیا گیا تھا اب وہاں ایک منزلہ عمارت بنا دی گئی ہے جس میں کتب خانہ قائم ہے

دارالرقم یہ جگہ صفا کے پاس تھی۔ یہاں ترکوں نے ایک مسجد بنا دی تھی سعودی دور میں ڈھادی گئی۔ یہیں پر حضور علیہ الصلاۃ

والسلام اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کو توحید کا درس دیا کرتے

تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی جگہ مشرف باسلام ہوئے تھے۔

دار خدیجۃ الکبریٰ | اسی مقام پر حضرت فاطمہ زہرا، حضرت زینب

حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت قاسم اؤ

حضرت عبداللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پیدا ہوئے۔ یہ جگہ شارع

فیصل پر ایک گلی میں واقع ہے یہ بھی سعودی دور میں ڈھا دیا گیا تھا مگر

اب وہاں ایک مدرسہ دار الحفاظ قائم کر دیا گیا ہے۔

دار سیدنا حمزہ | یہاں پر حضور کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا

ہوئے۔ یہ جگہ مسفلہ میں واقع ہے یہاں پر ایک مسجد ہے

مسجد تنعیم | اسے مسجد عائشہ اور مسجد عمرہ بھی کہتے ہیں اس لیے کہ حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے حکم کے مطابق اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور اسی تنعیم

کے مقام پر حضرت خدیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھانسی دی گئی تھی

مسجد شرف | سرف ایک مقام کا نام ہے جو تنعیم سے تقریباً پانچ کلومیٹر

کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک ہے

مسجد ذی طوی | یہ مسجد تنعیم کے راستہ میں ہے۔ رسول کریم علیہ الصلاۃ

والسلیم احرام کی حالت میں اس جگہ اترے تھے۔

مسجد جن | یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ اسی جگہ جنات

نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا تھا۔

اسی مسجد کے قریب سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
 پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ و الرضوان کا مزار مبارک بھی
 کہیں واقع ہے جو اس طرح توڑ دیا گیا ہے کہ اب اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔
مسجد رایہ | یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستے میں مسجد جن کے قریب واقع
 ہے اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ
 کے روز اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد شجرہ | وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا

حاضر خدمت ہوا اور حضور کے نبی ہونے کی گواہی دی پھر حضور کے حکم سے
 اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ اسی مقدس مقام پر مسجد شجرہ مسجد جن کے سامنے
 تھی۔ جو سو دی دور میں اس طرح توڑی گئی کہ اب اس کا کوئی نشان نہیں پالیا جاتا۔

مسجد خیف | یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں بہت سے
 پیغمبروں نے نماز ادا کی ہے۔ اور اس مسجد میں جہاں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا وہ جگہ ایک قبہ کی شکل
 میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ اس جگہ پر نماز پڑھ کر دعا کرنی چاہئے۔

مسجد کیش | یہ مبارک جگہ منیٰ میں واقع ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام
 اپنے فرزند حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے تھے

غار سلا | یہ تاریخی مقام بھی منیٰ میں واقع ہے۔ اس جگہ سورہ مرسلات
 نازل ہوئی تھی۔ اس مقام کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

حَاضِرِي بَارِگَاهِ سَرڪَارِ اعْظَمِ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَدِينَةُ مَنُورَةٍ

حاجیو آوشہنشاہ کاروضہ دیکھو

(از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ)

حاجیو آوشہنشاہ کاروضہ دیکھو
 رکن شامی سے مٹی وشتِ شلم غربت
 آب زمزم تو پیا خوب بجائیں پیاس
 زیر میز آب ملے خوب گرم کے چھینٹے
 دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی
 خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
 واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
 زینت کعبہ میں تھا لاکھ عرسوں کا بناؤ
 بہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حلیم
 دھو چکا ظلتِ دل بوسہ سنگِ اسود
 کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پر وازیں
 کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
 اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو
 آؤ جو دشتہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
 ابر رحمت کا یہاں زور برسا دیکھو
 ان کے مشاقوں میں حسرت کا ٹرپنا دیکھو
 قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
 یاں یہ کاڑوں کا دامن پہ چلنا دیکھو
 جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
 جن پہ مل باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو
 خاک بوسٹی مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
 ٹوپی اب تمام کے خاکِ درو والا دیکھو

غور سے سن تو رہنا کعبہ سے آتی ہے صدا
 میری آنکھوں سے پیارے کا روضہ دیکھو

بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری کی اہمیت

حج کے مبارک فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد گناہوں سے پاک و صاف ہو کر آپ کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مدینہ طیبہ کی طرف جانا ہے۔ ہاں اس مبارک شہر کی طرف چلنا ہے کہ جہاں مسلمانوں کی آنکھوں کے نور اور ان کے دل کے سرور جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔

حضور کے جتنے احسانات اس امت پر ہیں اور جو امیدیں قبر و حشر میں آپ سے وابستہ ہیں ان کے لحاظ سے وسعت کے باوجود مکہ شریف سے واپس آجانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ ذَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ
لَهُ شَفَاعَتِي

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے
میری شفاعت ضروری ہو گئی۔ (دارقطنی نسبی)

امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا ہے کہ اس حدیث کی بناء پر پہلا سفر قبر النور ہی کی زیارت کی نیت سے ہونا چاہئے۔

دوسری حدیث میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
مَنْ ذَارَنِي بَعْدَ وَفَاتِي
جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے

فَكَانَمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي ۱؎
 اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ ص ۱۲۱ میں حدیث ہے کہ اللہ کے نبی
 زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں۔ لہذا جو شخص قبر النور پر حاضر ہوا تو
 گویا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ظاہری زندگی میں کوئی شخص حضور کی بارگاہ میں
 حاضر ہوا۔

اور ابن عدی کامل کی حدیث ہے کہ حضور نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي ۲؎ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت
 نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اسی لیے علماء کرام نے فرمایا کہ زیارت اقدس قریب بواجب ہے لہذا
 حج سے فراغت کے بعد آپ مدینہ شریف کی حاضری کے لیے تیار ہو جائے
انتباہ | حج اگر فرض ہے تو حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہونا افضل ہے
 ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو حاضری دئے بغیر گذر جانا سخت
 محرومی و قسوت قلبی ہے اور اگر حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے
 پاک و صاف ہو کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو یا پہلے حاضری دیکر اسے
 حج کی مقبولیت و نورانیت کا وسیلہ بنائے۔

بعض لوگ طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر مدینہ طیبہ جانے سے روکتے

ہیں آپ ان بد بختوں کے فریب میں نہ گرنے آئیں اور بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ بعد نبوی کی نیت جاؤ حضور کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے

نہ جاؤ تو آپ ان کی بھی ہرگز نہ سنیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قبر انور کی زیارت کرنیکی تاکید فرمائی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں میں گذرا۔

مدینہ طیبہ کی طرف روانگی | مدینہ طیبہ کی طرف روانگی سے پہلے

آپ اپنا وہ سامان علیحدہ کر لیں جس کی وہاں چند روز کے قیام میں ضرورت پڑے گی اور باقی سامان اپنے معلم کی تحویل میں دیکر اس کی رسید حاصل کر لیں جسے وہ لوگ جہاز کی روانگی سے ایک دو روز پہلے ٹھوڑی سی اجرت پر حفاظت کے ساتھ جدہ پہنچا دیتے ہیں۔

مدینہ طیبہ جانے کے لیے بس کا انتظام معلم ہی کے ذریعہ کیا جاتا ہے اگر آپ کا قافلہ پانچ چھ آدمیوں پر مشتمل ہو تو بس کے بجائے ٹیکسی وغیرہ چھوٹی گاڑیوں سے سفر کرنا بہتر ہے۔ اگرچہ اس صورت میں کچھ پیسے زیادہ صرف ہوں گے لیکن راستہ میں بدروغیرہ کی زیارت کے لیے سہولت ہوگی کہ بس کے ڈرائیور عموماً حاجیوں کو کچھ نہیں سُننے۔

بس میں اپنی جگہ محفوظ کر لینے کے بعد بڑے سامان کو اوپر چڑھا دیں کہ بسا اوقات سامان بس پر چڑھنے سے رہ جاتے ہیں جس سے بڑی پریشانی ہوتی ہے اب پاطمینان سے بس پر بیٹھ کر ذکر اور درود شریف میں ڈوب جائیں مکہ شریف سے مدینہ طیبہ ۱۹۸ میل یعنی تقریباً ۳۲۰ کلومیٹر اتر ہے مگر موٹر کے نئے روڈ سے ۲۴۳ کلومیٹر ہے۔ جو سات آٹھ گھنٹے میں باسانی طے ہو جاتا ہے پہلے مکہ شریف سے جدہ ہو کر مدینہ طیبہ جانا پڑتا تھا لیکن اب

مکہ معظمہ سے براہ راست مدینہ منورہ کے لیے عمدہ روڈ بن گیا ہے جس کی بڑی سہولت ہوگی۔

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک بہت سی منزلیں آتی ہیں جن میں **بدر شریف** بدر شریف خاص طور پر قابل ذکر ہے جو مدینہ سے تقریباً

اٹنی میل کے پہلے ہے۔ یہ وہی مبارک مقام ہے کہ جہاں ۱۱؎ رمضان ۱؎ کو اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی جس میں مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی ابو جہل وغیرہ شتر کافر مارے گئے اور شتر گرفتار ہوئے اور مسلمان صرف بارہ شہید ہوئے جو اسی جگہ مدفون ہیں۔ اس مبارک مقام کی ضرورت زیادہ کریں

بدر شریف سے باہر نکل کر تھوڑے فاصلہ پر راستہ ہی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار بھی ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق عالم تنہائی میں ہے اگر ممکن ہو تو اس مقام پر بھی ضرور حاضری دیں۔

جب مدینہ منورہ پر نظر پڑے تو بہتر یہ ہے کہ سواری **مدینہ منورہ میں آمد** سے اتر جائیں۔ ننگے پیر سر جھکا کر رونے ہونے

چلیں اور جس قدر تعظیم و ادب ممکن ہو کریں بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر وہاں سر کے بل چلیں تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا لہذا جتنا ہو سکے اس میں کوتاہی نہ کریں۔ جب گنبدِ خضراء پر نگاہ پڑے تو درود و سلام کی خوب کثرت کریں اور جب شہر مقدس تک پہنچ جائیں تو محبوب کبریٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلال و جلال کے تصور میں غرق ہو جائیں اور دروازہ شہر بابِ غنبرہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ . مَا سَاءَ اللّٰهُ . لَاقُوَّةَ
 اِلَّا بِاللّٰهِ . رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ
 صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا لِيْ اَبْوَابُ
 رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ
 زِيَارَةِ مَا سُوِّ لِكَ صَلَّى
 اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ وَاَهْلَ
 طَاعَتِكَ . وَاَنْقِذْنِيْ مِنْ
 النَّارِ ط وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ
 يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ ط

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اللہ نے
 چاہا نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے
 اے رب سچائی کے ساتھ تمہارے کو داخل فرماؤ
 سچائی کے ساتھ باہر نکال۔ اے نبی تو اپنی
 رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور
 اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت
 سے مجھے وہ نصیب فرما جو اپنے محبوبوں
 فرماں بردار بندوں کے لیے تو نے نصیب
 فرمایا۔ اور مجھے جہنم سے نجات دے۔ مجھے
 بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اے
 بہتر سوال کئے گئے۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے
 کی کوشش کریں لیکن پہلے ان تمام ضروریات سے فارغ ہو جائیں کہ
 جن سے دل بٹنے کا اندیشہ ہو۔ پھر غسل کریں تو بہتر ہے اور یہ نہ ہو سکے تو
 وضو اور مسواک کے بعد نئے یا پرانے پاکیزہ کپڑے پہنیں اور خوشبو لگا کر فوراً
 آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ روتے ہوئے
 چل پڑیں اور جس دروازے سے چاہیں داخل ہوں مگر باب جبریل سے
 داخل ہونا افضل ہے۔ جب مسجد کے دروازہ پر پہنچیں تو الصَّلٰوَةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عرض کریں اور تھوڑا ٹھہریں جیسے سزا

دو عالم سے ماضی کی اجازت مانگے ہیں پھر اللہم افتح لی ابواب
 رَحْمَتِكَ پڑھ کر پہلے داہنا پاؤں مسجد میں رکھ کر داخل ہوں اگر غلبہ شوق
 نہلت دے اور وقت مکروہ نہ ہو تو جنت کی کیاری میں دو رکعت نماز
 تھیجۃ المسجد ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
 اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھیں پھر سجدہ شکر ادا کریں کہ ات
 تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ سے نوازا۔

مسجد نبوی کا وہ حصہ جو منبر شریف اور قبر انور کے
جنت کی کیاری درمیان ہے اسے جنت کی کیاری کہتے ہیں کہ
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي
 رَوْضَةٌ مِّنْ زَيْبِضِ الْجَنَّةِ ط

اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار

بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری اہ واہ

تینۃ السجدہ اور سجدہ شکر سے فارغ ہو کر سال ادب میں ڈوبے ہوئے
 گردن جھکائے لرزتے کانپتے ہوئے گناہوں سے شرمسار حضور پر نور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہوئے پورب طرف سے مواجہہ شریف میں
 حاضر ہوں۔

واضح ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
مبارک قبروں کی ترتیب علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق

حضرت مرفیق اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہما کی مبارک قبروں کی ترتیب اور

صورت میں سات روایتیں آئی ہیں جن کو علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ والرضوان نے وفا، الوفاء میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ان میں جو صورت زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے۔

سمت قبلہ دکن

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱

یہ مزار ہائے مبارکہ حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر ہیں مگر سلطان قاضی ثباتی (۸۱۳ - ۹۰۲ھ) کی بنائی ہوئی پنج گوشہ دیوار ہے اس کے بعد سلطان نور الدین زنگی (۵۱۲ - ۵۸۰ھ) کی بنائی ہوئی نیسے کی دیوار ہے جو زمین کے نیچے ہے نظر نہیں آتی۔ اس کے بعد جالی مبارک ہے جس میں تینوں مزاروں میں استراحت فرمانے والوں کے چہرہ انور کے سامنے نشان کے طور پر تین گول دائرے بنائے گئے ہیں۔ جو دائرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے سامنے بنایا گیا ہے اسے مواجہہ شریف کہا جاتا ہے۔

آپؐ مو اجمہ شریف سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہوں اور یقین جانیں کہ حضور سلام و کلام کو سنتے ہیں بلکہ دلوں کے خطرات سے واقف ہیں اور ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب سلوک اقرب السبل بالتوجه الی سید الرسل مع

اجبار الاخیار مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱ میں فرمایا

باچندیں اختلاف و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس را درین مسئلہ خلافت نیست کہ آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مرطالبان حقیقت را و متوجہان آن حضرت را مفیض و مربی۔

علمائے امت میں آنے اختلافات و کثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات (دنیوی) کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہیں۔ اس حیات نبوی میں مجاز کی آمیزش اور تاویل کا وہم نہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں نیز طالبان حقیقت کے لئے اور ان لوگوں کے لیے جو آنحضرت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں

ان کو فیض بخشے والے اور ان کے مربی ہیں

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ مزار پر انوار میں قبلہ رخ جلوہ فرما ہیں۔ لہذا روئے انور کے مقابل قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوں اور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول

مطبوعہ مصر ۱۹۲۲ء میں ہے یَغْفُ كَمَا يَغْفُ فِي الصَّلَاةِ . حضور کے سامنے
ایسا کھڑا ہوا جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

مگر خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ غلام
ادب ہے۔ (انوار البشارة . بہار شریعت)

سلام پڑھنے کا طریقہ

اب الحمد بشد دل کی طرح آپ کا منہ بھی
اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو محبوب
کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے تو نہایت ادب و احترام کے
ساتھ عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے درمیانی آواز سے سلام پڑھیں
بالکل آہستہ نہ پڑھیں اور نہ زور سے چنچیں کہ ان کی بارگاہ میں آواز بلند
کرنے سے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ صلاۃ و سلام کے الفاظ میں

اے نبی آپ پر سلام ہو۔
اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
اے اللہ کے رسول! آپ پر درود و سلام ہو
اے اللہ کے نبی! آپ پر درود و سلام ہو
اے اللہ کے محبوب! آپ پر درود و سلام ہو
اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر آپ پر درود و سلام ہو
اے اللہ کے نور میں سے ایک نور! آپ
پر درود و سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورًا
مِّنْ نُورِ اللَّهِ .

اے اللہ کی سلطنت کے دولہا! آپ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَرُوسَ

مَمْلُكَةِ اللَّهِ . وَعَلَى الْإِلَافِ وَ
 پر درود و سلام ہو۔

أَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ
 اور آپ کی آل و اصحاب اور امت پر

صلوة و سلام کے لیے یہ الفاظ متعین نہیں ہیں آپ دوسرے لفظوں
 کے ساتھ بھی سلام پیش کر سکتے ہیں اگر اس قسم کے الفاظ یاد نہ ہو سکیں یا ان
 کے معنی ذہن نشین نہ ہو سکیں تو جس قدر ہو سکے الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھیں اور بہتر ہے کہ شتر ہار سے کم نہ پڑھیں اور
 بار بار یہ بھی عرض کریں أَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اے اللہ
 کے رسول میں آپ کی شفاعت مانگتا ہوں۔

پھر اگر کسی نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے کہا
 ہے تو اس کی طرف سے اس طرح سلام پیش کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ
 بِكَ إِلَى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهُ وَاجْمَعِ الْمُسْلِمِينَ ط ترجمہ: اے
 اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو فلاں بن فلاں کی طرف سے جو آپ کے
 رب کے پاس آپ کی شفاعت چاہتا ہے تو اس کی اور تمام مسلمانوں کی
 شفاعت فرمائیے۔

فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام ولدیت کے ساتھ لیں جس
 نے سلام عرض کرنے کو کہا ہے۔

اگر عربی میں سلام نہ پیش کر سکیں تو اپنی زبان میں پیش کریں۔

اس رسالہ کے پڑھنے والوں سے پر خلوص گزارش ہے کہ جب حضور

ک بارگاہ میں معاضری نصیب ہو تو اس گنہگار کی زندگی میں یا موت کے بعد کم از کم میں بار مواجہہ اقدس میں یہ الفاظ ضرور عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ جَلَالِ الدِّينِ أَحْمَدَ بْنِ
جَانٍ مُحَمَّدٍ يُسْتَشْفَعُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ
ترجمہ:- اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو جلال الدین احمد بن
جان محمد کی طرف سے جو آپ کے رب کے پاس آپ کی شفاعت چاہتا ہے تو
اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیے۔

اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کو کہا ہے اور ان کے نام یاد
نہیں رہے تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کریں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو اور شخص کی
جانب سے کہ جس نے بھگو آپ کی بارگاہ میں
سلام عرض کرنے کو کہا ہے۔
عَلَيْكَ -

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس طرح سلام پیش کر دینے
کے بعد اپنی داہنی طرف ایک ہاتھ کی مقدار بہت کر دوسرے دائرہ کے سلنے
آجائیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سلنے
کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ اے رسول اللہ کے خلیفہ آپ پر سلام ہو
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام ہو
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ اے غارِ لود میں رسول اللہ کے ساتھی آپ کے

فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
پھر وہ اپنی طرف ایک ہاتھ کی مقدار ہٹ کر تیسرے دائرہ کے سامنے
آجائیں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو اس طرح
سلام عرض کریں۔

اے امیر المؤمنین آپ پر سلام ہو
اے چالیس کی گنتی پوری کر بولے آپ پر سلام ہو
اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت! آپ
پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی
برکتیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَقْتَمَرَ الْأَرْبَعِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ۔

پھر ایک بالشت بائیں طرف پٹیں اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

اے رسول اللہ کے خلیفہ آپ دونوں پر سلام
اے رسول اللہ کے وزیر آپ دونوں پر سلام
اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کر بولے آپ دونوں پر سلام
اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ دونوں
حضرا سے میں ال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ
ان پر اور آپ دونوں پر درود اور برکت و سلام نازل فرمائے

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيفَتَي رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صِجْبَتَي رَسُولِ اللَّهِ
وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ أَسْأَلُكُمَا
السَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ مَا
بَارَكَ وَسَلَّمَ۔

پھر اس کے بعد دوبارہ حضور کے سامنے حاضر ہو کر حق تعالیٰ کی حمد ثنا

بیان کریں، درود شریف پڑھیں۔ پھر حضور کے وسیلہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ، احباب، و متعلقین اور جملہ مومنین کے لیے دعا کریں اور سب کے لئے شفاعت کی درخواست کریں اور بہتر یہ ہے کہ سلام کے بعد یہ کہیں۔

یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے آپ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور رسول اللہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ تو حضور اللہ کو بہت زیادہ قبول کرنے والا اور مہربان ہیں گئے تو ہم آپ کی خدمت میں اپنی جانوں پر ظلم کر کے حاضر ہوئے ہیں اس حال میں کہ ہم اپنے گناہوں سے استغفار کرنے والے ہیں۔ تو ہمارے رب ہماری سفارش فرمائیے اور اللہ تعالیٰ سے

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا مِنِّي
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا
فَعَنَّاكَ ظَالِمِينَ لِنَفْسِنَا
مُتَّغِيرِينَ لِدُنُوبِنَا فَاسْتَفْعُ
لَنَا إِلَى رَبِّنَا وَاسْأَلْهُ
بِمِيتِنَا عَلَى سُنَّتِكَ وَأَنْ
يَحْشُرَنَا فِي زَمْرَتِكَ -

دعا فرمائیے کہ ہم کو حضور کے طریقہ پر موت دے اور قیامت کے دن ہم کو آپ کے گروہ میں اٹھائیے۔

پھر منبر شریف کے پاس دعا کریں پھر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو جنت کی گیارہویں رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں اس کے بعد اسطوانہ خانہ، اسطوانہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسطوانہ ابولبابہ، اسطوانہ علی، اسطوانہ وعود، اسطوانہ تمجد اور اسطوانہ جبریل کے پاس نماز پڑھ کر دعا کریں کہ محل برکات میں

پھر اپنی قیام گاہ پر آجائیں اور جب تک مدینہ طیبہ میں حاضری نصیب رہے ایک سانس بیکار نہ جانے دیں ضروریات سے فارغ ہو کر اگر مسجد شریف میں اعتکاف کی نیت سے وضو کے ساتھ حاضر رہیں۔ نماز، تلاوت قرآن مجید اور درود شریف پڑھنے میں سارا وقت گزاریں کہ یہاں کی ایک نیکی پچاس ہزار کے برابر لکھی جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے یہاں کے رہنے والوں کی خاص کر ان لوگوں کی جو جاہل متدہن ہیں روپے پیسے اور کپڑے وغیرہ سے مدد کریں ہر فرض نماز کے بعد یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیتے رہیں مگر عورتیں بھیر میں نہ گھسیں۔ ان کو رات کے وقت سلام کے لیے حاضر ہونا بہتر ہے۔ شہر میں یا شہر سے باہر جہاں نہیں حضور کے گنبد پر نگاہ پڑے فوراً دست بستہ ادھر متوجہ ہو کر صلاۃ و سلام عرض کریں بغیر اس کے ہرگز نہ گزریں کہ خلاف ادب ہے۔

مسجد نبوی کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا علاوہ مسجد حرام کے دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے (بخاری، مسلم) اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے

اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی
 لکھی جاتی ہے۔ (احمد، طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے
 کہ نیکی کرے گا، نیکی سیکھے گا یا سکھائے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہو گا جتنا کہ
 خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا مرتبہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت ابو امامہ اور سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص وضو کر کے میری مسجد
 میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلا اور اس میں نماز پڑھی تو اس کی نماز
 ایک حج کے برابر ہے۔



مسجد نبوی کی توسیع کی تاریخ

اسے مطابق ۶۲۳ء میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی جس کی توسیع کی اجمالی تاریخ درج ذیل ہے

۲۴۷۵ مربع میٹر	حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں
" " ۱۱۰۰	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اضافہ
" " ۴۹۶	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اضافہ
" " ۳۳۶۹	خلیفہ ولید بن عبد الملک کا اضافہ
" " ۲۴۵۰	خلیفہ ہمدانی کا اضافہ
" " ۱۲۰	ملک اشرف قایمبائی کا اضافہ
" " ۱۲۹۳	سلطان عبد المجید خاں کا اضافہ
" " ۵۰۲۴	موجودہ حکومت کا اضافہ

۱۶۳۲۶ مربع میٹر

کل رقبہ

مدینہ منورہ کی دیگر زیارت گاہیں

جنت البقیع | جنت البقیع جو مدینہ طیبہ کا قبرستان ہے اس کی زیارت

سنت ہے۔ اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام اور بیشمار اولیائے عظام و علمائے اسلام مدفون ہیں۔ روضہ اقدس کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہوں۔ جملہ مدفونین جنت البقیع کی زیارت کی نیت سے جائیں اور یہ پڑھیں۔

اے قوم مومنین کے گھر والو تم پر سلام ہو
تم ہمارے پیش رو ہو۔ اور ہم انشاء اللہ
تم سے ملنے والے ہیں۔

اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما
اے اللہ! ہمیں اور انہیں بخش
دے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ. أَنْتُمْ لَنَا
سَلَفٌ وَإِنَّا لِنَسَاءُ اللَّهِ
بِكُمْ لِأَحْفُونَ. اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ بَقِيعِ
الْغَرَقِ قَدْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ.

پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔ اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات مشہور و معروف ہیں ان کی زیارت کریں۔ اہل بقیع میں سب سے افضل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے مزار پر حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اے امیر المومنین! آپ پر سلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهَجْرَتَيْنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَجْمُوزَ جَيْشِ
 الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ
 جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ رَسُولِهِ
 وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَعَنِ
 الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ ۝

اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام
 اے غزوہ تبوک کی نقد و جنس سے تیار
 کرنے والے آپ پر سلام۔
 خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے رسول اور
 تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلے دے
 اور آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ
 راضی ہو۔

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک مکہ شریف
 میں ہے اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مقدس مقام
 سرف میں ہے۔ باقی تمام ازواج مطہرات اسی جنت البقیع میں مدفون ہیں
 اور حضور کی دانی حلیمہ اور حضور کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم
 حضرت فاطمہ زہرا اور حضور کی دیگر صاحبزادیاں، حضرت سیدنا عباس
 حضرت سیدنا امام حسن، سر مبارک سیدنا امام حسین، امام زین العابدین
 امام محمد باقر، امام جعفر صادق، حضور کے رضاعی بھائی حضرت عثمان بن
 مظعون، حضور کی پھوپھی حضرت صفیہ، حضرت علی کی والدہ فاطمہ
 بنت اسد، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن وقاص، عقیل بن ابوطالب
 عبداللہ بن مسعود اور صاحب مذہب امام مالک وغیرہ اسی قبرستان
 میں آرام فرما ہیں سب کی خدمت میں سلام عرض کریں اور جنت البقیع
 کے کیا ونڈ کے باہر اتر جانے والے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدفون ہیں وہاں بھی حاضر ہو کر سلام عرض کریں۔

شہدائے احد ۱۷ سوال سلسلہ مطابق ۶۲ھ میں احد پہاڑ جو مدینہ طیبہ سے اتر جانب تین میل کے فاصلہ

پر ہے اس کے دامن میں حق و باطل کی زبردست جنگ ہوئی جس میں ۳۳ کافر مارے گئے اور بیشتر مسلمان شہید ہوئے۔ اسی جگہ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ ان کے قریب میں حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی آرام فرما ہیں اور تقریباً دو سو ہاتھ کے فاصلہ پر پچھم طرف باقی شہدائے کرام مدفون ہیں یہاں بھی حاضر ہو کر سب پر سلام عرض کریں۔

دارسیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ وہ مقام ہے جہاں حضور کی

اونٹنی بیٹھی تھی اور اسی جگہ حضور نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ یہ جگہ مسجد نبوی کے بالکل قریب ہے۔

مشہد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ وہ مقام ہے جہاں باغیوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا یہ جگہ بھی حرم نبوی سے متصل ہے۔

مدینہ منورہ کی مسجدیں

مسجد قبا | یہ مسجد مدینہ شریف کے دکھن جانب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد سے تقریباً ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے یہ مسلمانوں کی سب سے

پہلی مسجد ہے جس کو حضور اور صحابہ کرام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے تعمیر فرمایا ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ مسجد سب سے افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس میں دو رکعت کا ثواب مثل عمرہ کے ہے۔

مسجد جمعہ | یہ مسجد قبا کے نئے راتے سے پورب طرف ہے۔ پہلا جمعہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔
مسجد غمامہ | اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھتے تھے اسی لیے اس کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد مسجد غمامہ کے قریب اتر جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد بھی مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

مسجد بغلہ | یہ مسجد جنت البقیع کے پورب ہے۔ مسجد کے قریب ایک قبر میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجر کے سُم کا نشان ہے اسی وجہ سے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں۔

مسجد اجابہ | یہ مسجد جنت البقیع سے اتر جانب ہے۔ اس جگہ بنو معاویہ بن مالک بن عوف رہتے تھے۔ ایک دن حضور یہاں تشریف لائے اور نماز پڑھ کر دیر تک دعائیں کیں جو مقبول ہوئیں۔

مسجد ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے اس جگہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اکثر یہاں تشریف لاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سُقیّا | بابِ غنبرہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے

جس کو قبة الرُّوس کہتے ہیں۔ اس میں ایک کو آں ہے جس کو بئر السقیب کہتے ہیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کو تشریف لے جاتے ہوئے اس جگہ نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب | یہ مسجد سلح پہاڑی کے پچھلی کنارے پر واقع ہے جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اس لیے اس کو مسجد فکتہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب چار مسجدیں اور ہیں ایک کا نام مسجد حضرت ابوبکر، دوسری کا نام مسجد حضرت عمر، تیسری کا نام مسجد حضرت عثمان اور چوتھی کا نام مسجد حضرت سلمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب کو مساجد خمسہ کہتے ہیں۔ یہ مقامات دراصل جنگ کے مورچے تھے چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے۔ ان حضرات نے یہاں نمازیں بھی پڑھیں جس کے سبب یہ مورچے مسجد بن گئے۔

مسجد بنی حرام | یہ مسجد سلح پہاڑ کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف واقع ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

والتسلیم نے اس جگہ بھی نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور پر وحی نازل ہوئی تھی اور جنگ خندق کے موقع پر اس غار میں رات کو حضور آرام فرماتے تھے۔ اس کی بھی زیارت کرنی چاہئے۔

مسجد ذباب | یہ مسجد جبل ذباب پر ہے جو احد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع سے اتر کر احد کے راستہ کے بائیں جانب

ہے جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور کا خیمہ نصب ہوا تھا۔

مسجد قبلتین | وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے۔ اسی جگہ بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ شریف قبلہ

مقرر ہوا اسی لیے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ ۱۔

مسجد فضیح | عوالی کے پوربی حصہ میں ہے۔ اس جگہ یہود بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

تھی۔ اس کا نام مسجد شمس بھی ہے جس کو موجودہ حکومت نے ڈھا دیا ہے

مسجد بنی قریظہ | مسجد فضیح سے پورب تھوڑے سے فاصلہ پر ہے یہود بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت حضور نے اسی جگہ

قیام فرمایا تھا اور یہود کے بنائے ہوئے حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ عورتوں اور بچوں کو قید کیا جائے۔

مسجد ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد مسجد بنی قریظہ سے اتر جانے پر واقع ہے۔ اس جگہ حضور کے صاحبزادے

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور نے نماز بھی ادا فرمائی ہے۔

مدینہ شریف کے تاریخی آثار یعنی کوئین

بیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ کوئیں وادی عقیق کے کنارے

ایک پُر فضا باغ میں مدینہ شریف سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اس کوئیں کا مالک یہودی تھا جو اس کا پانی فروخت کیا کرتا تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا کو آں بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا اور یہودی سے فرمایا کہ کہو تو میں اپنے نصف پر گھیر ہی لگا لوں اور کہو تو باری مقرر کر لوں یہودی نے اسی کو منظور کیا کہ ایک روز تمہارے لیے دوسرا میرے لیے لیکن جب یہودی نے دیکھا کہ مسلمان ایک روز میں دو روز کا پانی بھر لیتے ہیں اور میرا پانی نہیں بچتا تو پریشان ہو کر بقیہ آدھا بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم میں بیچ دیا۔ اس کوئیں کو ”بیر رومہ“ بھی کہتے ہیں۔

بیر الس | یہ کوآں مسجد قبا کے متصل پچھم جانب ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اُس کے بعد حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے اور سب حضور کی اتباع میں اسی طرح بیٹھ گئے حضور نے اس کا پانی پیا اور اسی سے وضو فرمایا اور لعاب دہن بھی اس کوئیں میں ڈالا۔ اس کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے خاتم نبوت گر گئی جو بڑی تلاش کے باوجود نہیں ملی۔

بیر غرس | یہ کوآں مسجد قبلہ سے تقریباً چار فرلانگ پورب اتر کون پر

واقع ہے۔ اس کے پانی سے حضور نے وضو فرمایا ہے اور پیا بھی ہے نیز
عاب مبارک اور شہد بھی اس میں ڈالا ہے۔

بیرِ رُصْبَة | یہ کوآں قبا کے راستہ میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ ایک
مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے یہاں تشریف لائے تو اس کوئیں پر سر مبارک دھویا اور
غسل فرمایا۔ اس جگہ دو کوئیں ہیں صحیح یہ ہے کہ بڑا کوآں بیرِ رُصْبَة ہے اور
بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے

بیرِ رُضَاعَة | یہ کوآں شامی دروازہ سے باہر نکل کر جبل اللیل باغ
متصل واقع ہے اس میں بھی حضور نے اپنا لعاب دہن

ڈالا ہے اور برکت کے لیے دعا فرمائی ہے۔

بیرِ حَا | یہ کوآں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے
جو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا۔ رسول کریم

علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے اور اس کا پانی پیتے
تھے۔ جب آیت کریمہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔
نازل ہوئی تو چونکہ یہ کوآں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ
محبوب تھا اس لیے انھوں نے اس کو خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیرِ عَمْرِن | یہ کوآں مسجد شمس کے قریب ہے۔ اس سے بھی حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ہے۔ اب اس کا پانی کھارا

ہے۔ اس کو بیرِ الیسیرہ بھی کہتے ہیں۔

واپسی کے آداب

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو محراب نبوی میں یا اس کے قریب مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد مواجہۃ اقدس میں حاضر ہو کر دو دو غم اور گریہ و زاری کے ساتھ صلاہ و سلام عرض کریں پھر دین و دنیا کی بھلائی، حج و زیارت کے قبول ہونے اور خیر و عافیت کے ساتھ گھر پہنچنے کی دُعا مانگیں اور خاص کر یہ بھی دُعا کریں کہ حاضر می کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خدائے تعالیٰ اس نورانی مقام کی بار بار زیارت کرائے۔

اس کے بعد روضۃ اقدس کی طرف موٹھ کر کے اٹے پاؤں چلیں یا سیدھے چلیں اور پھر پھر حسرت سے روضۃ اقدس کی طرف دیکھتے ہوئے اور اس کی جدائی پر روتے ہوئے مسجد نبوی سے پہلے بایاں پزیر نکالیں اور جہاں تک گنبد خضرا نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہ سے اس کو دیکھتے رہیں۔

مدینہ شریف سے روانگی | مدینہ شریف سے جدہ تقریباً چار سو چالیس کلومیٹر ہے۔ جہاز کی روانگی کے

تاریخ سے دو دن پہلے جدہ پہنچ جائیں اور مکہ شریف سے اپنے آئے ہوئے سامان کو معلم کی دی ہوئی رسید سے ملائیں اور حج کمیٹی کے مہدی داران پاسپورٹ وغیرہ کے بارے میں جو ہدایات دیں ان کے مطابق

عمل کریں۔ پھر جب بندرگاہ کی طرف روانگی کا حکم ہو تو پاپسورٹ اور سینیڈہ وغیرہ چھوٹے سامان کو ساتھ لے کر اول وقت جہاز پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ اگر چند آدمی ساتھ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کچھ لوگ پہلے جہاز کی طرف روانہ ہو جائیں اور باقی لوگ لاری پر سامان چڑھنے کے بعد روانہ ہوں۔ جب سامان جہاز پر چڑھا دیا جائے تو اپنا سامان الگ کر کے کنارے لگا دیں راستہ میں ہرگز نہ رکھیں اور نہ کسی سے جھگڑا کریں۔ اور واپسی میں بھی نماز کا پورا اہتمام رکھیں، جہاز میں سارا وقت تلاوت قرآن مجید اور درود شریف وغیرہ پڑھنے میں صرف کریں۔

وطن کے قریب پہنچنا

جب وطن کے قریب پہنچیں تو پہلے کسی آدمی کو بھیج کر اپنی آمد سے مطلع کر دیں اور اپنی آبادی میں صبح یا شام کے وقت داخل ہوں رات کے وقت داخل ہوں آبادی میں داخل ہونے کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو پہلے اپنے محلہ کی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھیں پھر اپنے گھر میں بھی دو رکعت نفل پڑھیں اور خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے خیر و عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور حج و زیارت کی سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا۔

حاجیوں کا استقبال

جب حاجی لوگ حج سے واپس آئیں تو ان سے ملاقات کریں۔ اول سلام و مصافحہ کے بعد ان کے گھر پہنچنے سے پہلے اپنے لیے دعا کرائیں کہ حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

جب حاجی سے ملاقات کرو تو سلام و
مصافحہ کرو اور اس کے گھر میں داخل
ہونے سے پہلے اپنے لئے دعا کی درخواست
کر داس لیے کہ اس کے گناہ بخش دئے
گئے ہیں۔ (احمد، مشکوٰۃ)

إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمَسْرُكًا أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ

حج مقبول اور حج مردود کی نشانیاں | حج مقبول کی نشانیاں تین

ہیں (۱) حج کے بعد ہمیشہ کے لیے نرم دل ہو جانا (۲) گناہوں سے نفرت ہو جانا (۳) نیک اعمال کی طرف رغبت ہو جانا۔ اور حج مردود کی نشانیاں بھی تین ہیں جو ان کے برعکس ہیں۔ (۱) سخت دل ہو جانا۔ (۲) گناہوں کی طرف مائل ہونا (۳) نیکیوں سے نفرت ہو جانا۔ (تفسیر نسیمی پانچہ دوم ص ۳۸۸) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

گفتہ اند نشان حج مبرور آنست کہ بہتر از آنکہ رفتہ است برگردد۔ و بیاید راغب در آخرت و زاہد در دنیا و بمعاصی عود نہ کند۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس آئے اور آخرت کی رغبت رکھے اور دنیا والوں سے بچے اور گناہوں میں دوبارہ ملوث نہ ہو۔

(اشعۃ اللمعات جلد دوم ص ۳۰۲)

لہذا ہر حاجی کو چاہئے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لے۔ اگر وہ پہلے سے

اچھا نہ ہوا۔ نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور دوسرے فرائض و اعمال خیر کی طرف
راغب نہ ہو بلکہ نیکیوں سے متنفر ہو اور گناہوں میں دوبارہ ملوث ہوا
تو اسے سمجھنا چاہئے کہ میرا حج مقبول نہ ہوا۔

عظیم حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے رسالہ

حج سے گناہوں کی معافی

عجب الامداد میں اس مسئلہ کی نفیس تحقیق فرمائی ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل
میں درج کرتے ہیں تاکہ حج سے گناہوں کی معافی کا مسئلہ اچھی طرح واضح
ہو جائے۔

جس نے پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کیا اور اس میں
لڑائی جھگڑا نیز ہر قسم کے گناہ اور نافرمانی سے بچا پھر حج کے بعد فوراً مریا
اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ یا حقوق العباد اس کے ذمہ تھے انہیں
ادا کرنا یا ادا کرنے کی فکر کرتا تو حج قبول ہونے کی صورت میں امید قوی
ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام حقوق کو معاف فرمادے اور حقوق العباد کو
اپنے ذمہ کرم پر لے کر حق والوں کو قیامت کے دن راضی کرے اور خصوصاً
سے نجات بخشے۔

اور اگر حج کے بعد زندہ رہا اور حتی الامکان حقوق کا تدارک کر لیا
یعنی سالہائے گذشتہ کی مابقی زکوٰۃ ادا کر دی، چھوٹی ہوئی نماز اور روزہ
کی قضا کی جس کا حق مار لیا تھا اس کو یا مرنے کے بعد اس کے وارثین کو
دیدیا جسے تکلیف پہنچائی تھی معاف کر لیا۔ جو صاحب حق نہ رہا اس

کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے ادا کرتے کئے
 کچھ رہ گیا تو موت کے وقت اپنے مال میں سے ان کی ادائیگی کی وصیت کر گیا
 خلاصہ یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے چھٹکارے کی ہر ممکن کوشش
 کی تو اس کے لیے بخشش کی اور زیادہ امید ہے۔ ہاں اگر حج کے بعد
 قدرت ہونے کے باوجود ان امور سے غفلت برتی انھیں ادا نہ کیا تو یہ
 سب گناہ از سر نو اس کے ذمہ ہوں گے اس لیے کہ حقوق اللہ اور حقوق
 العباد تو باقی ہی تھے ان کی ادائیگی میں تاخیر کرنا پھر تازہ گناہ ہوا جس
 کے ازالہ کے لیے وہ حج کافی نہ ہوگا۔ اس لئے کہ حج گزرے ہوئے
 گناہوں یعنی وقت پر نماز اور روزہ وغیرہ ادا نہ کرنے کی تقصیر کو دھوتا ہے
 حج سے قضا شدہ نماز اور روزہ ہرگز نہیں معاف ہوتے اور نہ آئندہ
 کے لیے پروانہ آزادی ملتا ہے۔ انتہی کلامہ

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رد المحتار
 جلد دوم صفحہ ۲۵۵ میں اس مسئلہ پر بحث کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔

والمحصل ان تاخیر الدین	خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرض کی ادائیگی میں یہ
وغیرہ و تاخیر نحو الصلاة	لگانا اور نماز و زکوٰۃ وغیرہ کو ادا کرنے
و الزکوٰۃ من حقوقہ تعالیٰ	میں تاخیر کرنا چونکہ یہ حقوق اللہ میں سے ہیں
فیسقط اثم تاخیر	اس لیے فقط تاخیر کا گناہ جو ماضی میں ہو چکا
فقط عما مضی دون الاصل	وہ معاف ہو جائے گا۔ لیکن اصل فرض
و دون تاخیر	اور نماز و زکوٰۃ وغیرہ فرض کی ادائیگی میں

جو آئندہ تاخیر ہوگی وہ معاف نہیں ہوگی۔

بحر الرائق میں ہے حج جو گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فرض کی ادائیگی اور صوم و صلاۃ کی فضا اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ بہت لوگوں کا وہم ہے اس لیے کہ امت میں کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔

پھر اسی صفحہ پر چند سطریں بعد تحریر فرمایا۔

توفیقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ حج ان کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جو حقوق اللہ ہیں تو پھر بھلا حج حقوق العباد کا کفارہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔

خدائے تعالیٰ سب مسلمانوں کے حج و زیارت کو قبول فرمائے

اور کعبہ معظمہ و روضہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بار بار مشرف فرمائے اور جملہ حقوق کے ادا کرنے کی توفیق رفیق بخشنے

امین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ

علیہ وعلیہم اجمعین

المستقبل قال في البحر

فليس معنى التكفير كما

ينوهمه كثير من الناس

ان الدين يسقط عنه

وكذا قضاء الصلاة و

الصوم والزكاة اذ لا يقبل

احد بذلك - اه

فلا يقع بتكفير الحج

للكبار من حقوقه

تعالى فضلا عن حقوق

العباد -

لاکھوں سلام

اس سلام کے پہلے دو شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے ہیں باقی اشعار حضرت شیخ العلماء علامہ اویس حسن عرف غلام جیلانی قدس سرہ شیخ الحدیث الامام فیض الرسول نے ناچیز کی معذرت سے واپس پر استقبالیہ اجلاس میں پڑھے جانے کے لیے کہے تھے جو ادنیٰ تغیر کے ساتھ دوسرے تہاج کی آمد پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ (داعہدی)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخِ نبوت پہ روشن درود	گل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مرحبا! مرحبا! حاجی امجدی	آمد ہا کرامت پہ لاکھوں سلام
تیرے احرام کی دلربا کیفیت	اس ادائے محبت پہ لاکھوں سلام
مثل پروانہ کے گرد کعبہ پھرے	اس طوافِ زیارت پہ لاکھوں سلام
آب زمزم بھی سیراب ہو کر پیا	اس کی پاکیزہ لذت پہ لاکھوں سلام
جب حطیم مقدس میں داخل ہوئے	اس خوشابخت ساعت پہ لاکھوں سلام
پھرنی اور عرفات کی حاضرری	اس مبارک اقامت پہ لاکھوں سلام
روضہ پاک کی جالیوں کے قریب	اس دعا کی اجابت پہ لاکھوں سلام
درحقیقت یہ ہے فیضِ امجد علی	ان کی پاکیزہ تربت پہ لاکھوں سلام
بم سبھوں کے لیے بھی دعا کیجئے	اس دعا کی محبت پہ لاکھوں سلام

بس اویس حرم پر نگاہِ کرم

اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

از حضرت علامہ عبدالمجید صاحب قدس برہ سابعی شیخ الحدیث منظر حق ٹائڈہ

أَنْتَ فَهَيْرِي أَنْتَ الْمَلْجَأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 أَنْتَ كَرِيمِي أَنْتَ الْمَاوِي صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 أَنْتَ مُعِينِي أَنْتَ عِبَانِي أَنْتَ عَوْنِي أَنْتَ عَيْنِي
 أَنْتَ الدَّافِعُ كُلَّ بَلَاءِي صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 أَنْتَ حَبِيبِي أَنْتَ طَبِيبِي أَنْتَ دَارِي أَنْتَ شِفَائِي
 أَنْتَ وَجْعِي أَنْتَ مَدَاوِي صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 بِحُرِّ سَمَاءٍ يَمُرُّ وَفَاءٍ بِدُرِّ سَمَاءٍ شَمْسٌ ضِيَاءٌ
 يُوجَدُ فِيكَ كُلُّ الْحُسْنَى صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 مِثْلَكَ لَيْسَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ لَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْعَقْبِ
 حُسْنُكَ جُزْءٌ لَا يَتَجَرَّؤُا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 أَنْتَ مُعِينِي أَنْتَ غِيَانِي أَنْتَ عَوْنِي أَنْتَ غِيَانِي
 أَنْتَ نَصِيرِي أَنْتَ الْمَوْلَى صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

جَانِ فِدَايَ تَوْيَارِ سُوْلِ اللّٰهِ

از بلبیل شیراز حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ

جان فدائے تو یارِ رسول اللہ
دل گدائے تو یارِ رسول اللہ

اِرحم الراحمین نہ بخشاید
بے رضائے تو یارِ رسول اللہ

کاش ہر موئے من زباں بودے
در شنائے تو یارِ رسول اللہ

گر بیایم بجائے سر کشم
خاک پائے تو یارِ رسول اللہ

سر نہادست بردرت سعدی
بے نوائے تو یارِ رسول اللہ

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صد تیرا تیرا

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

واہ کیا جو دو کرم ہے شبہ بطحا تیرا
 دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
 اغنیا چلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
 فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جائیں
 میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کعب
 تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
 ایک میں کیا مے عصیاں کی حقیقت کتنی
 تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
 خوار و بیمار خطا دار گنہگار ہوں میں
 تو جو چاہے تو ابھی میل مردل کے دھلیں
 تیرے صدقہ مجھے اک بوند بہت ہے تیری
 حرم و طیبہ بغداد جہدہ کیجئے نگاہ

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
 تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
 اصفیاء چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا
 خسرا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
 یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
 کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا
 مجھے سولاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا
 جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صد تیرا
 رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا
 کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
 جس دن اچھوں کو ملے جام چھیلکتا تیرا
 جوت پڑتی ہے تری نور ہے پھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے فنا اس کو شفیع

جو مرا غوث ہے اور لاڈ لا بیٹا تیرا

ان کے در کی بھیک اچھی سُرری اچھی نہیں

از استاذِ زمنِ حضرت مولانا حسن خان صاحبِ قدس سرہ

کون کہتا ہے کہ زینتِ خلد کی اچھی نہیں
 رحم کی سرکار میں پریشانی ہے ایسوی کی بہت
 اس جگہ سے دور رہ کر کیا مرنے ہم کہیں
 ان کے در کی بھیک تو سُرری کی واسطے
 سایہ دیوارِ آقا میں ہو بسترِ خاک پر
 ذرہ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
 بیکیسوں پر مہرباں ہے رحمتِ میکس نواز
 بندہ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
 لیکن اے دلِ فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں
 اے دل اچھا ہے اگر حالتِ مری اچھی نہیں
 آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں
 ان کے در کی بھیک اچھی سُرری اچھی نہیں
 آرزوئے تاج و تختِ خسروی اچھی نہیں
 گھنٹی بڑھتی چار دن کی چاندنی اچھی نہیں
 کون کہتا ہے ہماری بیکیسی اچھی نہیں
 ورنہ لے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں

ان کے در پہ موت آجائے تو جی جاؤں حسن
 ان کے در سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں

رحم کے قابل ہی میری دلفگاری یا رسول

از حضرت محدث اعظم ہندی محمد کچھوچھوی قدس سرہ

دو جہاں میں دھوم ہے ہر جا تمہاری یا رسول
 فرش کس کا آپ کا ہے عرش کس کا آپ کا
 اللہ اللہ آپ کا دیدار ہے دیدارِ حق
 آپ ہی لے ہاتھ یہ ہے آپ ہی ابھی
 خواب میں ہی کیجئے بیدار قسمت کو مری
 یا رسول اللہ وہاں ہی ہے وہاں ہی آپ کی
 دور ہے منزل مسافر ہے تھکا ماندہ
 میرے سر پر پنچہ دست کرم رکھ دیجئے

آپ کی ہے منتظر قسمت ہماری یا رسول
 آپ ہی کے دم سے یہ رونق ہے ساری یا رسول
 آپ کا دربار ہے دربار باری یا رسول
 اپنے حاجت مند کی حاجت بر آری یا رسول
 رحم کے قابل ہے میری دلفگاری یا رسول
 دیکھ لوں اب شکل نوری پیار پیار یا رسول
 پشت پر ہے معصیت کا بوجھ بھاری یا رسول
 نہری رحمت کی ہوئی تھیں جن سے جاویں یا رسول

آپ کے در پر ہیں حاضر مثل سید بشار
 ترکی و رومی و ہندی و بخاری یا رسول

الشد بھی طالب ہے تیرا جن و بشر بھی

از شیریشہ سنت حضرت علامہ حسرت علی خان صاحب: قدس سرہ

الشد بھی طالب ہے تیرا جن و بشر بھی
 جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرور
 جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد
 چہرہ ہے ترا آئینہ حسنِ اہلی
 ہو وصف ترے چہرہ انور کا ادا کب
 حق نے تمیں قادر کیا اور غیب کا عالم
 سرداروں کے سر خم ہیں ذریعہ پاک تیرے
 جھولی کو مری بھرے نواسوں کا تعقد

ہے عرس تیرا اعلیٰ شد کا گھر بھی
 بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی
 سجدے کو ترے جھک گیا شد کا گھر بھی
 دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
 تلوے میں ترے غیت خور رشک تیر بھی
 بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
 ساجد نری سرکار میں ہیں دل بھی خبر بھی
 سگ ہوں ترا محتاج ترا دست نگر بھی

سگ ہوں میں عبید رضوی غوثِ رصنا کا
 آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیرِ بسر بھی

اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

از حضرت مولانا جمیل الرحمن صاحب بریلوی قدس سرہ

اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا	وہ حسن ہے اے سدا برابر تمہارا
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا	محبوب ہو تم خالق کل مالک کل کے
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا	کیوں دید کے مشاق نہ ہوں تھڑیوسف
اور رکھا لقب احمد مختار تمہارا	اللہ نے بنایا تمہیں کو نین کا حاکم
دل سے جو کوئی نام لے اک بار تمہارا	بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا	دنیا میں قیامت میں سرپل پہ لحد میں
ہم ذکر کئے جائیں گے سرکار تمہارا	اعداء کو جلانے کے لیے نارِ حسد میں

بلبل ہے حبیل رضوی اے گل وحدت
بل جائے لے رہنے کو گلزار تمہارا

پنجیچہ پنجیچہ پنجیچہ پنجیچہ پنجیچہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
 شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
 عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگین
 دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
 جس کے سجدے کو محراب کہہ جسکی
 جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا ہا
 جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آ گیا
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 وہ زباں جس کو سب گن کی گنجی کہیں
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
 نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
 کل جہاں بلک اور جوگی روٹی غذا
 اس تبول جگر پارہ مصطفیٰ

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 نوشتہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
 کانِ بعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
 ان بھوؤں کی لٹا پہ لاکھوں سلام
 اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
 اس چمکِ الٰہی زنجت پہ لاکھوں سلام
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
 انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 جملہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
 وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
 اس شہید بلاشاہ گلگوں قبا
 اہل اسلام کی مسادران شفیق
 ہاں نثاران بدر و احد پر درود
 وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
 سایہ مصطفیٰ، مایہ اصطفیٰ
 یعنی اس افضل الخلق بعد المرسل
 وہ عمر جس کے اعداء پر شیدا سقر
 ترجمان نبی، ہم زبان نبی
 زاہد مسجد احمدی پر درود
 یعنی عثمان صاحب قیصر ہدی
 مرتضیٰ شیر حق اشجع الاسحیجین
 شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
 میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
 ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
 کاش محشر میں جہان کی آمد ہوا
 جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
 بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام
 بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام
 حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
 اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
 عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
 ثانی انشین ہجرت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
 جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام
 دولت حبش عسرت پہ لاکھوں سلام
 حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام
 ساقی شیرو شربت پہ لاکھوں سلام
 پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
 اہل ولد عشیرت پہ لاکھوں سلام
 شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
 بھیجیں سب انکی شکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی تمہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ
 يَا حَبِيبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مَادَعَا لِلَّهِ دَاعٍ	وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	أَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْهَدُودُ	مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَأَيْنَا
يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	أَنْتَ نُورٌ فَمَسَّ أَنْتَ بَدْرٌ
قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُورِ	أَنْتَ إِكْسِيرٌ وَغَالٍ
يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	السلام اے جانِ عالم
أَنْتَ نُورٌ فَوْقَ نُورٍ	شاہِ دینِ سلطانِ عالم
يَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	آپِ سلطانِ مدینہ
أَنْتَ مِصْبَاحُ الْقُدُورِ	نور سے معمور سینہ
السلام ایمانِ عالم	رہمتوں کے تاج والے
یہ ہے سامنِ عالم	دو جہاں کے راج والے
یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	دکھ بھرے نالوں کا صدقہ
مہبطِ وحی و سکینہ	گر بلا والوں کا صدقہ
مشک سے بہترِ پسینہ	دور سے آئے ہوئے ہیں
یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	تم پہ اترائے ہوئے ہیں
عرش کی معراج والے	
عاصیوں کی لاج والے	
یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	
ناز کے پالوں کا صدقہ	
بھیک دو لالوں کا صدقہ	
یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	
رنج و غم کھائے ہوئے ہیں	
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں	
یَا نَبِيَّ سَلَامٍ عَلَيْكَ	

تصنیفات فقہیہ مستی جلال الدین احمد امجدی

فتاویٰ فیض الرسول (اول) کتاب العقائد سے کتاب الرضا تک ۱۰۱ مسائل کا مستند ذخیرہ ضخامت ۷۷۷ صفحات - قیمت

فتاویٰ فیض الرسول (دوم) کتاب الطلاق سے کتاب الیراث تک ۹۹ مسائل کا مدلل مجموعہ ضخامت ۷۷۷ صفحات - قیمت

انوار الحدیث :- ایک سو سے زائد عنون پر اعراب و ترجمہ کے ساتھ ۵۵۴ حدیثوں اور ۳۷۳ مسلوک مستند ذخیرہ قیمت اردو قیمت ہندی

بزرگوں کے عقیدے، تصوف و اختیار اور علم غیب وغیرہ کے متعلق بزرگوں کے عقیدے قیمت فقہی پہیلیاں :- حیرت میں ڈالنے والے ۵۲۳ مسائل کا مدلل مجموعہ قیمت

خطبات محرم :- محرم کے لئے بارہ تقریروں کا شاندار مجموعہ قیمت تعظیم نبی :- مسند تعظیم کی نہایت اعلیٰ تحقیق قیمت

معارف القرآن :- چند آیات کریمہ کے ترجمے اور ان کے فائدے قیمت حج و زیارت :- حاجیوں کے لئے گرانقدر تحفہ آخر میں نعتیں اور سلام قیمت

انوار شریعت :- عقائد، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل کا مستند ذخیرہ جو بیس سال فتویٰ نویسی کے تجربہ کے بعد لکھی گئی ہے قیمت اردو قیمت ہندی

ضروری مسائل :- آٹھ مدلل اہم فتاویٰ کا شاندار مجموعہ قیمت غیر مقلدوں فریب :- اس میں نام نہاد اہل حدیث کی مکاریوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے قیمت

علم اور عمل :- قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں علم دین اور علماء کی فضیلتوں کا مجموعہ قیمت سید الاولیاء و حضرت سید احمد کبیر رفاہی علیہ الرحمۃ کے حالات، کرامات اور ملفوظات قیمت

پانچ ذکرا و حدیث قرطاس :- رافضیوں (شیعوں) کے چند اعتراضات کے جوابات قیمت محققانہ فیصلہ :- بدعت، صلاۃ و سلام اور اولیاء کرام کی تدریغ وغیرہ آٹھ مختلف فیہ مسائل کا مدلل اور مستند

مجموعہ قیمت اردو قیمت ہندی

پرندہ بھول سے سنتے :- قرآن و حدیث اقوال ائمہ کی روشنی میں ان کا شرعی حکم قیمت گلدستہ ثنوی :- مولانا روم علیہ الرحمۃ کی ثنوی شریف کا ایمان افروز انتخاب مع ترجمہ و مختصر تشریح قیمت

اوپڑھی کا مسئلہ :- اوپڑھی اور آنتیں کھانے کے متعلق مفتیوں کا فیصلہ قیمت نورانی تعلیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا سنیت افروز سلسلہ قاعدہ کے ساتھ مکمل پچھنچھے پورا سٹ قیمت

نوٹ :- اس کے علاوہ دیگر علماء اہلسنت کی کتابیں قرآن پاک معرّی مترجم پارہ جات، تعمیر ادب مکمل اور ہر قسم کے قاعدے بھی ہم سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ :- مکتب خانہ امجدی، مہراج گنج ضلع بستی یوپی، پن ۲۰۲۰۰۱